مسواک کی فضیلت اور ٹوتھ پیسٹ

کی حقیقت پر ایک ایمان افروز

اور ایک لاجواب تحریر

فضیلتِ مسواک اور حقیقتِ ٹوتھ پیسٹ

تالیف

مولانا روح اللہ نقشبندی غفوری

دارالاشاعت کراچی

مسواک کی فضیلت اور ٹوتھ پیسٹ کی حقیقت پر ایک ایمان افروز اور ایک لاجواب تحریر

تالیف

مولانا روح اللہ نقشبندی غفوری

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : مارچ ۲۰۰۸ء علمی گرافکس
ضخامت : 144 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿........ملنے کے پتے........﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

Azhar Academy Ltd.
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park, London E12 5Qa
Tel : 020 8911 9797

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

فہرست مضامین

انتساب

شیخ العرب والعجم، مجدّد وقت، ولی کامل

حضرت مولانا شاہ عبدالغفور عباسی مدنی نقشبندی

نور اللہ مرقدہ کے نام

- جو جامع کمالات صوری و معنوی تھے
- جو عاشق رسول ﷺ ومحافظ مقامِ رسول ﷺ تھے
- جن کی صحبت کیمیا اثر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی یاد دلاتی تھی
- جن کی صحبت میں ہزاروں بگڑے ہوئے بن گئے

راقم الحروف

محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

مقدمہ

نحمدہٗ و نُصلّی علیٰ رَسُولِہِ الکَریُم

اسلام میں طہارت و پاکیزگی کی حیثیت صرف یہی نہیں کہ وہ نماز، تلاوتِ قرآن مجید اور طوافِ کعبہ جیسی عبادات کے لئے لازمی شرط ہے، بلکہ قرآن وحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بجائے خود دین کا ایک اہم شعبہ اور بذاتِ خود بھی مطلوب ہے۔

طہارت و نظافت کے سلسلہ میں جناب رسول کریم ﷺ نے جن چیزوں پر خاص طور پر زور دیا اور بہت تاکید فرمائی ہے، ان میں سے ایک مسواک بھی ہے۔ قدرتی طور پر مسواک بہت سے طبی فوائد کا حامل اور بے شمار امراض کی شافی دوا ہے، ہر ذی شعور انسان اس کی ان گوناگوں فضیلتوں سے کسی حد تک ضرور واقفیت رکھتا ہے۔

دانتوں کی حفاظت اور ان کا بچاؤ ایک مشکل ترین فیشن بن گیا ہے، آئے دن ایک ٹیوب ایک کمپنی تیار کر لیتی ہے تو دوسری کمپنی اس کے مقابلے میں دوسری لاتی ہے اور پہلی ٹوتھ پیسٹ کی طبعی نقصانات گن گن کر اسے ناکارہ بنانے کی کوشش کرتی ہے، کوئی ٹوتھ پیسٹ دانت کو کیا نقصانات پہنچاتا ہے اور کوئی کیا۔

اسی طرح دانتوں کا مسئلہ دین میں اہمیت رکھتا ہے جس کا اندازہ آئندہ آنے والی روایات اور اہتمام سے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور پاک ﷺ کی زبانی کتنے اہتمام سے اس کی تاکید فرمائی ہے اور یہ بھی پتہ چل جاتا ہے کہ اللہ پاک نے اس معمولی سی لکڑی میں کیا کیا فائدے مضمر کئے ہیں اور کتنی حکمتوں پر اس حکم کو قائم فرمایا ہے۔

خیال تھا کہ ٹوتھ پیسٹ کے نقصانات اور مسواک کے فوائد تحریر کروں، ایک کتاب میں لکھا تھا کہ مسواک کے بہتر (۷۲) فائدے اور افیون کے بہتر (۷۲) نقصانات ہیں۔ مسوڑے سخت ہو جاتے ہیں، چیزیں کھانے کا مزہ کم ہو جاتا ہے، تیزابیت سے معدہ خراب ہونے کا خدشہ ہے، اس سے سنت ادا نہیں ہوتی وغیرہ

وغیرہ نقصانات جو اس میں ہیں اور ان نقصانات کا سب سے بڑا گواہ ٹوتھ پیسٹوں کا مختلف ہونا ہے، ایک ٹوتھ پیسٹ کی موجودگی میں جب دوسری کمپنی نئی ٹوتھ پیسٹ بناتی ہے، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ پہلی ٹوتھ پیسٹ میں نقصانات تھے جب ہی تو نئی بنائی گئی اور جیسا کہ نئی بنانے والی کمپنی اپنی ٹوتھ پیسٹ کے فوائد اور دوسرے کے نقصانات عوام کو بتلاتی بھی ہے، ہر کمپنی کے دوسری کمپنی پر اعتراضات جمع کر کے سب کا مجموعہ مجموعی ٹوتھ پیسٹ کے نقصانات ہو سکتے ہیں۔

''دی مسواک اینڈ ڈینٹل کیئر'' کے نام سے حال ہی میں ایک کتاب شائع ہوئی ہے۔ جس کا ذکر راولپنڈی سے ہومیو پیتھک پر شائع ہونے والے ایک ماہنامہ ''کمال'' کے ایک مضمون نگار ملک محمد ارشاد نے کیا ہے، افسوس ہے کہ اس کتاب کا مقامِ اشاعت وغیرہ مذکورہ مضمون میں نہیں، ملک محمد ارشاد بتاتے ہیں کہ ''دی مسواک اینڈ ڈینٹل کیئر'' ڈاکٹر عبداللہ اے السید نے لکھی وہ دندان ساز ہیں اور دمام میں ۲۷ سال تک دندان ساز کی حیثیت سے پریکٹس کرنے کے بعد حال ہی میں ریٹائرڈ ہوئے ہیں انہوں نے دس سال قبل طبی محققین کو ریاض، دمشق اور جرمنی میں تعلیم دینا شروع کی، ان محققین نے مسواک کے مسلسل دوائی تجزیہ کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مسواک میں قدرتی اجزاء موجود ہیں جو دانتوں اور مسوڑھوں کی نہ صرف صفائی بلکہ ان کی مضبوطی کے لئے بھی نہایت ضروری ہیں۔ مسواک کا پہلا فائدہ یہ ہے کہ وہ ایک قدرتی جراثیم کش ٹوتھ پیسٹ ہے جو منہ کو صاف رکھنے کے ساتھ ساتھ سانس کو خوشگوار رکھتا ہے، اس کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اسے استعمال کرنے سے پہلے صاف کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی کوئی ٹوتھ پیسٹ لگانے کی ضرورت ہے کیونکہ اس میں ٹینک ایسڈ اور سوڈیم کاربونیٹ قدرتی طور پر موجود ہیں۔

مسواک دراصل یہ ایک مختصر سی لکڑی ہے جو موٹائی میں شہادت کی انگلی یا چھنگلیا کے مساوی ہوتی ہے، اس لکڑی کو پہلے پہل استعمال کرنے سے قبل اس کے سرے کو پانی میں ڈبو کر چھوڑ دیتے ہیں، سرا پانی میں بھیگ کر نرم ہو جاتا ہے پھر دانتوں سے چبا

کر اسے برش بنا لیتے ہیں اس برش کے ریشے کسی بھی مصنوعی ٹوتھ پیسٹ سے کہیں زیادہ نرم ہوتے ہیں، مسواک کی ایک خوبی یہ ہے کہ اسے ہر وقت ساتھ رکھا جا سکتا ہے اور کسی بھی وقت استعمال کیا جا سکتا ہے جب کہ مصنوعی ٹوتھ پیسٹ رکھنے اور استعمال کرنے کے سلسلے میں جو اہتمام کرنا پڑتا ہے اس کی وجہ سے اسے ہر جگہ ہر وقت استعمال نہیں کیا جا سکتا اصلاً مسواک پیلو کی لکڑی سے تیار کی جاتی ہے، اسی لئے پیلو کے درخت کو ''ٹوتھ برش ٹری'' بھی کہتے ہیں اور غالباً پاکستان میں بھی موجود ہے کیونکہ پیلو والی مسواک کراچی اور دیگر شہروں میں بھی دستیاب ہے۔

مسواک کے طور پر استعمال کرنے کے لئے پیلو کی لکڑی کو پندرہ سے بیس سینٹی میٹر تک کی لمبائی میں کاٹ لیا جاتا ہے کیونکہ اتنی لمبی لکڑی ہی ہاتھ میں بہ آسانی پکڑی جا سکتی ہے، البتہ یہ لکڑی چمڑے کے رنگ کی مانند ہونی چاہئے، گہرے زرد رنگ کی لکڑی کا مطلب یہ ہے کہ وہ اتنی تازہ نہیں جتنی کہ چاہئے۔ مسواک کا درخت یعنی پیلو چونکہ دنیائے اسلام میں ہر جگہ نہیں پایا جاتا لہٰذا کئی ملکوں میں بعض دوسرے درختوں کی لکڑیاں مسواک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے، مثال کے طور پر مراکش کے باشندے بلوط کے درخت کی چھال استعمال کرتے ہیں اس میں شک نہیں کہ اس سے دانت خوب صاف ہوتے ہیں مگر اس کے استعمال سے زبان پر ہلکی سی جلن ہونے لگتی ہے، غالباً یہی چھال ہے جو پاکستان میں بھی دستیاب ہے اور ''دنداسہ'' کے نام سے پکاری جاتی ہے۔ بھارت، پاکستان، بنگلہ دیش کے بعض علاقوں میں نیم کی لکڑی بھی مسواک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے، ان علاقوں میں ببول کی لکڑی کی مسواک بھی استعمال میں لائی جاتی ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ کوئی لکڑی پیلو کی لکڑی کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

کتنا بابرکت اور باعظمت تھا وہ زمانہ جب مسلمانوں کو دنیا کی رعنائیوں اور رنگینیوں میں اسوۂ رسول ﷺ سے زیادہ محبوب اور قابلِ تقلید اور کوئی امر نہ تھا، توحید کے علمبرداروں کی فکر اور خواہش کی انتہا صرف نبیٔ رحمت ﷺ کے عمل پر عمل پیرا ہونا تھا، نتیجۂ انہیں عالم اسباب میں جس قدر کامیابیاں نصیب ہوئیں وہ صرف اتباع نبوی

ﷺ ہی کا صلہ تھا۔

لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسوۂ رسول ﷺ پر عمل کی رفتار ماند پڑتی گئی، بیشمار سنتوں کو خیر باد کہہ کر متعدد بدعات اور رسم و رواج کو اپنایا جانے لگا، مسلمان اسلامی وضع قطع، بود و باش اور تہذیب و تمدن کی بجائے غیر اسلامی تہذیب کے دلدادہ بن گئے اور آج ان کی دینی اور ایمانی حالت خطرناک حد تک قابلِ رحم ہو چکی ہے۔

بایں ہمہ ایسے ہی پُر آشوب حالات اور بے دینی کی یلغار کے زمانہ کے متعلق رحمتِ کائنات ﷺ نے یہ مژدہ جانفزا سنایا تھا کہ "**من تمسک بسنّتی عند فساد امتی فله اجر مائة شهید**" یعنی جس زمانے میں لوگ میری سنتوں کو پامال کر رہے ہوں تو ایسے حالات میں میری کسی سنت پر عمل کرنے والوں کو سو شہیدوں کا اجر ملے گا۔ یوں تو نبی علیہ السلام کی لاتعداد سنتوں کو مسلمانوں نے پس پشت ڈال دیا ہے لیکن اس وقت زیر بحث صرف مسواک کی ایک سنت ہے جو حضور اقدس ﷺ کی انتہائی محبوب اور مرغوب سنت ہے گو کہنے کو تو یہ سنت ہے مگر جس پابندی اور تاکید کا مظاہرہ آپ نے فرمایا وہ تو اس کی فرضیت کا متقاضی ہے۔ آپ نے اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے، گھر میں داخل ہوتے اور بازار نکلتے، حد یہ کہ جب آپ ﷺ اس عالمِ فانی سے دار البقا کو تشریف لے جا رہے تھے تو اس وقت بھی آپ کے ہاتھ مبارک میں مسواک موجود تھا۔ لیکن آج مسلمانوں کی اکثریت نے اس عظیم الشان سنت کو یکسر ترک کر دیا ہے، اس بھولی بسری سنت کو یاد دلانے اور اس عظیم و جلیل اسوۂ نبوی کو لائحہ عمل بنانے کے لئے چند ارشادات نبوی ﷺ سپرد قلم کئے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنت نبوی ﷺ کا صحیح متبع بنائے۔

شفاعت امام الانبیاء ﷺ کا امیدوار
اور ایک گنہگار امتی ختم الرسل ﷺ
ناچیز و فقیر
محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

سنت کی اہمیت احادیث رسول ﷺ کی روشنی میں

کتبِ احادیث میں سرکارِ دو جہاں ﷺ کے ارشادات بار بار ملتے ہیں جن کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اپنے نبی ﷺ کی مبارک سنتوں پر چلنا بے حد ضروری ہے اور سنتوں کے خلاف عمل کرنا سخت خسارہ کی بات ہے، آنحضرت ﷺ کے چند ارشادات مبارکہ ذیل میں ملاحظہ فرمایئے:

(۱) جو میری سنت پر عمل نہ کرے وہ میرا نہیں۔

(۲) جو دوسروں کے طریقے پر چلے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(۳) جو میرے طریقے سے منہ پھیر لے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

(۴) جس نے میری سنت برباد کی اس پر میری شفاعت حرام ہے۔

(فتاوی رحیمیہ، ج ۲ ص ۴۰۴، ۴۰۵)

اللہ، اللہ کس قدر تاکید فرمائی ہے آقائے دو جہاں ﷺ نے اپنی سنتوں پر عمل کرنے کی، ہمارے فیشن پرست مسلمان ذرا ان ارشادات کا بغور مطالعہ تو فرمائیں اور خوب سوچ لیں کہ کیا ہم امریکہ، کینیڈا، یورپ اور روس میں بسنے والی قوموں کی تقلید کریں گے یا ہمارے سرکار دو عالم ﷺ کی مبارک سنتوں پر چلیں گے۔

امام ربانی حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام سنن خداوند عالم کے پسند فرمودہ ہیں اور جو چیزیں خلافِ سنت ہیں وہ شیطان کی پسند کردہ ہیں۔

(مکتوبات، ج ۱ ص ۲۵۵)

غرض حضور ﷺ نے اتباع سنت کی بہت تاکید فرمائی جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے:

من احییٰ سنۃ من سنّتی قد امیتت بعدی فان لہ من الاجر مثل اجور من عمل بھا من غیر ان ینقص من اجورھم شیئاً (اطاعت رسول ﷺ، ص۱۲۶)

جس نے میری سنتوں میں سے کسی سنت کو جو مردہ ہو چکی تھی، زندہ کیا تو اس کو ان سب لوگوں کے برابر ثواب ملے گا جو اس پر عمل کریں گے اور ان عمل کرنے والوں کے ثواب میں کمی نہیں کی جائے گی۔

آج اگر ہم اپنے معاشرے کا جائزہ لیں تو پتہ چلے گا کہ اس وقت بے شمار سنتیں ایسی ہیں جن پر عمل نہیں ہو رہا ہے گویا کہ وہ مردہ ہو چکی ہیں بلکہ ان سنتوں کا مذاق اڑایا جا رہا ہے، طرح طرح کی تاویلیں کی جا رہی ہیں، بس ایک زریں موقع ہمارے سامنے ہے، ہم اللہ کا نام لے کر آگے بڑھیں اور سنتوں پر عمل کرنا شروع کریں اور اس ثواب عظیم کے مستحق بن جائیں، خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ''میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جاتا ہوں جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے، ایک اللہ کی کتاب یعنی قرآن مجید اور ایک اللہ کے رسول ﷺ کی سنت'' ایک دوسری روایت کے الفاظ ہیں ترکت فیکم ثقلین میں تم میں دو بوجھل (بھاری) چیزیں چھوڑ کر جاتا ہوں، جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے، ایک اللہ کی کتاب، دوسرے میری سنت، جب بھی سنت کا دامن ہاتھ سے چھوٹے گا پھر گمراہی ہی گمراہی ہے گویا سنت کی اتباع کرنے والا راہ راست پر ہو گا اور سنت کو ترک کرنے والا گمراہ ہو گا۔

آیئے اب ہم دیکھیں کہ حضور ﷺ کی مبارک سنتوں کی مخالفت کرنے اور ان کو ترک کرنے والوں کے بارے میں آپ ﷺ کے کیا ارشادات ہیں، سینکڑوں احادیث میں ایسے لوگوں کے بارے میں وعیدیں آئی ہیں لیکن اختصار کے لئے یہاں پر صرف دو ہی احادیث درج کی گئی ہیں جن سے اندازہ ہو جائے گا کہ سنت کے ترک کرنے پر آقائے دو جہاں حضور ﷺ کس قدر ناراض اور خفا ہوتے تھے اور آپ ﷺ پر یہ کس قدر ناگوار گزرتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

''چھ آدمیوں پر میں بھی لعنت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ بھی لعنت فرماتا ہے اور ہر نبی مستجاب الدعوات ہوتا ہے، پھر آپ ﷺ نے ان چھ آدمیوں کے بارے میں فرمایا جن میں سے ایک ''تارک سنت'' بھی ہے یعنی ان چھ قسم کے افراد میں سنت کا چھوڑنے والا بھی ہے''۔ (اطاعت رسول ﷺ، ص ۴۹)

آج اگر ہم اپنے معاشرے کا جائزہ لیں تو پتہ چلے گا کہ اس وقت بے شمار سنتیں ایسی ہیں جن پر عمل نہیں ہو رہا ہے گویا کہ وہ مردہ ہو چکی ہیں بلکہ ان سنتوں کا مذاق اڑایا جا رہا ہے طرح طرح کی تاویلیں کی جا رہی ہیں، بس ایک زریں موقع ہمارے سامنے ہے ہم اللہ کا نام لے کر آگے بڑھیں اور سنتوں پر عمل کرنا شروع کر دیں اور اس ثواب عظیم کے مستحق بن جائیں، خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

خوشبوئے مدینہ

قطب عالم، حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

مکے میں ہوں پر ہے ہوس کوئے مدینہ — دے ہے رخِ کعبہ خبر روئے مدینہ
لانے لگی اب باد صبا بوئے مدینہ — دل اڑنے لگا ہے کے ہوا سوئے مدینہ
پہنچا دے مجھے منزل مقصود کو جلدی — یا رب ہے لگی کل کو تگ و پوئے مدینہ
گرچہ ہیں بہت شہر، جہاں میں خوش ودلچسپ — لیکن ہے عجب دلبر و دلجوئے مدینہ
دلِ غرق حلاوت ہے دہن ہے شکرستاں — طوطی زباں ہے جو ثنا گوئے مدینہ
وہ چھوٹ گیا بند دو عالم سے سراسر — جو پھنس گیا اندر زخم گیسوئے مدینہ
محفوظ ہے آفات دو عالم سے وہ مؤمن — کی جس نے سکونت تہ بازوئے مدینہ
خوش آئیگی کب اس کو یہ خوشبوئے دو عالم — ہے جس کے بسی مغز میں خوشبوئے مدینہ
کس ذوق سے لیٹے ہے کلام اپنی زبان سے — جب ہووے زباں اپنی طرح گوئے مدینہ
ایذا کے عوض دیتے ہیں دعا سنگدلوں کو — دل نرم تھے کیا سرور خوشخوئے مدینہ
انہارِ فیوضات ہیں عالم میں جہاں تک — ہے اصل مگر سب کی وہی جوئے مدینہ
امداؔد سے نت گوہر صلوت و سلامی — یاربّ ہوں نثار شہ نیکوئے مدینہ

﴿پہلا باب﴾

شجرِ مسواک

مسواک کس لکڑی اور کس درخت کا ہو؟

قرآنی و دیگر نام

قرآنی نام: خَمْط

دیگر نام : Tooth Brush Tree - Mustard Tree(انگریزی)

شجر مسواک، الارک، خردل (عربی)، پیلو، ارک (ہندی، اردو)، درخت مسواک (فارسی)، سیر وکلروا (تامل)، پیلو (سنسکرت، بنگالی)، چن ور گوگو (تیلگو)

قرآنی آیت بسلسلۂ پیلو

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے:

فَاَعۡرَضُوۡا فَاَرۡسَلۡنَا عَلَیۡہِمۡ سَیۡلَ الۡعَرِمِ وَبَدَّلۡنٰہُمۡ بِجَنَّتَیۡہِمۡ جَنَّتَیۡنِ ذَوَاتَیۡ اُکُلٍ خَمۡطٍ وَّ اَثۡلٍ وَّ شَیۡءٍ مِّنۡ سِدۡرٍ قَلِیۡلٍ O

(السبا:۱۶)

سوانہوں نے سرتابی کی، سو ہم نے ان پر بند کا سیلاب چھوڑ دیا اور ہم نے ان کو ذو رویہ باغوں کے عوض دو (۲) باغ دیئے جو بدمزہ پھل (خمط) اور جھاؤ (اثل) اور قدرے قلیل بیری (سدر) والے تھے۔

خمط کے معنی یوں تو قرآنی تراجم میں کڑوا اور کسیلا پھل کے بتائے گئے ہیں لیکن مختلف مقامات اور تفسیر ماجدی و تفسیر عثمانی میں اس کو پیلو کا درخت بتایا گیا ہے۔

امام بغوی نے بھی اس کو پیلو ہی کہا ہے گویا کہ مآرب کے زبردست سیلاب میں جو پیڑ برباد ہونے سے بچ گئے ان میں پیلو کے درخت بھی تھے۔ پیلو کا درخت، کھجور، انگور، انار کی نسبت کہیں زیادہ مضبوط ہوتا ہے اور کسی بھی سیلاب میں اس کا اپنی جڑوں پر کھڑا رہنا عین ممکن ہے۔

پیلو۔اراک

پیلو دراصل ایک صحرائی درخت ہے جو صحراؤں کے علاوہ خلیج عرب کے گرم ساحلوں اور ایران میں کثرت سے پایا جاتا ہے، بازار میں بکنے والی سفید مسواکیں اس کی شاخیں اور جڑوں سے بنتی ہیں۔

حضرت ابی خیرہ الصباحی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے پیلو کی شاخ مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ اس سے مسواک کیا کرو۔ (ابن سعد)

پیلو کا ذکر احادیث میں متعدد مقامات پر مختلف صورتوں میں آیا ہے لیکن اجتماعی ضرورت کے لئے تمام ساتھیوں کے لئے پیلو کی مسواکیں مہیا کرنے کا ایک دلچسپ واقعہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ بیتی کے طور پر بیان کرتے ہیں: ''وہ مسواک اتارنے کے لئے پیلو کے درخت پر چڑھے، ان کی پنڈلیاں بڑی کمزور اور دبلی تھیں، جب ہوا کا جھونکا آیا اور وہ ننگی ہو گئیں تو سارے ساتھی ہنسنے لگے، رسول اللہ ﷺ بھی موجود تھے، انہوں نے پوچھا کہ تم لوگ کس بات پر ہنس رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! ہم ان کی دبلی ٹانگوں پر ہنس رہے ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، روزِ حشر یہ ترازو میں کسی سے بھی وزنی ہوں گی''۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مرالظہر ان میں تھے کہ پیلو کے درختوں کا پھل (کباث) چننے کو نکلے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ کالے کالے دانے چننا کیونکہ وہ عمدہ ہوتے ہیں، ہم نے پوچھا: کیا آپ ﷺ بکریاں بھی چراتے رہے ہیں؟ تو فرمایا: ہاں! کوئی نبی ایسا نہیں جس نے کبھی بکریاں نہ چرائی ہوں۔

دانتوں کی بیماریوں میں پیلو کے فوائد

پیلو کا مشہور ترین استعمال مسواک ہے، یہ دانتوں کو جلا دیتی ہے، مسوڑھوں سے گندے مواد کو نکالتی اور دانتوں کو مضبوط کرتی ہے، مسوڑھوں کو ڈھیلا کرنے والی رطوبت نس کو نکال کران کو تندرست بناتی ہے۔

پاکستان میں صحرائی علاقوں کا پیلوفوائد میں دوسرے علاقوں سے ذائقہ میں تیز اور فوائد میں بہترین ہے، اس کی مسواک گلے کی بیماریوں میں بھی مفید ہے۔

پیلو کی جڑ میں نرم ریشے، ٹینک ایسڈ، جزدعامل الکلائیڈ اور دوسرے کیمیاوی عنصر کثرت سے ملتے ہیں۔ اس لئے ان کا بطور مسواک استعمال ایک مفید عمل ہے کیونکہ جڑ اور چھال میں پائے جانے والے اجزاء جراثیم کش اثرات کے ساتھ دافع تعفن بھی ہے۔

پیلو کا اصل وطن عدن کا علاقہ ہے، ویسے عرب کے کافی حصوں میں پایا جاتا ہے، زمانۂ قدیم سے ہی اس کی اہمیت عربوں کے لئے بہت رہی ہے کیونکہ اس کی شاخیں اور جڑیں مسواک کے لئے استعمال میں لائی جاتی رہی ہیں، اسلام کے ظہور میں آنے کے بعد اس کا مسواک مسلمانوں کے لئے بہت مقبول ہو گیا تھا، اسی لئے اس کو الارک کے علاوہ شجرۃ المسواک بھی کہا جانے لگا، طہارت و نظافت کے سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ نے مسواک کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ جس کی تفصیل آگے آرہی ہے، انشاء اللہ العزیز

غرض یہ کہ مسواک ایک ایسی سنت رسول ﷺ ہے جس کے طبی فوائد اور بہت سے امراض سے تحفظ کی اہمیت سے آج کے باشعور لوگ اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں اور دنیا کے مختلف اداروں میں مسواک پر بہت ہی مفید سائنسی تحقیقات ہو رہی ہیں۔

امریکہ میں ایک تجارتی کمپنی کا قیام عمل میں آیا ہے جس کا نام پیلو پروڈکٹس رکھا گیا ہے اور جو پیلو سے بنائی گئی دانت صاف کرنے والی دواؤں کی بڑے پیمانے

پر تجارت کرتی ہے۔

پیلو کو عربی میں الارک کے علاوہ خردل بھی کہنے لگے ہیں کیونکہ اس کے پھل کی بُو رائی کے تیل سے کافی ملتی جلتی ہے اور رائی کو عربی میں خردل کہتے ہیں، اس طرح انگریزی میں رائی کو Mustard کہتے ہیں اور پیلو کو Mustard Tree کا نام دیتے ہیں۔

پیلو کی لکڑی (شاخوں اور جڑوں) میں نمک اور ایک خاص قسم کا ریزن پایا جاتا ہے جو دانتوں میں چمک پیدا کرتا ہے اور مسواک کرنے سے جب اس کی ایک تہہ دانتوں پر جم جاتی ہے تو کیڑوں وغیرہ سے دانت محفوظ رہتے ہیں۔ اس طرح کیمیاوی اعتبار سے پیلو کے مسواک دانتوں کے لئے نہایت موزوں اور مفید ہیں۔

پیلو (خمط) کے پھل اگرچہ زیادہ لذیذ نہیں ہوتے پھر بھی کھائے جاتے ہیں اور طبی لحاظ سے فائدہ مند بھی ہیں، یہ بھوک بڑھاتے ہیں، ریاح خارج کرتے ہیں، خون صاف کرتے ہیں، پیٹ کے کیڑوں کو مارتے ہیں اور بلغم خارج کرتے ہیں۔

پیلو (خمط) کی نئی پتیاں اور کونپلیں ترکاری کے طور پر بھی استعمال ہوسکتی ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ پیلو کے مسواک کے بے پناہ فوائد ہیں مثلاً یہ کہ مسواک کا عمل دانتوں کو مضبوط بنانے اور چمکانے کے علاوہ مسوڑھوں کو طاقت دیتا ہے، حافظہ کو بہتر بناتا ہے، بلغم خارج کرتا ہے، آنکھوں کی روشنی کو تیز کرتا ہے، بھوک بڑھاتا ہے اور قبض رفع کرتا ہے۔

نیم کی مسواک

اگر منہ سے سخت بدبو آتی ہو، دانتوں کو کیڑا لگ گیا ہو، منہ سے جھاگ بہتا ہو، چہرے اور جسم پر پھوڑے پھنسی ہو تو نیم کی مسواک روزانہ استعمال کیجئے، اللہ کے فضل و کرم سے تمام شکایات دور ہو جائیں گی اور خون صاف ہو جائے گا۔

بادام اور اخروٹ کی مسواک

نظر کی کمزوری کے لئے اور دانتوں کی مضبوطی کے لئے بادام اور اخروٹ کی مسواک بے حد مفید ہے۔

پیلو کی مسواک

سل، تپ دق، خونی بواسیر اور السر کے مریضوں کے لئے ایک مؤثر علاج ہے۔

اسگندھ کی مسواک

اسگندھ کی مسواک اگر روزانہ کی جائے تو دانت جملہ امراض سے ہمیشہ محفوظ رہتے ہیں۔ دانتوں کا میل کچیل دور ہو جاتا ہے، دانت موتیوں کی طرح چمکنے لگتے ہیں، مسوڑھوں کا ورم اور زائد گوشت زائل ہو جاتا ہے۔

انار، بانس، ریحان اور چنبیلی کی مسواک کرنا مکروہ ہے۔

نوٹ: اگر مسواک نہ ہو تو مسواک کی جگہ شہادت والی انگلی بھی استعمال کر سکتے ہیں لیکن مسواک بہتر ہے۔

مسواک کس لکڑی کا کس درخت کا ہو؟

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: زیتون کی مسواک بہت اچھی ہے اور مبارک درخت کی ہے، اس سے منہ پاک اور بد بو دور ہوتی ہے۔

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کا مسواک ہے۔ (کنز العمال، جلد ۸، ص ۳۲۱)

امام حلبی لکھتے ہیں:

پیلو کا مسواک افضل ہے اور اس کے بعد زیتون کا درجہ ہے۔ (مراقی الفلاح، ص ۳۴)

مستحب یہ ہے کہ مسواک نرم سیدھی بے گرہ لکڑی کا بقدر چھنگلی کے موٹا اور بالشت بھر لمبا ہو، انار اور بانس کے سوا ہر لکڑی کا مسواک جائز ہے اگر چہ افضل پیلو اور زیتون کا ہے۔

ابتدا استعمال کے وقت ایک بالشت کا ہونا چاہئے بعد میں چھوٹا ہو جانے میں کچھ مضائقہ نہیں، ایک روایت میں ہے کہ انار اور ریحان کی لکڑی کا مسواک کرنا مکروہ ہے۔ (ردالمحتار، جلد ۱، ص ۸۵)

علماء نے مسواک کے لئے کچھ درخت ایسے بیان کئے ہیں جن سے مسواک بنانا مفید اور بہتر ہوتا ہے اور اس کے فائدے گنوائے ہیں، اور بعض درخت ایسے بھی ہیں جن سے مسواک بنانے کو مکروہ کہا ہے، حتی کہ لکھا ہے کہ زہریلے درخت کا مسواک بنانا حرام ہے۔ اور انار، بانس اور موز (کیلا) کے درخت کے مسواک بنوانے کو مکروہ تحریمی لکھا ہے، چنانچہ ان کے حوالے مندرجہ ذیل ہیں:

و فی الدّر المختار و یکره بموز و فی حاشیة للطحطاوی ای تحریماً للاطلاق و فیها ایضًا بموز ای کالقصب الفارسی و فی غنیة المستملی و الصغیری و یستاک بکل عود الا الرّمان و القصبة فی الدر یحرم بذی سمّ و فی حاشیة للطحطاوی من الخشب و غیره

اور در مختار میں ہے کہ مکروہ ہے، مسواک کرنا ''کیلے'' کے درخت سے اور طحطاوی کے حاشیے میں ہے یعنی مکروہ تحریمی ہے بوجہ اطلاق کے اور اسی میں ہے کہ موز (کیلے) سے جیسا کہ فارسی بانس سے درست نہیں اور غنیۃ المستملی اور صغیری میں ہے کہ مسواک کرے گا ہر لکڑی سے مگر انار اور بانس سے اور الدر میں ہے حرام ہے زہریلی چیز سے اور حاشیہ طحطاوی میں ہے کہ

سخت لکڑی وغیرہ سے۔

ان کے علاوہ بعض درخت ایسے ہیں جن سے مسواک بنانا مستحب یا سنت ہے، چنانچہ زیتون کے درخت سے مسواک بنانے میں ایک حدیث بھی وارد ہوئی ہے جیسا کہ علامہ طحطاوی نے حاشیہ الدر المختار میں طبرانی سے نقل کی ہے:

نعم السواک الزیتون من شجرة مبارکة وهو سواکی و سواک الانبیاء من قبلی

زیتون کے درخت کا مسواک بہترین مسواک ہے، وہ میرا مسواک ہے اور ان انبیاء کا مسواک ہے جو مجھ سے پہلے تھے۔

وہ باتیں جن کا خیال رکھنا مسواک میں بہتر ہے

ویسے تو مسواک ہر لکڑی سے جائز ہے بشرطیکہ موذی نہ ہو جیسا کہ صغیری میں ہے: ''**و قالوا یستاک بکل عودٍ**''

البتہ بعض درخت ایسے ہیں جن سے مسواک بنانا فائدے سے خالی نہیں، نیز چند باتیں ایسی ہیں جن کا خیال رکھنا مسواک میں ضروری ہے:

۱۔ زہریلا درخت نہ ہو ۲۔ سخت لکڑی نہ ہو

۳۔ کانٹے دار نہ ہو ۴۔ تلخ درخت نہ ہو

۵۔ نرم لکڑی ہو ۶۔ اور تر لکڑی ہو

۷۔ سیدھی لکڑی ہو ۸۔ ایک انگلی کی موٹائی ہو

۹۔ ایک بالشت لمبائی ہو ۹۔ اس کا برش باریک اور نرم کیا گیا ہو

۱۱۔ دائیں ہاتھ میں پکڑے ۱۲۔ دائیں طرف سے شروع کرے

۱۳۔ مسواک کرنے سے پہلے مسواک دھوئے

۱۴۔ مسواک کرنے کے بعد اسے صاف کرے

۱۵۔ اس کو چوسے نہ ۱۶۔ عام چیزوں کی طرح اسے نہ پھینک ڈالیں
۱۷۔ مسواک کرتے وقت خاص دعا پڑھی جائے
۱۸۔ جب کم ہوتے ہوتے چار انگلیوں کی مقدار سے بھی کم ہونے لگے تو اس سے مسواک نہ کرنا چاہئے۔

پیلو کا درخت اور مسواک

چنانچہ پیلو کا درخت جسے عربی میں شجرۃ الاراک کہتے ہیں اس سے مسواک بنانا ایک تو اس لئے بہتر ہے کہ یہ کڑوا ہے جس سے منہ کی بدبو خوب جاتی رہتی ہے، بلغم دور کرتا ہے، معدہ مضبوط کرتا ہے، دانت اور مسوڑھے بھی اس سے مضبوط ہو جاتے ہیں۔ اشعة اللمعات باب السواک میں کہا گیا ہے کہ پیلو کے متعلق چند احادیث بھی آتی ہیں۔

و فی عالمگیریة و ینبغی ان یکون السواک من اشجار مرّة لانّه یطیب نکهة الفم و یشدّ الاسنان و یقوّی المعدة و لیکون رطبا و فی شرح امداد الفتاح و ینبغی ان یکون السواک لیّنا فی غلظ الاصبع طول شبر مستویا قلیل العقد من الاشجار المعروفة وهو الاراک لیکون اقطع للبلغم و انقیٰ للصدر و اهنیٰ للطعام و فی غنیة المستملی و الصغیری ثم المستحب ان یکون من شجرة مرّة لزیادة ازالة تغیّر الفمّ و فیها ایضا و افضل الاراک ثم الزیتون و فی جامع الرّموز و اصله من الزیتون فان منه سواک الانبیاء کما فی الینابیع و فی المرقاة قال النووی و یستحب الا یساک بعود من اراک و فی شرح المسلم للنووی و المستحب ان یستاک بعود متوسط لا شدید

الیبس لیحرج و لا رطب لا تنزیل
اور عالمگیری میں ہے کہ مناسب ہے کہ ہو مسواک کڑوے درختوں میں سے کیونکہ اس سے منہ کی بو اچھی ہوتی ہے اور دانت سخت ہوتے ہیں اور معدہ مضبوط ہوتا ہے اور چاہئے کہ ہو تر اور امداد الفتاح کی شرح میں ہے کہ مناسب ہے کہ مسواک نرم ہو اور انگلی کی مقدار میں موٹا ہو، ایک بالشت لمبا برابر ہو اور گرہیں اس میں کم ہوں، معروف درختوں میں سے ہو اور وہ پیلو کا درخت ہے تاکہ بلغم کو قطع کرے اور سینے کو صاف کرے اور غنیۃ المستملی اور صغیری میں ہے کہ پھر مستحب یہ ہے کہ کڑوے درخت سے ہو کیونکہ وہ منہ کی بدبو کو بہت زیادہ زائل کرتا ہے اور اسی میں ہے اور افضل پیلو کا درخت ہے، پھر زیتون کا اور جامع الرموز میں ہے اور اصل یہ ہے کہ زیتون کا ہو کیونکہ اس سے انبیاء کا مسواک ہوتا تھا جیسا کہ ینابیع میں لکھا ہے اور مرقاۃ میں ہے اور نووی نے کہا کہ مستحب ہے کہ مسواک کرے ایک لکڑی سے جو پیلو کے درخت سے ہو اور شرح مسلم میں ہے اور مستحب یہ ہے کہ مسواک کرے ایک لکڑی سے جو متوسط ہو، نہ بہت زیادہ خشک ہو کہ حرج پیدا کرے اور نہ اتنا تر ہو کہ زائل نہ کرے۔

بعض درخت ہیں جن کی شاخیں مسواک کے طور پر استعمال ہوتی ہیں، اور بعض درخت ایسے بھی ہیں جن کی جڑیں استعمال ہوتی ہیں، ہر علاقے میں مختلف ہوتے ہیں۔ کسی خاص درخت کو مسواک کے لئے خاص نہیں کیا جا سکتا ہے کیونکہ ہر درخت ہر علاقے میں نہیں مل سکتا اور ہر علاقے والے دور دراز سے مسواک کا خاص درخت منگوانے کا اہتمام بھی نہیں کر سکتے ہیں۔

﴿ دوسرا باب ﴾

مسواک کی فضیلت

مِسواک کیا ہے؟

مسواک کا لغوی معنی ''رگڑنے'' یا ''مَلنے'' کے ہیں، یہ لفظ ''سَاکَ یَسُوکُ سُوکًا'' سے نکلا ہے اور اس کی جمع سُوکٌ ہیں جس طرح کتاب کی جمع کُتبٌ ہے، اکثر محدثین اور فقہاء کے نزدیک یہ لفظ مذکر ہے۔

علماء کی اصطلاح میں مسواک اس لکڑی کو کہتے ہیں جو دانتوں پر مَلی یا رگڑی جائے جس سے دانتوں کی زردی وغیرہ دور ہو جائے۔ (حاشیہ مسلم شریف، ج۱، ص۱۲۷)

مسواک کا حکم کیوں نازل ہوا؟

حدیث شریف میں ہے کہ ابتداء اسلام میں نبی کریم ﷺ کو ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنے کا حکم تھا خواہ آپ پہلے سے باوضو ہوں یا بغیر وضو کے لیکن جب ہر نماز کے لئے وضو کرنا آپ کے لئے تکلیف دہ ہونے لگا تو اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو منسوخ فرما کر ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم دے دیا۔ (ابوداؤد شریف، جلد۱، ص، باب السواک)

فطرت اور مسواک

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

> دس چیزیں فطرت میں داخل ہیں: مونچھیں کاٹنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن کاٹنا، جوڑوں کا دھونا، بغل کے بال لینا، موئے زیر ناف مونڈنا اور استنجاء کرنا۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دسویں چیز میں بھول گیا ہوں، یاد پڑتا ہے کہ وہ کلی کرنا ہے۔ (مسلم شریف، جلد۱، ص۱۲۹۔ ابوداؤد شریف، جلد۷)

امام ابونعیم علیہ الرحمہ نے عبداللہ بن حداد سے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے کہ:

السواک الفطرۃ

یعنی مسواک کرنا فطرت ہے۔

یہ دس چیزیں انسان کی فطرت اور جبلت میں داخل ہیں جو طبعاً پسندیدہ ہونے کی وجہ سے عادت ثانیہ بن گئی ہیں۔

علاوہ ازیں ہر قوم اور جماعت کے کچھ مخصوص شعائر اور ممتاز نشانات ہوتے ہیں جن کے ذریعے ان کا اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار ہوتا ہے، اسی طرح یہ چیزیں بھی امت مسلمہ اور ملت حنفیہ کی خاص علامات ہیں، اس لئے انہیں فطرت کہا گیا ہے۔

مسواک تمام انبیاء علیہم السلام کی سنّت ہے

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

چار چیزیں انبیاء علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہیں: ختنہ کرنا، عطر لگانا، مسواک کرنا، نکاح کرنا۔ (ابن ابی شیبہ، جلد ا، ص ۱۷۰)

امام المنذری علیہ الرحمہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں: مسواک میں اس سے بڑھ کر اور کیا خوبی ہوگی کہ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا محبوب عمل ہونے کے ساتھ ساتھ سابقہ تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت بھی ہے۔

موجبِ رضائے پروردگار

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مسواک منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کا موجب ہے۔ (ابن ابی شیبہ، ج۱،ص۱۶۹)

مسواک کرنے سے دنیا میں طہارت ظاہری، باطنی، حسی اور معنوی حاصل ہوتی ہے۔

اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی تکمیل کا باعث ہے جو انتہائی باعزت اور بلند مقصود ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج۲،ص۶)

امام المنذری فرماتے ہیں: کسی چیز میں حُسن کے دو پہلو ہی ہو سکتے ہیں، ایک تو حیاتِ دنیا کے لحاظ سے فائدہ مند اور عام انسانوں کے نزدیک پسندیدہ ہو، اور دوسرا یہ کہ اللہ پاک کو بھی محبوب اور اجرِ اُخروی کا وسیلہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کے مطابق مسواک میں یہ دونوں خوبیاں جمع ہیں کہ اس سے منہ کی صفائی ہوتی ہے، گندے اور مضر مادے خارج ہوتے ہیں، منہ کی بدبو زائل ہو جاتی ہے، یہ تو اس کے نقد دنیوی فوائد ہیں، اور اس کا اُخروی اور ابدی نفع یہ ہے کہ مسواک اللہ کریم کی رضا حاصل کرنے کا بھی خاص وسیلہ ہے۔

(الترغیب والترہیب، جلد۱، عنوان مسواک)

فرضیت کا احتمال

مسواک کی محبوبیت اور اہمیت کے پیش نظر جبرئیل امین کی بار بار تاکید کی وجہ سے حضور انور ﷺ کو اس کی فرضیت کا احتمال ہونے لگا تھا اور ان خیالات کا اظہار آپ نے متعدد بار فرمایا۔

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مسواک کیا کرو کیونکہ اس سے منہ پاک وصاف ہو جاتا ہے اور حق تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

جبرئیل مجھے مسواک کی ہمیشہ وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ کہیں مجھ پر اور میری امت پر فرض نہ ہو جائے۔
اگر مجھے اپنی امت کی تکلیف کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان پر مسواک کرنا فرض قرار دے دیتا جب کہ میں خود اس کثرت سے مسواک کرتا ہوں کہ اپنے منہ کے اگلے حصہ کے چھل جانے کا خوف ہے۔ (ابن ماجہ، باب السواک)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
اگر مجھے اپنی امت کی مشقت اور دشواری کا خطرہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (مسلم، ج۱، ص۱۲۸)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے:
اگر مجھے امت کی تکلیف کا فکر نہ ہوتا تو میں ان پر مسواک بھی اسی طرح فرض قرار دیتا جس طرح نماز کے لئے وضو فرض ہے۔

(ترمذی، باب السواک، ج۱، ص۲۵)

حضور انور ﷺ کا مقصود یہ ہے کہ اللہ رب العزت کی نگاہ میں مسواک کی محبوبیت اور اس کے عظیم فوائد دیکھتے ہوئے میرا جی چاہتا ہے کہ اپنے ہر امتی کے لئے حکم جاری کروں کہ وہ ہر نماز کے وقت مسواک ضرور کیا کرے، لیکن میں نے یہ حکم صرف اس خیال سے نہیں دیا کہ اس میں میری امت پر بہت بوجھ پڑ جائے گا، اور ہر ایک آدمی کے لئے اس کی پابندی مشکل ہوگی۔

خواب میں مسواک کا حکم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں، اتنے میں دو آدمی میرے پاس آئے جن میں سے ایک چھوٹا اور دوسرا بڑا، میں نے ان میں سے چھوٹے کو مسواک دیا تو مجھے کہا گیا کہ بڑے کو دیجئے، چنانچہ میں نے ان میں سے بڑے کو دے دیا۔

(بخاری، ج ۱، باب السواک)

امام ابو داؤد نے اسی طرح کا واقعہ بیداری کا بھی بیان کیا ہے، ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور انور ﷺ مسواک کر رہے تھے اور ان کے پاس دو آدمی تھے جن میں سے ایک بڑا اور دوسرا چھوٹا تھا، اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ بڑے کو مسواک عنایت کریں۔

(ابو داؤد، ص ۶، باب فی الرجل یستاک بسواک بغیرہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کو مسواک کرتے دیکھا جب آپ فارغ ہوئے تو قوم کے ایک بڑے آدمی کو مسواک دے دیا اور فرمایا کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے حکم دیا ہے کہ بڑے آدمی کو دیں۔ (سنن کبریٰ، ج ۱ ص ۴۰)

علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مذکورہ بالا روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ دو دفعہ پیش آیا ہے، پہلے خواب میں اور پھر بیداری میں بھی۔ چنانچہ بیداری میں پیش آنے کے بعد آپ نے خواب کا واقعہ بھی بیان فرمایا۔

(فتح الباری، ج ۱ ص ۳۵۷)

علامہ خلیل احمد سہارنپوری اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے دائیں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور بائیں فاروق رضی اللہ عنہ تھے، اور عمر میں بڑے آدمی یعنی صدیق رضی اللہ عنہ کو مسواک دینے کا حکم ملا تھا۔

(بذل المجہود، ج ۱ ص ۳۲)

مسواک میں شفاء ہے

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مسواک میں موت کے سوا ہر بیماری کی شفاء موجود ہے۔

(کنز العمال، ج ۸ ص ۳۱۱)

ایک اور روایت میں ہے:

مسواک جذام اور برص جیسے موذی امراض کا قلع قمع کر دیتا ہے اور موت کے سوا تمام امراض کی شفاء ہے۔ (ردّ المحتار، ج ۱ ص ۸۵)

حضرت شعبی فرماتے ہیں:

مسواک منہ کی صفائی اور آنکھوں کی بینائی کے لئے مجرب ہے۔

(ابن ابی شیبہ، ج ۱ ص ۱۷۰)

- جو آدمی ہمیشہ مسواک کرتا ہے اس کی برکت سے درد سر سے نجات مل جاتی ہے۔ (مراقی الفلاح، ص ۳۸)

مسواک کرنے کی نیت اور مسواک کی مسنون دعا

مفتاح الجنان اور اسی طرح صلوٰۃ الطیّبین میں لکھا ہے کہ مسواک کرتے وقت نیت خالص کرنی چاہئے، اللہ پاک کی رضا کی اور یہ کہ اپنے دانت صاف کرتا ہوں سنت رسول (ﷺ) کے مطابق کیونکہ نیت پر ہی ثواب کا مدار ہے، اگر اس کی یہ نیت ٹھیک ہوگی تو اسے ثواب بھی ملے گا اور کام بھی ہو جائے گا، اگر نیت ٹھیک نہیں ہے صرف صفائی مقصود ہو تو آخرت کا ثواب نہیں مل سکتا:

انما الاعمال بالنیات

اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔

اور البنایہ شرح الہدایہ میں مسواک کے دوران یہ دعا کرنے کو کہا ہے:

اللّٰھم طھّر فمی ونوّر قلبی و طھّر بدنی و طھّر جَسَدی علی النّار و ادخلنی برحمتک فی عبادک الصالحین

یا اللہ میرا منہ پاک کردے اور دل منور فرمادے اور بدن صاف فرمادے اور میرا جسد آگ سے پاک فرما اور اپنی رحمت سے اپنے صالحین بندوں میں شمار فرما۔

اور غایۃ الادراک میں تہذیب الصلوٰۃ سے ایک یہ دعا بھی نقل کی ہے:

اللّٰھُم اجعل تسویکی ھذا تمحیصًا لذنوبی و مرضاۃ لک یا سیّدی و بیّض وجھی کما تبیضّ به اسنانی

یا اللہ میرا یہ مسواک کرنا میرے گناہوں کو صاف کرنے کا ذریعہ بنا اور اپنی رضا مندی کا ذریعہ بنا، اے میرے مولا! میرا چہرہ بھی منور فرما جیسا کہ آپ نے میرے دانت اس سے سفید فرمادیئے۔

وہ اوقات جن میں مسواک کرنا مستحب ہے

غایۃ الادراک میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ جن جن مقامات میں مسواک کرنا مستحب ہے وہ اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا صحیح احاطہ کرنا اور بیان کرنا مشکل ہے لیکن یہ کہنا تقریباً مبالغے سے خالی نہیں، اتنا مبالغہ بھی غیر مستحب ہے حالانکہ جو مقامات انہوں نے ذکر فرمائے ہیں وہ سب کے سب متداخل ہیں یعنی ایک میں بہت ساری جگہیں آ جاتی ہیں، چنانچہ انہی کے طرز پر ذکر کرتے ہیں:

۱۔ وضو کے دوران مسواک سنت ہے۔فی سراج الظلام السواک له ای للوضوء فانّ المسواک عندنا من سنن الوضوء۔سراج الظلام میں ہے کہ مسواک وضو کے لئے ہے کیونکہ مسواک ہمارے نزدیک وضو کی سنتوں میں سے ہے۔

۲۔ منہ کے بدبودار ہونے کے وقت مسواک سنت ہے، اس کے بہت سارے اقسام بن جاتے ہیں جن جن چیزوں سے منہ میں بدبو پھیلتی ہے ان میں سے ہر ایک کے استعمال اور واقع ہونے کے بعد مسواک سنت ہے۔

۳۔ و القیام من النوم نیند سے اٹھنے کے بعد کیونکہ منہ میں بدبو ہوتی ہے۔

۴۔ گھر میں داخل ہونے کے وقت۔

۵۔ لوگوں سے ملاقات کے دوران۔

۶۔ قرآن مجید کی تلاوت کے دوران۔

۷۔ حدیث پاک پڑھنے کے دوران۔

۸۔ جب دانت زرد پڑ جائیں۔

۹۔ بات شروع کرنے کے دوران خصوصاً جب طویل سکوت کے بعد کلام شروع کر رہا ہو۔

۱۰۔ وقت قیام به تهجد، تہجد کے لئے کھڑے ہونے کے دوران۔

۱۱۔ دانتوں کے بیچ سے جب بدبو آنے لگے۔

۱۲۔ غسل سے پہلے۔

۱۳۔ رات کی نماز کے شفعوں کے درمیان۔

۱۴۔ جمعہ کے دن کثرت سے مسواک۔

۱۵۔ نیند سے پہلے

۱۶۔ نمازِ وتر کے بعد

۱۷۔ وقتِ سحر

۱۸۔ نماز کے لئے کھڑے ہونے کے وقت

و فی امداد الفتاح و لیس السواک من خصائص الوضوء فانّها یستحب فی حالات منها تغیر الفم و القیام من النوم و الی الصلوٰۃ و دخول البیت و اجتماع النّاس و قراءۃ القرآن و الحدیث لقول ابی حنیفۃ انّ السواک من سنن الدین و یستوی فیہ الاحوال کلها و قال علیه السلام السواک مطهرۃ للفم و مرضات للربّ

اور امداد الفتاح میں ہے کہ مسواک وضو کی خصوصیات میں سے نہیں ہے یہ مستحب ہے بہت سارے حالات میں جن میں سے ایک منہ کا بد بودار ہونا بھی ہے اور نیند سے بیدار ہونے کے دوران اور نماز کی طرف اٹھتے وقت، اور گھر میں داخل ہونے کے دوران اور لوگوں کے اجتماعات میں اور قرآن و حدیث کی قرأت کے دوران، امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے قول کی وجہ سے کہ مسواک دین کی سنتوں میں سے ہے اور اس میں سارے احوال برابر ہیں اور حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ مسواک منہ کی پاکی اور اللہ پاک کی رضامندی ہے۔

یہ جتنی جگہیں بتلائی گئی ہیں، مختلف احادیث میں ان کا ذکر آیا ہے اور فقہ کی معتمد کتابوں میں بھی ان کے حوالے موجود ہیں چونکہ بعض محض تحقیق برائے تحقیق مقصود نہیں، اس لئے ان تمام حوالات اور احادیث کو لانا طوالت سے خالی نہ ہوگا، لہٰذا محض چند پر اکتفا کیا گیا، اگر تحقیق کو مطمحِ نظر بنایا جائے تو صرف اسی فصل کو کئی سو صفحات

پر مشتمل کیا جاسکتا ہے،

و لکن نعوذ باللہ من التحقیق المحض و تجسُّس الاحوال و تضییع العمر

لیکن میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں محض تحقیق سے اور حالات کی بے سود تفتیش سے اور عمر کی بربادی سے۔

مسواک پکڑنے کا مسنون طریقہ

جہاں نبی کریم ﷺ نے مسواک کی فضیلت و اہمیت کو بیان فرمایا ہے وہاں اس کے کرنے کا طریقہ، اسے پکڑنے کا انداز اور اس کی لمبائی موٹائی کا تذکرہ بھی متعدد روایات میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابتداء میں مسواک کی لمبائی ایک بالشت ہونی چاہئے لیکن بعد میں کم ہو جانے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ (سنن کبریٰ، ج ا ص ۴۵۔ ردالمحتار، ج ا ص ۸۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مسواک پکڑنے کا مسنون طریقہ اس طرح مروی ہے: مسواک دائیں ہاتھ میں اس طرح پکڑیں کہ انگوٹھا اور چھنگلی مسواک کے نیچے اور باقی انگلیاں اوپر ہوں۔

ادنیٰ درجہ مسواک کرنے کا یہ ہے کہ تین تین بار اوپر اور نیچے کے دانتوں پر پھیرا جائے جب کہ انتہائی درجہ کی کوئی حد نہیں ہے، بلکہ مقصود دانتوں کی زردی اور گندہ دہنی کے دور ہو جانے کا دل کو اطمینان حاصل ہونا ہے۔

مسواک کرنے کے دوران تین مرتبہ اسے دھویا جائے اور یہ پانی کلّی کے علاوہ ہو۔ مسواک دانتوں کی چوڑائی میں کیا جائے، لمبائی میں کرنے سے مسوڑھے زخمی ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ (بحرالرائق، ج ا، ص ۲۱)

مسواک کرنے سے پہلے اور کر لینے کے بعد دھونا چاہئے۔ (بذل المجهود، ج ۱، ص ۳۳)

علامہ علی بن سلطان المعروف ملاّ علی قاری فرماتے ہیں: علماء کا ارشاد ہے کہ مسواک دانتوں کی چوڑائی میں کیا جائے لمبائی میں نہ کرے جب کہ بعض علماء کا کہنا ہے کہ طول اور عرض دونوں میں کرے، اگر دونوں میں سے ایک پر اکتفا کرنا ہو تو پھر چوڑائی میں کرنا چاہئے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج ۵، ص ۲)

مسواک کا سرا نہ تو زیادہ سخت ہو اور نہ ہی زیادہ نرم بلکہ درمیانی حالت میں ہو۔ (ردالمحتار، ج ۱، ص ۸۵)

عورت کے لئے مسواک

مسواک کی فضیلت میں مرد اور عورت دونوں برابر کے شریک ہیں لیکن عورت مسواک کرنے پر قدرت رکھنے کے باوجود اس کی پابند نہیں ہے بلکہ اس کے لئے صنوبر اور بُطم کا گوند چبا لینا مسواک کے قائم مقام ہے، اس سے دانت مضبوط ہوتے ہیں۔

(بحرالرائق، ج ۱، ص ۲۱)

عورتوں کو گوند چبانے کا حکم مردوں کی طرح وضو کے وقت نہیں بلکہ جس وقت چاہیں چبا لیں، البتہ مسواک اور ثواب کی نیت سے چبانے پر ثواب ملے گا ورنہ نہیں۔

(مراقی الفلاح، ص ۳۸)

مسواک کرنے کا وقت

وضو میں مسواک کرنے کا صحیح اور سنت وقت کونسا ہے اس کے متعلق فقہاء امت کے ارشادات حسب ذیل ہیں:

عالمگیری میں نہایہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ مسواک کرنے کا وقت وہی ہے جو کلی کرنے کا ہے۔ (عالمگیری، باب السواک)

امام حلبی فرماتے ہیں: کفایہ، بیہقی، وسیلہ اور شفاء میں ہے کہ مسواک کرنے کا وقت وضو شروع کرنے سے پہلے ہے لیکن تحفۃ الفقہاء اور مبسوط میں ہے کہ کلّی کے وقت مسواک کرنا سنّت ہے۔ (مراقی الفلاح)

امام ابن نجیم فرماتے ہیں: اکثر فقہاء کا ارشاد ہے کہ کلی کے وقت مسواک کی جائے اور یہی قول زیادہ بہتر ہے کیونکہ کلی کے وقت مسواک کرنے سے منہ کی صفائی اور پاکیزگی کامل مکمل ہو جاتی ہے۔ (بحرالرائق، ج ا ص ۲۰)

مسواک اور زنا

ایک اور حدیث جس کا مفہوم اس طرح کہ حضور اقدس ﷺ ایک بار صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا:

مسواک کیا کرو، اگر چھوڑ دو گے تو زنا پھیل جائے گا۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! مسواک کا زنا سے کیا تعلق؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

> مرد و زن (میاں و بیوی) کو جو جنسی تعلق ہے اس کا آغاز بوس و کنار سے ہوتا ہے، اگر دونوں میں سے کسی ایک کے منہ سے تعفّن محسوس ہو رہا ہو تو وہ عورت یا مرد چاہے کتنے بھی حسین ہو، تعفّن نفرت کا باعث ہوگا اور وہ جنسی تسکین کے لئے دوسرا راستہ ڈھونڈیں گے۔

ثواب میں زبردست اضافہ

جس طرح گزشتہ روایات سے مسواک کی محبوبیت اور اہمیت آشکارا ہوئی ہے اسی طرح مسواک کرنے سے نماز کے ثواب میں زبردست اضافہ ہو جاتا ہے، جب

محبوبِ خدا اس محبوب عمل کو سوتے، جاگتے، آتے، جاتے، اٹھتے، بیٹھتے، گھر میں، مسجد میں، سفر میں، حضر میں، حتی کہ موت کے وقت بھی جاری رکھیں تو عنایات خداوندی کیوں نہ جوش میں آئیں، چنانچہ حضرت حسان بن عطیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جو نماز مسواک کے ساتھ پڑھی جائے وہ بغیر مسواک کے پڑھی جانے والی ستر نمازوں سے بہتر ہے۔ (ابن ابی شیبہ، ج ۱، ص ۱۷۰)

ابونعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ۷۵ گنا ثواب ملنے کی روایت بھی نقل کی ہے۔
ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مسواک کر کے دو رکعت پڑھنا بغیر مسواک کے ستر رکعت پڑھنے سے مجھے زیادہ محبوب ہے۔

(سنن کبریٰ، ج ۱، ص ۳۸۔ حاشیہ بحرالرائق، ج ۱ ص ۲۰)

حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ مسواک کرنے میں غفلت نہ کرو، اسے ہمیشہ کے لئے معمول بنالو، اس میں رب کی رضا ہے اور نماز میں اجر وثواب ننانوے گنا بڑھا دیتا ہے۔ (مراقی الفلاح، ص ۳۸)

بعض روایات میں مسواک کر کے نماز پڑھنے کا ثواب چار سو گنا بھی بیان کیا گیا ہے۔ (ایضاً)

ایک روایت میں ہے کہ جو آدمی مسواک کر کے گھر سے نماز کے لئے نکلتا ہے تو ملائکہ اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ (ایضاً)

یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہے کہ جس کام میں محنت ومشقت زیادہ ہو اس کی قدر و قیمت اور اجر وثواب بھی زیادہ ہوتا ہے اور اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں

کیا جا سکتا کہ عمدگی، خوشنمائی اور سلیقہ شعاری بھی بڑی اہم چیز ہے، ایک کام معمولی سی توجہ اور ذرا سی کوشش سے اگر بہت عمدہ بن جاتا ہے تو اس معمولی توجہ کی بھی بہت اہمیت ہوگی۔

مسواک کا معاملہ بھی اسی نوعیت کا ہے اگر چہ اس میں محنت کچھ بھی نہیں لیکن نماز کی خوبی، عمدگی اور خوشنمائی میں اس سے زبردست اضافہ ہوتا ہے، انسان جس منہ سے ربّ کبریاء سے ہم کلامی کرنے والا ہے اسے پاک صاف کر کے تیار ہو جاتا ہے۔

ابن عامر سے روایت ہے کہ ابتداء اسلام میں نبی کریم ﷺ کو ہر نماز کے ساتھ وضو کرنے کا حکم تھا خواہ باوضو ہوں یا بغیر وضو ہوں، لیکن آپ کو اس پر عمل کرنا جب دشوار ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دے دیا۔ (ابوداؤد شریف، باب السواک)

مولانا خلیل احمد سہارنپوری مذکورہ حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں: ہر نماز کے ساتھ کا مطلب ہر نماز کے لئے ہے یعنی جب نماز کے لئے وضو کرے تو مسواک کرلیں، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جب نماز شروع کرنے لگیں تو مسواک کریں بلکہ نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین نے نماز شروع کرتے وقت پوری زندگی میں کبھی بھی مسواک نہیں کیا، آپ ہمیشہ وضو کے ساتھ مسواک کیا کرتے تھے۔ (بذل المجہود، ج۱ص۳۰)

سوتے وقت مسواک

مسند احمد میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کے وقت جب گھر تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے تھے۔

امام منذری فرماتے ہیں: اس میں حکمت یہ ہے کہ سونے سے پہلے مسواک کر لی جائے تو منہ میں غذا کے جو اجزاء باقی رہ جاتے ہیں وہ صاف ہو جاتے ہیں اور صبح

تک منہ میں بد بو پیدا نہیں ہوتی، اسی طرح بیوی سے ملنے اور بات چیت کرنے میں بھی منہ صاف ستھرا ہونا ہی بہتر ہے۔ (الترغیب والترہیب، ج۱ص۳۵۰)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ جب رات کے وقت سونے لگتے تو مسواک کرتے، پھر تہجد کے لئے اٹھتے تو مسواک کرتے، اس کے بعد جب نمازِ صبح کے لئے گھر سے نکلتے تو پھر بھی مسواک کرتے تھے۔ جب انہیں کہا گیا کہ اس طرح آپ اپنے نفس کو کیوں مشقت میں ڈالتے ہیں تو فرمایا کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ نبی کریم ﷺ بھی ان اوقات میں مسواک کرتے تھے۔

(ابن ابی شیبہ، ج۱ص۱۶۹)

بیداری کے بعد مسواک

حضور نبی کریم ﷺ جس وقت بھی نیند سے بیدار ہوتے تو مسواک ضرور کرتے تھے تاکہ منہ پاک صاف کر کے اپنے پروردگار سے ہم کلام ہوں، چنانچہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضور اقدس ﷺ رات یا دن میں جب بھی سو کر اٹھتے تو وضو سے پہلے مسواک کرتے تھے۔ (ابوداؤد، باب لمن قام من اللیل، ص۸)

مولانا خلیل احمد سہارنپوری اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ مطلق نیند سے بیدار ہونے پر مسواک کیا کرتے تھے خواہ تہجد کے وقت بیدار ہوں یا کسی دوسرے وقت۔ (بذل المجہود، ج۱ص۳۶)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رات کو نبی کریم ﷺ کے پاس وضو کے لئے پانی اور مسواک رکھ دیا جاتا تھا، جب آپ رات کو اٹھتے تو رفع حاجت سے فارغ ہو کر مسواک کرتے تھے۔ (ابوداؤد، ص۸)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی عادت شریفہ تھی کہ جب آپ تہجد کے لئے اٹھتے تو مسواک سے اپنے دہن مبارک کی صفائی کرتے

تھے۔ (مسلم شریف، ج ا ص ۱۲۸)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی علیہ السلام کے ہاں رات گزاری، میں نے دیکھا جب آپ ﷺ تہجد کے لئے اٹھے تو آپ ﷺ کی خدمت میں وضو کے لئے پانی پیش کیا گیا، آپ ﷺ نے پہلے مسواک کیا اور پھر اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ و النَّھَارِ سے سورت کے آخر تک تلاوت کی، بعد میں وضو کیا اور دو رکعت نفل ادا فرمائے، پھر بستر پر جا کر کچھ دیر کے لئے سو گئے، پھر آپ ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو اسی طرح پہلے مسواک کیا اور مذکورہ آیات کی تلاوت فرمائی اور وضو کر کے دو رکعت نفل ادا کئے اور سو گئے، اسی طرح چار مرتبہ سوئے اور بیدار ہوئے اور ہر بار مسواک کرتے رہے، آخر میں وتر ادا کئے۔ (ابوداؤد شریف، باب السواک لمن قام من اللیل، ص ۷)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام تہجد کی نماز دو دو رکعت پڑھتے تھے اور ہر دو رکعت کے بعد مسواک کرتے تھے۔

امام منذری اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: چونکہ نبی کریم ﷺ کا نمازِ تہجد میں قیام، رکوع اور سجود بہت طویل ہوتے تھے، اس لئے آپ انتہائی نظافت طبع کی وجہ سے اتنی دیر میں دوبارہ مسواک کا تقاضا محسوس فرماتے تھے۔

(الترغیب والترہیب، ج ا، ص ۳۵)

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم میں کوئی آدمی رات کے وقت نماز کے لئے اٹھے تو اسے مسواک کر لینا چاہئے کیونکہ جب آدمی مسواک کے ساتھ وضو کر کے تہجد پڑھنا شروع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور قرآن مجید سنتا ہے۔ فرشتہ قرآن مجید کی لذت سے اور مسواک کی حلاوت سے نمازی کے اس قدر قریب ہو جاتا ہے کہ اس کے منہ کے ساتھ منہ لگا لیتا ہے،

چنانچہ نمازی جو بھی آیت پڑھتا ہے وہ فرشتے کے پیٹ میں داخل ہوتی جاتی ہے۔

(ابن ابی شیبہ، ج ا، ص......)

جس طرح تتلی پھول کی اور پروانہ شمع کا عاشق ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی یہ نورانی مخلوق فرشتے بھی تلاوت و ذکر اور اعمالِ خیر کے عاشق ہیں، جہاں بھی اس طرح کی مجلس دیکھتے ہیں فوراً پہنچ جاتے ہیں، چنانچہ جو آدمی اچھی طرح وضو کر کے پاک صاف ہو کر مسواک کے ساتھ منہ بھی صاف ستھرا کر کے نماز کی نیت باندھ لیتا ہے اور کلام اللہ کی تلاوت میں مشغول ہو جاتا ہے تو گویا وہ ملکوتی دنیا میں پہنچ گیا ہے اور فرشتوں کا نہایت محبوب بن جاتا ہے، اب اس میں اور فرشتوں میں کسی طرح کا فاصلہ نہیں رہا، اس کی زبان سے نکلنے والا ہر لفظ فرشتے لپک لپک کر حاصل کرتے ہیں۔

دوسرے آدمی کی مسواک

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسواک کر لینے کے بعد دھونے کے لئے مجھے عنایت فرماتے تھے، میں پہلے خود استعمال کرتی اور پھر دھو کر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیتی تھی۔

(ابوداؤد، ج ا ص ۶، باب غسل السواک۔ سنن کبریٰ، ج ا ص ۳۹)

علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:
ام المؤمنین صدیقہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کا یہ عمل غایت ادب اور انتہائی احترام کا مظاہرہ ہے، وہ مسواک کو دھونے سے پہلے اس لئے استعمال کرتی تھیں تاکہ نبی کریم ﷺ کے لعابِ مبارک سے شفا حاصل کریں پھر اسے ادب و احترام کے ساتھ دھو دیتی تھیں۔
علاوہ ازیں اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ دوسرے آدمی کا استعمال شدہ مسواک استعمال کرنا جائز ہے، البتہ مستحب یہ ہے کہ اسے دھو کر استعمال کرے۔

(فتح الباری، ج ا ص ۳۵۷)

علامہ خلیل احمد سہارنپوری مذکورہ روایت کی تشریح میں لکھتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ دوسرے کا مسواک اس کی رضامندی سے استعمال کرنا جائز ہے۔
(بذل المجہود، ج ۱ ص ۳۳)

مسواک کا ساتھ رکھنا

حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسواک کرنے کی بار بار تاکید فرمائی تو صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مسواک ہر وقت اپنے پاس رکھنے کا معمول بنالیا تھا۔

چنانچہ ابوسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے زید بن خالد کو مسجد میں بیٹھے دیکھا کہ انہوں نے کان پر مسواک اس طرح رکھی ہوئی تھی جس طرح کاتب قلم رکھتے ہیں۔ (ابوداؤد شریف، ج ۱ ص ۷)

حضرت صالح بن کیسان رضی اللہ عنہ سمیت تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا کہ وہ بازاروں میں چلتے پھرتے وقت بھی مسواک اپنے کانوں پر رکھے ہوتے تھے۔
(ابن ابی شیبہ، ج ۱ ص ۱۶۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کانوں پر مسواک رکھتے اور ہر نماز کے وقت مسواک کرتے تھے۔ (بذل المجہود، ج ۱، ص ۳)

ایک روایت میں ہے کہ بعض صحابہ پگڑی کے پیچ میں مسواک رکھتے تھے۔
(ردالمحتار، ج ۱ ص ۷۸)

سفر اور اہتمام مسواک

حضرت ابوخیرہ صباحی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک وفد کے ساتھ سفر پر روانہ ہونے لگا تو نبی کریم ﷺ نے ہمیں پیلو کی مسواک کا تحفہ عنایت فرمایا اور ارشاد

فرمایا کہ ان سے مسواک کرنا۔ (انوار الباری، ج ۶ ص ۱۸۸)

ابو نعیم میں ہے کہ نبی پاک ﷺ جب سفر پر تشریف لے جاتے تو مسواک، کنگھا، سرمہ دانی اور آئینہ ساتھ لے جاتے تھے۔

گھر میں داخل ہوتے وقت مسواک

اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ نبی کریم ﷺ جب گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ مسواک فرمایا کرتے تھے۔ (مسلم شریف، ج ۱ ص ۱۲۸)

امام طیبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ راستہ میں کلام نہیں فرماتے تھے غالباً اسی سکوت کی وجہ سے گھر میں داخل ہونے کے بعد مسواک کرتے تھے۔

لیکن امام ابن الملک فرماتے ہیں مذکورہ بات بھی قابلِ غور ہے کیونکہ مسجد نبوی سے آپ کا حجرۂ مبارکہ بالکل قریب تھا، اس لئے نظافت طبع اور طہارت و پاکیزگی میں مبالغہ کی وجہ سے آپ گھر میں داخل ہوتے ہی مسواک فرماتے تھے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج ۲ ص ۳)

امام نووی فرماتے ہیں: حضور نبی کریم ﷺ کا مسواک کے عمل کا ہر وقت تکرار کرنا اور اتنی شدت کے ساتھ اس کا اہتمام کرنا اس کی فضیلت کی بہت بڑی دلیل ہے۔ (مسلم شریف، ج ۱ ص ۱۲۸)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے گھر رات بسر کی، آپ ﷺ رات کے آخری حصہ میں بیدار ہوئے اور گھر سے باہر تشریف لے جا کر آسمان کی طرف دیکھا اور سورۂ آل عمران کی آیات تلاوت فرمائیں:

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ تا فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اس کے بعد آپ ﷺ گھر میں داخل ہوئے اور مسواک کر کے وضو کیا اور نماز پڑھی، پھر کچھ دیر کے لئے لیٹ گئے، اس کے بعد اٹھے اور گھر سے باہر تشریف لے جا کر آسمان کی طرف دیکھا اور مذکورہ آیات پڑھیں، بعض ازاں گھر میں تشریف لائے، مسواک کر کے وضو کیا اور نماز پڑھی۔ (ایضاً)

مولانا خلیل احمد سہارنپوری اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ دن کو یا رات جب بھی گھر میں تشریف لاتے مسواک ضرور کرتے، خواہ تھوڑی سی دیر ہی کے لئے باہر تشریف لے جانے کے بعد واپس آئے ہوں۔ (بذل المجہود، ج۱ص۳۷)

گھر سے نکلتے وقت مسواک

حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ گھر سے نماز کے لئے نکلتے تو مسواک کر کے نکلتے تھے۔ (الترغیب، ج۱ص۳۵۰)

کسی مجلس میں شرکت کے لئے مسواک

بحرالرائق میں مسواک کرنے کے سات مواقع بیان کئے گئے ہیں: (۱) دانتوں کے زرد ہونے پر، (۲) منہ کی بو متغیر ہونے پر، (۳) نیند سے بیدار ہونے کے وقت، (۴) نماز کے لئے کھڑا ہونے کے موقع پر، (۵) گھر میں داخل ہوتے وقت، (۶) تلاوت قرآن مجید کے لئے، (۷) اور کسی مجلس میں شرکت سے پہلے۔ (بحرالرائق، ج۱ص۲۰)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں: مسواک کرنا ایک ایسی عبادت ہے جو مجالس ومحافل میں شرکت کے وقت اور مساجد میں بھی کی جا سکتی ہے، البتہ یہ احتیاط ضروری ہے کہ تھوک مسجد میں نہ ڈالی جائے، چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ لوگوں کی محافل میں بھی مسواک کیا کرتے تھے۔ (لمحات المفاتیح، ج۲ص۶۵)

جماعت کھڑی ہونے کے وقت مسواک

مسواک کی اہمیت کے پیش نظر محدثین اور فقہاء نے نماز کی جماعت شروع ہونے کے وقت بھی مسواک کرنے کا ارشاد فرمایا ہے لیکن اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ مسجد میں تھوکنا سخت گناہ ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ جس طرح کاتب کان پر قلم ہر وقت ساتھ رکھتا ہے، زید بن خالد اسی طرح مسواک اپنے کان پر ہر وقت ساتھ رکھتے تھے۔ چنانچہ جب نماز کے لئے مسجد جاتے تو اس وقت بھی مسواک ان کے کان پر ہوتی جب جماعت کھڑی ہونے لگتی تو وہ مسواک کر کے اسے پھر کان پر رکھ لیتے تھے۔ (سنن کبریٰ، ج ا ص ۳۷)

یحییٰ بن وثاب کا معمول تھا کہ جماعت کھڑی ہونے کے وقت مسواک کرتے اور پھر نماز شروع کرتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ ج ا ص ۱۷۱)

ردالمحتار میں ہے کہ وضو سے پہلے مسواک کرنا سنت ہے اور پھر جب نماز کھڑی ہونے لگے تو دوبارہ مسواک کرنا مستحب ہے۔ (ردالمحتار، ج ا ص ۸۴)

روزہ دار کے لئے مسواک

جس طرح نماز اور جمعہ کے لئے مسواک کا حکم ہے اسی طرح روزہ دار کے لئے بھی مسواک کی بہت بڑی فضیلت ہے، چنانچہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

روزہ دار کی بہترین عادات میں سے مسواک کرنا بھی ہے۔

(ابن ماجہ، ص ۱۲۱۔ کنز العمال، ج ۸ ص ۳۱۵)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو روزہ

کی حالت میں اتنی مرتبہ مسواک کرتے دیکھا کہ میں اسے شمار بھی نہیں کر سکتا۔

(ترمذی شریف، ج ا، باب السواک)

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے امام علی بن سلطان القاری لکھتے ہیں: امام مالک علیہ الرحمہ، امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ اور اکثر علماء کا ارشاد ہے کہ روزہ دار کو دن کے کسی حصہ میں بھی مسواک کرنا جائز بلکہ سنّت ہے۔

اسی طرح امام مالک کے ارشاد کو نقل کرتے ہوئے امام الشمنی فرماتے ہیں: روزہ دار کو مسواک کرنا مکروہ نہیں، خواہ تر ہو یا خشک، زوال سے پہلے ہو یا بعد اگر چہ امام شافعی علیہ الرحمہ زوال کے بعد مکروہ سمجھتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ زوال کے بعد مسواک کرنے سے روزہ دار کے منہ سے بو زائل ہو جاتی ہے جس بو کے متعلق نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

خلوف فم الصائم اطیب عند الله من ریح المسک

لیکن حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی روشنی میں روزہ دار کو مسواک کرنا کسی وقت بھی مکروہ نہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

من خیر خصال الصائم السواک

علاوہ ازیں جس بو کو حضور ﷺ نے کستوری سے زیادہ خوشبو دار فرمایا ہے وہ تو معدہ خالی ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اور وہ مسواک سے زائل بھی نہیں ہوتی۔

جیسا کہ امام ابن الہمام فرماتے ہیں: مسواک سے تو دانتوں کی زردی وغیرہ ظاہری اثر دور ہوتا ہے اور معدے کے طعام سے خالی ہونے کی وجہ سے جو بُو پیدا ہوتی ہے وہ مسواک کرنے سے زائل نہیں ہو سکتی، کیونکہ مسواک طعام کی ضرورت کو پورا نہیں کرتا جب کہ وہ بو معدہ پُر ہونے پر ختم ہوتی ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے دریافت

کیا کہ میں روزہ کی حالت میں مسواک کر سکتا ہوں یا نہیں تو انہوں نے فرمایا کر سکتا ہے عبدالرحمٰن نے پھر سوال کیا کہ دن کے کس حصہ میں مسواک کرنا جائز ہے، انہوں نے فرمایا: صبح یا شام جس حصہ میں بھی چاہے مسواک کر سکتا ہے۔ سائل کہنے لگا لوگ شام کے وقت روزہ کی حالت میں مسواک کرنا مکروہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کا فرمان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے زیادہ خوشبو دار ہے، سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! نبی کریم ﷺ نے اس بات کو جانتے ہوئے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری سے زیادہ خوشبو دار ہے پھر بھی مسواک کرنے کا حکم دیا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج ۴ ص ۲۶۷)

ابی حمزہ المازنی فرماتے ہیں: ابن سیرین کے پاس کوئی آدمی آیا اور سوال کیا کہ روزہ دار کو مسواک کرنے کے متعلق آپ کا کیا ارشاد ہے؟ انہوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں، سائل کہنے لگا مسواک ایک ذائقہ دار ٹہنی ہے (کیا اس سے روزہ میں فرق نہیں آتا)، ابن سیرین نے فرمایا: پانی بھی ذائقہ دار ہے تو اس سے کلی کر لیتا ہے مگر روزہ میں فرق نہیں پڑتا۔ (ابن ابی شیبہ، ج ۳ ص ۳۷) اسی طرح مسواک کرنے سے بھی روزہ میں کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔

جمعہ کے دن مسواک

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

جمعہ کے دن ہر بالغ مسلمان کو چاہئے کہ غسل کرے، مسواک کرے اور خوشبو لگائے۔ (مسلم شریف، ج ۱ ص ۲۸۰)

امام نووی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: یہ حکم تاکیدی ہے لہٰذا غسل، مسواک اور خوشبو ضرور استعمال کرے، لیکن یہ بات یاد رہے کہ جمعہ کے لئے خوشبو لگانے کا حکم صرف مردوں کو ہے عورتوں کے لئے نہیں۔ (ایضاً)

رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ جمعہ کے دن غسل اور مسواک کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (کنز العمال، ج ۸ ص ۳۰۰)

علامہ عینی فرماتے ہیں: جمعہ کے دن مسواک کرنا فرض لازم ہے۔

(عمدۃ القاری، ج ۳ ص ۱۸۵)

امام ابن حزم بھی جمعہ کے دن مسواک کے فرض ہونے کے قائل ہیں۔

(اوجز المسالک، ج ۱ ص ۱۶۷)

حضرت ابن سباق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانو! اللہ رب العزت نے اس دن کو تمہارے لئے عید بنایا ہے لہٰذا اس دن غسل بھی کرو اور خوشبو میسر ہو تو لگاؤ اور جمعہ کے دن مسواک ضرور کرنا۔ (مؤطا امام محمد، ص ۳۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے جمعہ کے دن غسل کیا، مسواک کیا اور خوشبو لگائی اور عمدہ کپڑے پہن کر مسجد میں آیا اور لوگوں کی گردنوں کو نہیں پھاندا، بلکہ نماز پڑھی اور امام کے آنے کے بعد خاموش رہا تو حق تعالیٰ سبحانہ اس کے ان تمام گناہوں کو جو اس نے پورے ہفتہ میں کئے تھے، معاف فرما دیتے ہیں۔ (شرح معانی الآثار، ج ۱ ص ۱۷۵)

تلاوتِ قرآن کے لئے مسواک

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: لوگو! تمہارے منہ قرآن مجید کے راستے ہیں، اس لئے انہیں مسواک سے اچھی طرح صاف کرو۔

(ابن ماجہ، ص ۴۵، باب السواک)

فقہاء نے تلاوت کے لئے مسواک کرنا مستحب قرار دیا ہے۔ (بحر الرائق، ج ۱ ص ۶۰)

موت سے پہلے مسواک

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو نبی کریم ﷺ نے مسواک کرنے کی ایسی ترغیب دی تھی کہ وہ کسی وقت بھی اس سے غافل نہیں ہوتے تھے حتیٰ کہ موت کے وقت بھی مسواک کی سنت پر عمل کئے بغیر نہیں رہتے تھے، چنانچہ سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو جب کافر سولی دینے لگے تو آپ کے منہ میں اس وقت بھی مسواک موجود تھی۔

اور امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مبارک زندگی کا آخری عمل بھی مسواک ہی تھا، ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میرے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، جب کہ میں آپ ﷺ کو سینے سے لگائے بیٹھی تھی، عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تازہ مسواک تھا جس کی طرف نبی کریم ﷺ نے دیکھا تو میں سمجھ گئی کہ آپ مسواک کرنے کی خواہش فرما رہے ہیں، میں نے اپنے بھائی سے مسواک لے کر اپنے دانتوں میں چبایا اور اچھی طرح نرم کر کے نبی علیہ السلام کو دے دیا، پھر آپ ﷺ نے مسواک کیا، میں نے ساری زندگی میں کبھی اتنا زیادہ اور اچھی طرح مسواک کرتے آپ کو نہیں دیکھا تھا جس طرح آپ نے اس وقت کیا تھا۔ (بخاری شریف، ج ۲ ص ۶۳۸)

اس واقعہ سے جہاں آخری وقت میں بھی نبی کریم ﷺ کو مسواک مرغوب اور پسندیدہ ہونا معلوم ہوتا ہے وہاں یہ باتیں بھی قابل ستائش ہیں کہ ام المؤمنین حبیبہ حبیب خدا حضور ﷺ کو کس قدر اُنس اور محبت تھی کہ ان کے منہ میں چبایا ہوا مسواک دھوئے بغیر استعمال فرمایا، چنانچہ حبیبہ رضی اللہ عنہا حبیب خدا ﷺ خود بھی اسے اپنے لئے بہت بڑا اعزاز سمجھتی تھی۔

قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں: مجھے اللہ کریم نے جن انعامات اور عمدہ عطایا سے نوازا ہے اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ

رسول اللہ ﷺ کا وصال میری باری کے دن، میرے گھر میں اور میری آغوش میں ہوا اور موت کے وقت بھی میرا اور آپ کا لعاب دہن جمع ہو گیا، قاسم بن محمد نے عرض کیا کہ باقی سب باتیں تو ہماری سمجھ میں آگئی ہیں مگر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ آپ کا اور حضور ﷺ کے لعابِ دہن کا اجتماع کیسے ہوا، حبیبہ رضی اللہ عنہا حبیب خدا ﷺ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس میرے بھائی عبدالرحمٰن آپ ﷺ کی عیادت کے لئے آئے ان کے ہاتھ میں تر مسواک تھی، رسول اللہ ﷺ کو مسواک کا بہت شوق تھا، میں نے آپ کو دیکھا کہ وہ مسواک کی طرف دیکھ رہے ہیں، چنانچہ میں نے عبدالرحمٰن سے مسواک لے کر چبایا اور رسول اللہ ﷺ کے منہ میں ڈال دیا، پھر آپ ﷺ نے اس سے مسواک کیا، اس طرح میرے اور آپ ﷺ کے لعاب دہن کا اجتماع ہوا تھا۔

(طبقات ابن سعد، ج ۲، عنوان مرض الموت میں آپ کا مسواک کرنا)

مسواک کی شرعی حیثیت

قارئین پڑھ چکے ہیں کہ مسواک کرنے کی بار بار تاکید اور تلقین کے پیش نظر اس کی فرضیت کا احتمال پیدا ہو گیا تھا، اور نبی کریم ﷺ نے اس پر اتنی سختی کے ساتھ عمل فرمایا اور امت کو بھی اس کے التزام کا حکم دیا جس کی وجہ سے فقہاءِ امت میں اس کی شرعی حیثیت پر تھوڑا سا اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام نووی علیہ الرحمہ نے مسواک کے سنت ہونے پر امت کا اجماع نقل کیا ہے، البتہ امام اسحاق اور امام داؤد ظاہری وجوب کے قائل ہیں، اگرچہ ان ہر دو بزرگوں کا بھی ایک قول سنیت کا پایا جاتا ہے۔

علاوہ ازیں جمہور اس بات میں بھی مختلف الرائے ہیں کہ مسواک نماز کی سنت ہے یا وضو کی یا دین کی، امام شافعی اسے نماز کی سنت قرار دیتے ہیں اور ظاہریہ بھی اس کے قائل ہیں لیکن حنفیہ اسے وضو کی سنت کہتے ہیں، چنانچہ امام علی بن سلطان المعروف

ملا علی قاری فرماتے ہیں: مسواک کرنا بالاتفاق سنت ہے اور امام داؤد ظاہری اس کے وجوب کے قائل ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج ۲ص ۴)

اکثر فقہاء کے نزدیک وضو کے وقت مسواک کرنا سنت ہے جب کہ شیخ الاسلام ابی بکر بن علی اور بعض دوسرے فقہاء اسے سنت مؤکدہ کہتے ہیں۔ (بحرالرائق، ج ۱ص ۲۰)

اس اختلاف کی حقیقت اس حکم سے ظاہر ہوتی ہے کہ اگر ایک آدمی نے مسواک کر کے وضو کیا اور اسی وضو سے چند نمازیں پڑھیں تو حنفیہ کے نزدیک اسے ہر نماز کا ثواب ستر گنا کے حساب سے ملے گا، جب کہ امام شافعی کے قول کے مطابق اسے یہ ثواب ہر نماز میں نہیں ملتا جب تک وہ آدمی ہر نماز کے ساتھ مسواک نہ کرے ستر گنا اجر نہیں ملے گا۔ البتہ حنفیہ کے نزدیک یہ صورت بھی مستحب ہے کہ اگر کوئی آدمی وضو میں مسواک کرنا بھول گیا ہو تو اب نماز کے واسطے مسواک کر لینا چاہئے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ مثلاً ظہر کے وقت وضو کے ساتھ مسواک کرنا یاد نہ رہا پھر اسی وضو سے عصر کی نماز پڑھنی ہو تو اب نماز شروع کرنے سے پہلے مسواک کر لینا مستحب ہے تاکہ اس کی فضیلت بالاتفاق ہو جائے۔ (ردالمحتار، ج ۱ص ۸۴)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ سے مسواک کی تاکید میں چالیس احادیث مروی ہیں جو وضو کی سنت پر دلالت کرتی ہیں۔ (لمعات التنقیح، ج ۲ص ۶۵)

ایک روایت کے مطابق امام اعظم علیہ الرحمہ نے مسواک کو دین کی سنتوں میں شمار فرمایا ہے۔ (ردالمحتار، ج ۱ص ۸۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: مسواک کرنا سنت ہے تم جس وقت چاہو مسواک کر سکتے ہو۔ (کنز العمال، ج ۸ص ۳۱۱)

انگلی مسواک کے قائم مقام ہے

حضور اقدس ﷺ نے مسواک موجود نہ ہونے یا دانت گر جانے کی صورت میں

انگلی کو مسواک کے قائم مقام قرار دیا ہے چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

انگلی مسواک کے قائم مقام ہے۔ (سنن کبریٰ، ج ا ص ۴۱)

(مسواک موجود نہ ہونے کی صورت میں)

طبرانی کی روایت میں یہ صراحت بھی ہے کہ جب مسواک موجود نہ ہو تو انگلی اس کے قائم مقام ہو سکتی ہے۔

اور علامہ ابن نجیم لکھتے ہیں: مسواک موجود نہ ہو یا دانت نہ ہوں تو انگلی، کپڑا یا کھردری چیز مسواک کے قائم مقام ہو سکتی ہے لیکن مسواک موجود ہوتے ہوئے ان چیزوں کے استعمال سے مسواک کا ثواب حاصل نہیں ہو سکتا۔ (بحرالرائق، ج ا ص ۲۱)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ جس آدمی کے دانت نہ رہے ہوں کیا وہ بھی مسواک کرے گا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے بھی مسواک کرنا ہوگا۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا وہ کس طرح مسواک کر سکتا ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اپنی انگلی سے مسواک کرے۔ (سنن کبریٰ، ج ا ص ۴۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ نے ہمیں مسواک کرنے کی ترغیب دی ہے لہٰذا آپ یہ بھی ارشاد فرمائیں کہ جس وقت مسواک موجود نہ ہو تو کسی دوسری چیز کے استعمال سے بھی یہ ثواب مل سکتا ہے یا نہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیری انگلی تیرا مسواک ہے، اگر تو نے مسواک کی نیت سے انگلی دانتوں پر مار لی تو اس سے بھی مسواک کا اجر مل جائے گا۔ (ایضاً)

اگرچہ حدیث شریف میں کسی انگلی کی تخصیص تو نہیں ہے لیکن افضل یہ ہے کہ

دونوں ہاتھوں کی انگشت شہادت استعمال میں لائی جائے، پہلے بائیں ہاتھ کی اور پھر دائیں ہاتھ کی، اور اگر چاہے تو بائیں ہاتھ کا انگوٹھا اور انگشت شہادت بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ (ردالمحتار، ج ا ص ۸۵)

﴿تیسرا باب﴾

مسواک صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم

اور

علماء کرام وفقہائے کرام

کی نظر میں

نصف ایمان

حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ مسواک کرنا نصف ایمان ہے اور وضو بھی نصف ایمان ہے۔ (شرح احیاء)

مسواک پر مداومت

حضرت علی و عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ مسواک کو لازم کرلو، اس میں کوتاہی نہ کرو اور اس کو ہمیشہ کرتے رہو کیونکہ اس میں حق تعالیٰ کی رضا ہے اور اس سے نماز کا ثواب ۹۹ یا چار سو گنا بڑھ جاتا ہے۔

مسواک اور فصاحت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسواک انسان کی فصاحت میں اضافہ کرتی ہے۔

مسواک سے حافظہ میں اضافہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسواک (قوت) حافظہ کو بڑھاتی ہے اور بلغم کو دور کرتی ہے۔

مسواک اور شفاء

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا گیا ہے فرماتی ہیں کہ مسواک موت کے سوا ہر مرض کی شفاء ہے۔

فرشتوں کا مصافحہ

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسواک کو لازم کرلو اس میں

غفلت نہ کرو کیونکہ مسواک میں چوبیس خوبیاں ہیں ان میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے اللہ راضی ہو جاتا ہے، مالداری اور کشادگی پیدا ہوتی ہے، منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے، مسوڑے مضبوط ہوتے ہیں، درد کو سکون ہوتا ہے، ڈاڑھ کا درد دور ہو جاتا ہے، اور چہرے کے نور اور دانتوں کی چمک کی وجہ سے فرشتے مصافحہ کرتے ہیں۔

دس خصلتیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسواک کی دس خصلتیں ہیں (دانتوں کی) سبزی دور کرتی ہے، بینائی کو تیز اور مسوڑے کو مضبوط بناتی ہے، منہ کو صاف کرتی ہے، ملائکہ خوش ہوتے ہیں، اللہ کی رضا، سنت کا اتباع، نماز کے ثواب میں اضافہ، جسم کی تندرستی یہ سب امور حاصل ہوتے ہیں۔

نیز مسواک کی مداومت سے روزی آسان ہو جاتی ہے، عقل و فراست میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

علماء کرام کے نزدیک مسواک کی اہمیت

حضرت علامہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

الواقح الانوار میں علامہ شعرانی فرماتے ہیں کہ (ایک بار) حضرت شبلی کو وضو کے وقت مسواک کی ضرورت ہوئی آپ نے مسواک تلاش کی مگر مسواک نہ ملی پھر آپ نے ایک دینار میں مسواک خرید کر استعمال کی اور اس کو ترک نہ کیا، بعض لوگوں نے (حضرت شبلی کے) اس دینار خرچ کرنے کو زیادتی پر محمول کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتیں ہیں اس وقت کیا جواب دوں گا جب کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے دریافت فرمائے گا کہ تو نے میرے نبی ﷺ کی سنت (مسواک) کو کیوں ترک کیا، جو مال و دولت میں نے تجھ کو

دیا تھا (جس کی حقیقت میرے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی نہ تھی) اس کو اس سنت (مسواک) کے حاصل کرنے میں کیوں خرچ نہیں کیا، اے میرے بھائی! میرا خیال تو یہ ہے کہ اگر تجھ سے کوئی مسواک والا آدھا دینار بھی مسواک کی قیمت مانگے تو تو ہرگز نہ دے اور مسواک کو چھوڑے گا مگر اس عمل کے باوجود تو اپنے آپ کو اولیاء اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے مقربین میں سے شمار کرتا ہے، خدا کی قسم! یہ ایک دعویٰ ہے جس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

علامہ شوکانی کی تصریح

نیل الاوطار میں شوکانی فرماتے ہیں کہ مسواک احکامِ شریعت میں ایک واضح حکم ہے جو روز روشن کی طرح ظاہر ہے جس کو اونچے اور نیچے مقام کے رہنے والوں نے (یعنی تمام اہل ارض نے) قبول کیا ہے۔

علامہ شعرانی کا عہد

علامہ شعرانی فرماتے ہیں کہ ہم سے ایک عام عہد حضور اقدس ﷺ کی طرف سے یہ لیا گیا ہے کہ ہم ہر وضو کے وقت ہمیشہ مسواک کیا کریں اور اگر ہم سے مسواک اکثر کھو جاتی ہے تو دھاگے میں باندھ کر اپنی گردن میں یا اپنی پگڑی میں اگر پگڑی عرقیہ پر باندھی ہو لٹکا لیں، اور اگر قلنسوہ پر باندھی ہو تو بائیں کان کی جانب پگڑی میں لگا لیں اور یہ ایک ایسا عہد ہے کہ جس میں عام طور پر تجار ورؤسا وخدام سب ہی کوتاہی کرتے ہیں، چنانچہ ان کے منہ کی بو گندی اور پلید ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے اللہ اور فرشتوں اور نیک مؤمنین کی تعظیم میں خلل واقع ہوتا ہے، میں نے سید محمد عفان اور سید شہاب الدین سے زیادہ مسواک پر ہمیشگی کرنے والا، مسواک کرنے میں سب سے زیادہ حریص کسی کو نہیں پایا، یہ سب قوت ایمان اور اللہ ورسول کے احکامات کی تعظیم کرنے کا نتیجہ ہے، حضور اقدس ﷺ نے مسواک کی بہت تاکید فرمائی ہے، ایک بار حکم کرنے پر

اکتفا نہیں فرمایا اس لئے بھائی مسواک کو لازم کر لے اور حضور اقدس ﷺ کی سنت پر ثابت قدم رہ تا کہ تجھ کو اس سنت کا ثواب حاصل ہو جائے، کیونکہ ہر سنت کا ایک مخصوص درجہ ہے جو اس سنت کو اپنائے بغیر حاصل نہیں ہوتا جو جرأت کرنے والے لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ سنت ہے، اس کا ترک کرنا جائز ہے، ان سے قیامت میں کہا جائے گا کہ یہ جنت کا ایک درجہ ہے تجھ کو اس سے محروم کرنا بھی جائز ہے، ابوالقاسم ابن قسی نے اپنی کتاب ضلع التعلین میں اس کی صاف طور پر تصریح کی ہے۔

علامہ عینی کا ارشاد

نباتیہ میں علامہ عینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ابوعمر نے کہا ہے مسواک کی فضیلت پر سب کا اتفاق ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں اور سب کے نزدیک مسواک کر کے نماز پڑھنا بلا مسواک کی نماز سے افضل ہے بلکہ اوزاعی نے مسواک کو نصف وضو قرار دیا ہے اور بخاری کی شرح میں فرماتے ہیں کہ مسواک کے بے شمار فضائل ہیں، میں نے معانی الآثار کی شرح میں پچاس سے زائد صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس کے فضائل کو نقل کیا ہے۔

شیخ محمد کی تحریر

شیخ محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مسواک کے فضائل میں ایک سو سے زائد احادیث منقول ہیں، پس تعجب ہے ان لوگوں پر اور ان فقہاء پر جو اس سنت (مسواک) کو باوجود احادیث کے کثرت کے ساتھ منقول ہونے کے ترک کرتے ہیں یہ بڑا خسارہ ہے۔ (الواقح الانوار، ص ۴)

مسواک کی برکتیں

علامہ سید احمد طحطاوی حنفی علیہ الرحمہ حاشیۃ الطحطاوی میں فرماتے ہیں: مسواک

شریف کے وہ فضائل جن کو آئمہ کرام نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عطاء علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے وہ یہ ہیں:

۱۔ مسواک شریف کو لازم کرلو اس سے غفلت نہ کرو، اسے ہمیشہ کرتے رہو، کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔

۲۔ اس سے نماز کا ثواب ۹۹ یا چار سو گنا بڑھ جاتا ہے۔

۳۔ ہمیشہ مسواک کرتے رہنے سے روزی میں آسانی اور برکت رہتی ہے۔

۴۔ دردِ سر دور ہوتا ہے اور سر کی تمام رگوں کو سکون ملتا ہے، یہاں تک کہ کوئی ساکن رگ حرکت نہیں کرتی اور کوئی حرکت کرنے والی رگ ساکن نہیں ہوتی۔

۵۔ بلغم کو دور کرتی ہے۔

۶۔ نظر کو تیز کرتی ہے۔

۷۔ معدہ کو درست رکھتی ہے۔

۸۔ انسان کو فصاحت (خوش بیانی) عطا کرتی ہے۔

۹۔ جسم کو توانائی بخشتی ہے۔

۱۰۔ حافظہ (قوت یادداشت) کو تیز کرتی ہے اور عقل کو بڑھاتی ہے۔

۱۱۔ دل کو پاک کرتی ہے۔

۱۲۔ نیکیوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

۱۳۔ فرشتے خوش ہوتے ہیں اور اس کے چہرے کے نور کی وجہ سے اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔

۱۴۔ اور جب وہ مسجد سے نکلتا ہے تو فرشتے اس کے پیچھے چلتے ہیں۔

۱۵۔ انبیاء اور رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

۱۶۔ مسواک شیطان کو ناراض کر دیتی ہے اور اس کو دھتکارتی ہے۔

۱۷۔ کھانا ہضم کرتی ہے۔

۱۸۔ بچوں کی پیدائش بڑھاتی ہے۔
۱۹۔ بڑھاپا دیر میں آتا ہے۔
۲۰۔ حرارت کو بدن سے دور کرتی ہے۔
۲۱۔ پیٹھ کو مضبوط کرتی ہے۔
۲۲۔ بدن کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لئے قوت دیتی ہے۔
۲۳۔ نزع میں آسانی اور کلمہ شہادت یاد دلاتی ہے۔
۲۴۔ قیامت میں نامۂ اعمال سیدھے ہاتھ میں دلاتی ہے۔
۲۵۔ پل صراط سے بجلی کی طرح تیزی سے گزار دے گی۔
۲۶۔ اس کی قبر کو فراخ کیا جاتا ہے۔
۲۷۔ قبر میں آرام وسکون پاتا ہے۔
۲۸۔ مسواک کا عادی کبھی مسواک کرنا بھول بھی جائے جب بھی اجر لکھ دیا جاتا ہے۔
۲۹۔ اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔
۳۰۔ فرشتے کہتے ہیں یہ انبیاء علیہم السلام کی پیروی کرنے والا ہے۔
۳۱۔ انبیاء علیہم السلام کے طریقے پر چلنے والا ہے۔
۳۲۔ اور ہر دن اُن کی رہنمائی مانگنے والا ہے۔
۳۳۔ مسواک کرنے والے کے لئے جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔
۳۴۔ دنیا سے پاک صاف ہو کر رخصت ہوتا ہے۔
۳۵۔ ملک الموت اس کی روح قبض کرنے کے لئے اس کے دوستوں کی شکل میں، بلکہ بعض روایات کے مطابق ایسی شکل میں آتے ہیں جس شکل میں انبیاء علیہم السلام کی روح قبض کرتے رہے ہیں۔
۳۶۔ سب سے بڑھ کر فائدہ یہ ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور منہ کی بھی صفائی ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح)

مسواک پر فقہاء کے اقوال

احناف کے قول

اَلسِّوَاکُ اِسۡمُ لِخَشۡبَةٍ مُعِیۡنَةٌ لِلۡاِسۡتَاکِ (شرح العنایہ علی الہدایہ للامام اکمل الدین محمد بن محمود البابرتی المتوفی سنہ ٧٨٦ھ۔ شرح فتح القدیر، ص ٢٤)

وہ لکڑی جو مسواک کرنے میں مدد کرتی ہے مسواک کہلاتی ہے۔

مالکیہ کا قول

سِوَاکٌ اَیۡ اِسۡتِیَاکَ بِعُوۡدِ اِرَاکٍ اَوۡ نَحۡوَہٗ

(جواہر الاکلیل شرح مختصر خیل، ج ١ ص ١٧)

لکڑی یا اس کی مثل کسی چیز سے مسواک کرنا مسواک کہلاتا ہے۔

شوافع کا قول

اِسۡتِعۡمَالُ عُوۡدٍ اَوۡ نَحۡوَہٗ فِی الۡاَسۡنَانِ وَ مَا حَوۡلَھَا لِاِذۡھَابِ التَّغۡیِیۡرِ وَ نَحۡوَہٗ (حاشیۃ الجمل علی شرح المنہج، ج ١ ص ١١٦)

دانتوں اور ان کے ارد گرد کی میل وغیرہ کو دور کرنے کے لئے لکڑی وغیرہ کا استعمال مسواک کہلاتا ہے۔

حنابلہ کا قول

اَلسِّوَاکُ وَ الۡمِسۡوَاکُ اِسۡمُ لِلۡعُوۡدِ الَّذِیۡ یَتَسَوَّکُ بِہٖ

(نیل المارب شرح دلیل الطالب، ج ١ ص ١٨)

جس لکڑی کے ساتھ مسواک کی جائے اس کو مسواک کہتے ہیں۔

ان تمام تعریفوں میں فقہاء کی آراء متفق ہیں، اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ منہ کی بو کے بدل جانے پر لکڑی وغیرہ کا استعمال مسواک کہلاتا ہے، اور اس بو کو دور کرنا ایسے آلے کے ساتھ ممکن ہے جو دانتوں کی پیلاہٹ کو رگڑ کر صاف کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

مسواک کی مشروعیت پر دلائل

١۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

عن السیدة عائشة رضی الله عنها ان النبی ﷺ کان اذا دخل بیته بدأ بالسواک (صحیح مسلم)

جب بھی نبی کریم ﷺ گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے مسواک فرماتے۔

اس حدیث سے مسواک کی فضیلت، اہتمام اور تکرار کو بیان کیا گیا ہے، حضور ﷺ گھر میں آتے ہی مسواک اس لئے فرماتے تاکہ امت مسواک کی فضیلت سے آگاہی حاصل کر کے اس کو لازم اختیار کرے۔

٢۔ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

عن ابی وائل عن حذیفة ان الرسول ﷺ کان اذا قام من اللیل یشوص فاه بالسواک

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب رات کو اٹھتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان جب بھی سو کر اٹھے تو وہ مسواک کرے کیونکہ نیند میں انسان کے معدہ سے بخارات اٹھتے ہیں جو اس کی منہ کی بو کو بدل دیتے ہیں مسواک سے یہ رفع ہو جاتی ہے۔

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال: لو لاان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل صلوٰۃ

اگر مجھے امت کے مشقت میں پڑنے کا ڈر نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

امام مسلم نے اس کو ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ اگر مومنین کے مشقت میں پڑنے کا ڈر نہ ہوتا، اور امام زہیر کی روایت میں امت کے لفظ آئے ہیں۔

اس حدیث میں مشروعیت مسواک پر دلالت یہ ہے کہ یہ واجب نہیں اس لئے کہ امر متروک مسواک کا ہر نماز کے وقت واجب ہونا ہے، اس حدیث میں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کی فضیلت پر بھی دلیل ہے کہ اس میں اگر کوئی فائدہ نہیں تو حضور ﷺ اس کی رغبت نہ دلاتے، آپ کا رغبت دلانا اس امر کا متقاضی ہے کہ یہ ہر حال میں مستحب ہے۔

مسواک کا حکم

مسواک کا حکم بیان کرنے سے پہلے میں ان باتوں کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں:

۱۔ حکم کی تعریف بیان کردوں تا کہ بات واضح ہو سکے۔

متعلق کا خطاب متکلفین کے افعال کے ساتھ اقتضاءً، اختیاراً یا وضعاً حکم کہلاتا ہے۔ وجود اور عدم کا تقاضا یا تو فرضیت کے ساتھ ہوگا یا ترک جواز کے ساتھ۔ اس صورت میں واجب، مستحب، محظور، مکروہ سبھی اس میں داخل ہوں گے۔

اختیار اباحت کو کہا جاتا ہے، اور وضع سبب شرط اور مانع کو کہا جاتا ہے، اس

طرح احکام کی پانچ قسمیں بنتی ہیں۔
۲۔خطاب پختگی کے ساتھ ہوگا یا نہیں ہوگا، اس میں طلب فعل ہوگی تو وہ واجب اور اگر طلب ترک ہوگی تو حرام ہوگا۔
۳،۴،۵۔اگر خطاب پختگی کے ساتھ نہ ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں، اگر طلب اور ترک دونوں برابر ہیں تو مباح اگر وجود کی جانب راجع ہوگی تو مستحب اور اگر عدم کی جانب راجع ہوگی تو مکروہ ہوگا، اس کو امام شوکانی نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ مسواک کا حکم یا تو تکلیفی ہے یا وضعی۔(ارشاد الفحول)

حکم وضعی

وہ ہوتا ہے جس کو شارع علیہ السلام نے سبب، شرط، صحیح، فاسد، عزیمت یا رخصت بنایا ہے، یہی مسواک کے حکم تکلیفی میں بھی داخل ہیں۔
سبب کے اختلاف کی وجہ سے علماء فقہاء نے مسواک کے مستحب و غیر مستحب جگہوں کا بیان کیا ہے۔

فقہاء کے اقوال و دلائل کی تفصیل

جمہور فقہاء کے نزدیک مسواک مستحب ہے۔اسحاق بن راہویہ کے نزدیک مسواک واجب ہے۔جمہور نے اپنے مذہب پر بطور استنباط یہ حدیث پیش کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل صلوٰۃ (نیل الاوطار للشوکانی، ج ۱ص ۱۰۴-۱۰۵)

اگر میری امت پر مجھے مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ مسواک واجب نہیں اور عدم وجوب حضور ﷺ کے اس فرمان ''اگر میری امت پر مجھے مشقت کا ڈر نہ ہوتا'' سے ثابت ہوتا ہے۔ ہر نماز کے وقت مسواک کے عدم وجوب کی اصل وجہ مشقت کا پایہ جانا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جب تک مشقت پائی جائے گی مسواک کرنا واجب نہیں ہوگا گویا وجوب کا پایا جانا مشقت کے نہ پائے جانے پر موقوف ہے جب کہ مشقت پائی جاتی ہے تو ثابت ہوا مسواک ہر نماز کے وقت مستحب ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر مسواک واجب ہوتی تو حضور ﷺ اس کا حکم دے دیتے مشقت ہوتی یا نہ ہوتی۔ وہ بھی اپنے قول پر بطور استشہاد یہ حدیث پیش کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

السواک مطهرة للفم مرضاة للرب

(مجمع الزوائد، ج اص ۲۲۰۔ نیل الاوطار، ج اص ۱۲۴)

مسواک دانتوں کی صفائی اور رب کی رضا جوئی کا سبب ہے۔

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے مسواک کی یہ حکمت بیان کی ہے کہ یہ رب کی رضا کا سبب ہے اور رب کی رضا کا یہ مطلب نہیں کہ یہ واجب بھی ہے، یہ منہ کی صفائی کا باعث بھی بنتی ہے کیونکہ منہ میں پاکیزہ آثار چھوڑتی ہے جو انسان کی صحت کے لئے ضروری ہیں۔ اس حدیث میں یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ مسواک سنت مؤکدہ ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس کی بہت زیادہ ترغیب دی ہے، آپ نے فرمایا:

عن رسول الله ﷺ انی لاستاک حتی لقد خشیت ان یکتب علی (المغنی لابن قدامہ، ج اص ۹۵)

بے شک میں اتنی کثرت سے مسواک کرتا ہوں کہ مجھے خوف ہے کہ یہ مجھ پر فرض ہی نہ ہو جائے۔

اس حدیث سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ آپ کو کثرت و مداومت مسواک کی وجہ

سے فرض ہونے کا خوف لاحق ہوا، جب کہ مسواک کا فرض نہ ہونا، واجب نہ ہونے کو مستلزم ہے بلکہ یہ مستحب اور مستحسن عمل ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی رغبت دلائی ہے۔ امت اسلامیہ کا مسواک کے مستحب ہونے پر اجماع ہے لیکن امام اسحاق بن راہویہ اس کو واجب کہتے ہیں، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنے کا حکم دیا ہے چاہے مشکل ہو یا آسان تو پھر مسواک میں کیسے مشقت ہو سکتی ہے۔ (المستدرک، ج۶ ص۱۵۶)

اس سے استنباط کرتے ہوئے وہ یہ حکم ثابت اس لئے کرتے ہیں کہ امر وجوب کے لئے آتا ہے اور حضور ﷺ نے بھی ہر نماز کے وقت مسواک کا امر کیا ہے تو گویا واجب ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ جب تک تخصیص نہ ہو نبی کا امر امت کے حق میں واجب ہوتا ہے اور اصولیین کے نزدیک واجب کا تارک سزا کا مستحق ہے اور بجا لانے والا ثواب کا مستحق ہے۔ (ارشاد الفحول)

اب اسحاق بن راہویہ کے قول سے جو مسواک نہ کرے اس کی تو نماز ہی باطل ہوگی، اسی طرح امام ابو حامد نے داؤد ظاہری سے بھی نقل کیا ہے کہ

عن داؤد الظاهری انه قال: ان السواک واجب لکن لا تبطل صلوٰة بترکه (نیل الاوطار، ج۱ ص۱۰۳)

ان کے نزدیک بھی مسواک واجب ہے لیکن اس سے نماز باطل نہیں ہوگی۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ متاخرین اصحاب نے ابو حامد کے ابو داؤد سے نقل کا ہی انکار کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ان کا مذہب بھی اہل سنت والا ہے کہ مسواک سنت ہے۔ اکثر محققین کے نزدیک اگر یہ ایجاب صحیح بھی ہو تب بھی یہ اجماع کے مانع نہیں ہے اور مسواک کے وجوب کا قول فقہاء امت کے اجماع کے خلاف ہے اور اس کی سند میں بھی اضطراب ہے اور جس قول کی سند میں اضطراب ہو وہ قابل قبول ہی نہیں

ہوتا۔ (صحیح مسلم۔ نیل الاوطار، ج اص ۱۰۳۔ الفتح الربانی للامام احمد، ج اص ۲۹۴)

ترجیح یافتہ قول

اس میں ترجیح اکثر کے قول کو ہے کہ مسواک سنت ہے واجب نہیں، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا:

لو لا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل صلوٰۃ (نیل الاوطار، ج اص ۱۰۳)

اگر میری امت کے مشقت میں پڑنے کا مجھے خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

یہ حدیث مسواک کے واجب نہ ہونے پر دلالت کرتی ہے کیونکہ اس میں کلمہ **لو لا** غیر کے وجود سے شے کے منتفی ہونے کو مستلزم ہے، یہاں امر کا غیر مشقت ہے لہٰذا جب مشقت پائی جائے گی تو وجوب اٹھ جائے گا اور استحباب باقی رہے گا۔

(نیل الاوطار، ج اص ۱۰۳)

اسی طرح وہ احادیث جو مسواک کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں وہ اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ مسواک انبیاء کی سنت اور فطری خصائل میں سے ہے اور وہ نماز جس سے پہلے مسواک کی گئی ہو اس نماز سے ستر گنا زیادہ ثواب رکھتی ہے جس سے قبل مسواک نہ کی گئی ہو۔ (سبل السلام، ج اص ۵۴۔ الفتح الربانی، ج اص ۲۹۴)

ان تمام روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مسواک مستحب ہے اور ان روایات کی صحت پر بھی علماء امت کا اجماع ہے۔

مسواک کی دعوت دینے والے امور

۱۔ وضو

جمہور فقہاء کے نزدیک مسواک وضو کی سنت ہے اور ہر وضو کے وقت مسواک کرنا مستحب ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لو لا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک مع الوضوء

(الفتح الربانی، ج۱ص۲۹۴۔ سبل السلام، ج۱ص۵۴)

اگر مجھے امت کی مشکل کا خیال نہ ہوتا تو انہیں وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دے دیتا۔

دوسری جگہ فرمایا:

لامرتھم عند کل صلٰوۃ بوضوءٍ و مع کل وضوءٍ بسواک

میں انہیں ہر نماز کے لئے تازہ وضو اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

اس حدیث کی صحت پر علماء کا اتفاق ہے اصحاب سنن نے بھی اس کو نقل کیا ہے اور اس کی سند کے صحیح ہونے پر اتفاق کیا ہے، یہ بات ہر وضو کے ساتھ مسواک کے سنت ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

پیچھے تفصیل گزر چکی ہے کہ یہاں امر استحباب کے لئے ہے وجوب کے لئے نہیں کیونکہ جب امر استحباب کے لئے ہو تو اس میں تاکید ہوتی ہے، یہاں پر بھی کلمہ **لولا** مشقت کے وجود کے وقت وجوب کی منتفی ہونے کو مستلزم ہے تو پتہ چلا کہ مسواک

ہر وضو کے ساتھ مستحب ہے اور حضور ﷺ کا اس کا حکم دینا امت پر رحمت و شفقت کے لئے ہے۔

ہم ان احادیث سے یہ بات سمجھ سکتے ہیں کہ مسواک کرنا چھوڑنے سے بہتر ہے اور سنت رسول بھی ہے، منہ کی صفائی اور رب کی خوشنودی کا باعث بھی ہے اور حضور ﷺ کے فرامین سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ ہمیشہ ایسی بات کی ترغیب دیتے ہیں جس میں امت کی بھلائی اور فائدہ حاصل ہو اور اس سے مفاسد چھٹ جائیں۔

۲۔ نماز

اس میں تین قول ہیں:

پہلا قول

اتفق فقهاء المالكية والشافعية و الحنابلة على ان السواک مستحب عند كل صلوٰة (الشرح الصغیر، ج ا ص ۱۲۳)

فقہاء مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کا اجماع ہے کہ مسواک ہر نماز کے وقت مستحب ہے۔

دلیل

جمہور مالکیہ، حنابلہ اور شافعیہ اپنے مذہب کی تائید میں حضور ﷺ کی یہ احادیث پیش کرتے ہیں:

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

عن سيدنا ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله

ﷺ لو لا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک مع الوضوء

اگر مجھے اپنی امت کی مشکل کا ڈر نہ ہوتا تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

۲۔ دوسری روایت میں ہے کہ

لامرتھم عند کل صلٰوۃ بوضوء و مع کل وضوء سواک و لاخرت العشاء الی ثلث اللیل او شطر اللیل

(الفتح الربانی، ج۱ص۲۹۴)

میں انہیں ہر نماز کے وقت وضو اور ہر وضو کے وقت مسواک کا حکم دیتا اور عشاء کو ثلث لیل تک مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔

۳۔ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لو لا ان اشق علی امتی لاخرت صلوٰۃ العشاء الی ثلث اللیل و لامرتھم بالسواک عند کل صلوٰۃ (نیل الاوطار، ج۱ص۱۰۴)

اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں عشاء کو ثلث لیل تک مؤخر کرنے اور ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

ان احادیث سے مسواک کی مشروعیت اور ہر نماز کے وقت استحباب کا پتہ چلتا ہے۔

دوسرا قول

و ذھب الحنفیۃ الی استحبابہ عند الوضوء فقط

(حاشیہ ابن عابدین، ج۱ص۷۸)

احناف کے نزدیک مسواک صرف وضو کے وقت مستحب ہے۔

دلیل

احناف کہتے ہیں کہ مسواک وضو کی سنت ہے نماز کی نہیں، اگر کسی نے وضو کے وقت مسواک کی ہو تو پھر نماز کے وقت مسواک کرنے کی ضرورت نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اگر میری امت پر بوجھ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

تیسرا قول

و هو قول للمالكية و ذهبوا الى استحبابه ان طال الزمن بين الوضوء و الصلوٰة (الشرح الصغیر، ج ا ص ۱۲۶)

مالکیہ کہتے ہیں کہ جب وضو اور نماز کے درمیان طویل زمانہ گزر جائے تو پھر مسواک مستحب ہے۔

دلیل

جب وضو اور نماز کے درمیان طویل وقفہ ہو تو پھر دوبارہ مسواک کرنا مستحب ہے لیکن طویل زمانہ نہ گزرا ہو تو دوبارہ مسواک کی ضرورت نہیں ہے۔ احناف کا بھی ایک یہی قول ہے۔ (حاشیہ ابن عابدین، ج ا ص ۱۰۶۔ الشرح الصغیر، ج ا ص ۱۲۶)

اس قول کی علت کہ جب وضو کرنے والا مسواک کر کے اپنے دانتوں اور منہ کو میل وغیرہ سے صاف کر لیتا ہے تو طویل زمانہ گزرنے کی وجہ سے یا مسلسل خاموش رہنے کی وجہ سے منہ کی بو بدل جاتی ہے، جس کی وجہ سے مسواک کرنا مستحب ہے، کیونکہ ہر نماز کے لئے مسواک کرنے پر بہت زیادہ دلائل قائم ہوئے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

ان العبد اذا تسوک ثم قام یصلی قام الملک خلفه فیستمع القراءته فیدنوا منه او کلمة نحوها حتی یضع فاه علی فیه فما یخرج من فیه شیٔ من القرآن الا صار فی جوف الملک فطهروا افواهکم للقرآن رواه البزار باسناد جید لا باس به (الترغیب والترہیب، ج۱ص ۱۶۷)

جب بندہ مسواک کر کے نماز پڑھتا ہے تو فرشتے اس کی قرأت سننے کے لئے اس کے پیچھے یا اس سے بھی قریب کھڑے ہوتے ہیں یہاں تک کہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھ دیتے ہیں اور جو بھی اس کے منہ سے نکلتا ہے محفوظ کر لیتے ہیں اس لئے قرآن پڑھتے وقت اپنے منہ کو صاف کیا کرو۔

اس حدیث میں ہر مسلمان کے لئے یہ ترغیب ہے کہ ہر نماز کے وقت مسواک کرے کیونکہ محافظ اور رحمت کے فرشتے اس کے قریب آ کر اس کی قرأت سنتے ہیں اور اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں، اس لئے اگر ایسی صورت میں وہ کوئی بری بو پائیں گے تو اس سے دور ہو جائیں گے اور اس سے نفرت کریں گے، انسان مسواک نہ کر کے اپنے آپ پر فرشتوں کا قرب حرام کر لیتا ہے جو کہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ وہی کرتے ہیں جس کا خدا انہیں حکم دیتا ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

رکعتان بالسواک افضل من سبعین رکعة بغیر سواک

(الترغیب والترہیب، ج۱ص ۱۶۷)

مسواک کر کے دو رکعت پڑھنا بغیر مسواک کئے ستر رکعت پڑھنے سے بہتر ہے۔

ان احادیث سے پتہ چلا کہ مسواک کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب ستر گنا زیادہ ہے یہ بات مسواک والے کے لئے فائدہ مند ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے رب اور اس کے رسول کی رضا حاصل کرے۔

۳۔ منہ کی بو کا بدل جانا

اسلام ایک اجتماعی دین ہے، یہ جمعہ عیدین اور باجماعت نماز میں مسلمانوں کو اکٹھے ہونے کا حکم دیتا ہے۔ اسلام ترغیب دیتا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے کے لئے راحت وسکون کا باعث بنے، مسلمانوں میں ملاقات کے آداب میں سے ہے کہ دوسرے سے اچھی صورت، پاکیزہ خوشبو کے ساتھ ملا جائے تا کہ وہ اس سے متنفر نہ ہو۔ اس لئے اسلام ترغیب دیتا ہے کہ جب منہ کی بو بدل جائے تو مسواک کی جائے کیونکہ یہ چیز بھی دوسرے کی نفرت کا سبب بنتی ہے کہ جب مسلمان دوسرے سے ملے تو ایسی بو پائے جس سے وہ کراہت کرتا ہو، اس میں ہمارے لئے حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کا یہ فرمان ہی کافی ہے کہ:

السواک مطهرة للفم مرضاة للرب (نیل الاوطار، ج ا ص ۱۲۴)

مسواک منہ کی صفائی اور رب کی رضا جوئی کا باعث ہے۔

اس حدیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مسواک منہ کے لئے پاکیزگی اور ضرر والی چیز کو دور کرنے والی ہے۔ منہ کی صفائی رب کی رضا کا باعث بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اس لئے جب انسان گھر میں داخل ہو تو مسواک کرے تا کہ گھر والوں کو اس کے منہ کی بو کی وجہ سے کسی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے:

ان السيدة عائشة رضى الله عنها سئلت بأى شئ كان

الرسول ﷺ یبدا اذا دخل بیته قالت کان اذا دخل بیته بدأ بالسواک (صحیح مسلم، ج ا ص ۲۶۴)

امام مسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے سوال کیا گیا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گھر میں داخل ہوتے تو کس چیز سے ابتداء کرتے، آپ نے جواب دیا کہ ''جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گھر میں داخل ہوتے تو مسواک سے ابتداء کرتے۔

اس بات سے یہ پتہ چلا کہ حضور ﷺ منہ کی صفائی کا بہت اہتمام فرماتے تھے، حضور ﷺ کے افعال تو ہمارے لئے قابل تقلید ہیں، جب آپ کسی سے ملتے تو خصوصی طور پر اس عمل کو دہراتے تا کہ منہ کی بو کی وجہ سے اسے کوئی تکلیف نہ ہو، لہٰذا مسواک ہمیشہ کے لئے مستحب ہے۔ (حاشیہ ابن عابدین، ص ۱۰۹)

۴۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے وقت

انسان جب قرآن پاک کی تلاوت کرنے لگے تو مسواک کرنا اس کے لئے مستحب ہے تا کہ قرآن پاک کی تلاوت کے وقت اس کا منہ پاک ہو۔ انسان کا اپنے منہ کو پاک کرنا ہر بری چیز اور بری بو سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان اپنے منہ کو غیبت، چغلی اور ایسے کلام جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے سے پاک رکھے۔ ہر وقت اللہ کا ذکر کرے یا قرآن پاک کی تلاوت کرے، علم پڑھائے یا مجالس علم میں حاضر رہے اور ہر ایسا کام کرے جس کا تعلق بھلائی سے ہو۔ رسول کریم ﷺ جب رات کو اٹھتے تو مسواک فرماتے۔ (نصب الرایہ، ج ا ص ۷۸)

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جب رات کو اٹھو تو مسواک کرو بلکہ اس کا

خصوصی اہتمام کرو کیونکہ اللہ کے فرشتے علم کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں اور ان کو اس بات سے ایذاء پہنچتی ہے جس سے کسی آدمی کو ایذاء پہنچ سکتی ہے۔

چوتھا باب

حقیقتِ ٹوتھ پیسٹ

مسواک یا ٹوتھ پیسٹ

دانتوں کی صفائی اور اس کی اہمیت معلوم کرنے کے بعد اس کے لئے مسواک چاہئے یا ٹوتھ پیسٹ، ہم تو کہتے ہیں کہ مسواک کرو اس لئے وفادار محبوب ﷺ کی نشانی ہے جو ہر وقت امت کے لئے دست بدعا رہے بالخصوص قبر و حشر میں انہیں چین نہ آئے گا جب تک امت کے چین کو نہ دیکھ لیں گے اور یہ اہل ہی سمجھتے ہیں کہ محبوب کی نشانی کتنی محبوب ہوتی ہے اس لئے میری اپیل ان دوستوں سے ہے جو محبوب کریم ﷺ سے حقیقی طور پر محبت و پیار والے ہیں ویسے اپنے منہ میاں مٹھو والے ہزاروں ہیں۔

دانتوں کی صفائی ہزاروں امراض کی شفاء کے علاوہ حسن و جمال کو بڑھاتی ہے ٹوتھ پیسٹ ہو یا مسواک وغیرہ سے فرق اتنا ہے کہ ٹوتھ پیسٹ انگریز کا عطیہ ہے اور ''مسواک'' سنت مصطفیٰ ﷺ۔ اب مسلم برادران ان میں سے جسے اختیار کرے لیکن یہ یاد رہے کہ مسواک سے نہ صرف صفائی حاصل ہوگی بلکہ اجر و ثواب میں بھی اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

کیا ٹوتھ پیسٹ مسواک کے قائم مقام ہوسکتا ہے

ٹوتھ پیسٹ میں اگرچہ وہ فوائد نہیں ہیں جو مسواک میں ہیں بلکہ بجائے فوائد کے اس میں مضرات زیادہ ہیں۔

ٹوتھ پیسٹ کے استعمال میں یہ تفصیل ہے کہ کبھی کبھار اس کا استعمال اچھا ہے اور اس کی عادت بنانا نقصان دہ ہے اور اس کی عادت کے ساتھ سنت مسواک کا ترک علی المواظبہ گناہ ہے اور ان سب سے خطرناک ان حضرات کے نظریات اور اعمال ہیں جو مسواک کو محض پرانی رسم سمجھتے ہیں، اور پرانے زمانے کے دانت صاف کرنے کے ایک طریقے پر محمول کرتے ہیں اور جدید زمانے میں اس کے استعمال کو اپنے لئے

توہین سمجھتے ہیں۔ **فاعوذ باللہ من شرورھم**

برش کا قائم مقام مسواک ہونا

یہاں ایک ضروری اور قابلِ غور مسئلہ یہ ہے کہ کیا آج کل کا مروجہ ٹوتھ پیسٹ قائم مقام مسواک بن سکتا ہے یا نہیں؟ اگر انگلی، کپڑا، اور علک پر قیاس کو دیکھا جائے تو اس کا بھی قائم مقام ہونا چاہئے، نیز اس میں اسراف، ضیاع مال اور تشبہ بالمتجددین ہونے کی بنا پر یہ جانب راجح ہوسکتا ہے کہ قائم مقام نہیں بن سکتا۔ لیکن بعض حضرات نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہاں مسواک کے باب میں دو چیزیں ہیں: ایک نفس سواک سے پاکی حاصل کرنا اور دوسرا وہ مخصوص لکڑی کا استعمال جسے مسواک کہا جاتا ہے، برش منجن وغیرہ سے دوسری سنت اگرچہ ادا نہیں ہوسکتی ہے البتہ پہلی سنت اس سے ادا ہو جاتی ہے، البتہ برش اگر بالوں کا ہو اور بال نامعلوم جانور کے ہوں یا کسی معلوم اور حرام جانور کے ہوں تب تو استعمال نہ کرنا بہتر ہے کیونکہ برش کبھی خنزیر کے بالوں سے بھی بنایا جاتا ہے جس کو بہترین برش شمار کیا جاتا ہے جیسا کہ خنزیر ان کی محبوب ترین اور اعلیٰ ترین غذا ہے، سنا ہے دیکھا نہیں، واللہ اعلم کہاں تک درست ہے۔

برش کا حکم

جیسا کہ حدیث اور فقہ کی عبارات سے معلوم ہو چکا ہے کہ مسواک میں جو فضیلت اور ثواب پایا جاتا ہے مسواک کی موجودگی میں دوسری کسی چیز سے یہ فضیلت یا ثواب ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا، موجودہ دور میں مسواک کا استعمال بہت ہو گیا ہے البتہ دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کی غرض سے برش، منجن اور ٹوتھ پیسٹ کا عام رواج ہو گیا ہے، طبی نقطہ نگاہ سے منجن یا ٹوتھ پیسٹ ضرور مفید ہوں گے لیکن جو خاصیت مسواک میں پائی جاتی ہے وہ کسی بھی دوسری چیز میں نہیں ہوسکتی، علاوہ ازیں مسواک کرنے سے نہ صرف بے شمار طبی فوائد حاصل ہوتے ہیں بلکہ بے انتہا ثواب بھی ملتا ہے، اس

سلسلہ میں علماء کرام کے ارشادات ناظرین کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں:

مفتی اعظم مفتی محمد شفیع علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: مسواک کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے جو صورت علی المواظبۃ ثابت ہے وہ یہی ہے کہ لکڑی سے مسواک کی جائے اور لکڑیوں میں بھی پیلو کے درخت کی لکڑی زیادہ پسندیدہ ہے لیکن اگر لکڑی کی مسواک اتفاقاً موجود نہ ہو تو انگلی سے یا موٹے کپڑے وغیرہ سے دانت صاف کر لینا مسواک کے قائم مقام ہو سکتا ہے۔ قال فی الهداية و عند فقده يعالج بالاصبع، اس سے ظاہر ہوا کہ برش کا اصل حکم بھی یہی ہے کہ اگر اتفاقاً مسواک موجود نہ ہو تو اس کا استعمال قائم مقام مسواک کے ہو جائے گا لیکن بطور فیشن اس کی عادت ڈال لینا مناسب نہیں۔ (فتاوی دار العلوم، ج ۳ ص ۱۹۱، مطبوعہ کراچی)

قاضی مفتی سید عبد الرحیم راجپوری ضلع سورت لکھتے ہیں: وضو کرتے وقت مسواک کرنا سنت مؤکدہ ہے اور اس کا وقت وضو میں کلی کرنے کا ہے۔ بانس، انار اور ریحان کے سوا کسی بھی درخت کی مسواک جائز ہے خصوصاً کڑوے درخت کی، زیادہ اولیٰ پیلو کی پھر زیتون کی ہے۔ الغرض مسواک درخت کی ہونا ضروری ہے اگر کسی درخت کی مسواک میسر نہ ہو تو انگلی سے دانت صاف کر کے منہ کی بو زائل کر دے، اس طرح بھی سنت ادا ہو جاتی ہے، چونکہ مسواک کی سنت نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ ادا فرمائی ہے اور مسواک نہ ہو تو آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ "اس وقت انگلیاں مسواک کا کام کرتی ہیں"۔ اس سے ثابت ہوا کہ اصل سنت درخت کی مسواک ہے، وہ میسر نہ ہو یا دانت نہ ہوں یا دانت یا مسوڑے کی خرابی کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہو تو ضرورۃ ہاتھ کی انگلیوں یا موٹے کھردرے کپڑے یا منجن، ٹوتھ پیسٹ یا برش سے مسواک کا کام لیا جا سکتا ہے، مگر مسواک کے ہوتے ہوئے مذکورہ چیزیں مسواک کی سنت ادا کرنے کے لئے کافی نہیں۔

مولانا سید احمد رضا صاحب بجنوری لکھتے ہیں: یہاں ایک سوال یہ بھی پیدا ہوتا

ہے مسواک متعارف ہی مسنون ہے یا موجودہ زمانہ سے بھی سنت ادا ہو سکتی ہے؟ تو اس کے متعلق عرض ہے کہ اصل سنت تو متعارف مسواک ہی سے ادا ہو گی جو پیلو، کیکر، نیم وغیرہ کی لکڑی کی ہوں اور برش و پوڈر وغیرہ کا استعمال گو صفائی کے مبالغہ میں زیادہ معین ہو اور اس لحاظ سے وہ بھی بہتر ہو گا مگر مسواک کی سنت ان سے ادا نہیں ہو گی۔ البتہ جس وقت مسواک دستیاب نہ ہو تو انگلیوں کی طرح ان چیزوں کا استعمال بھی جائز ہو گا اور ایسی حالت میں ترکِ سنت بھی لازم نہ ہو گا کیونکہ فقہ میں ہے جس وقت مسواک دستیاب نہ ہو تو انگلیوں سے دانت اور منہ صاف کرے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے بھی ایسا کیا ہے۔ غرض متعارف شرع لکڑی کی مسواک کا اہتمام التزام و اعتیاد بطور سنت ضروری ہے، اگرچہ بوقت ضرورت برش کا استعمال (بشرطیکہ وہ سور وغیرہ کے ناپاک بالوں سے بنا ہوا نہ ہو) اسی طرح دانتوں و مسوڑوں کی مضبوطی یا کسی مرض پائیوریا وغیرہ کی رعایت سے منجن و پوڈر کا استعمال بھی جائز و درست ہے۔ تاہم جو فضائل و فوائد دنیوی و اخروی مسواک کے ماثور ہیں وہ برش وغیرہ کے نہیں، خواہ برشوں کا نام بھی ترغیب و پروپیگنڈہ کے لئے ''مسواک'' رکھ دیا جائے۔ (فتاویٰ رحیمیہ، ج ۱ ص ۱۲۵)

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ تحریر فرماتے ہیں: یہاں ایک بحث یہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں جو برش وغیرہ رائج ہیں ان سے یہ سنت ادا ہوتی ہے یا نہیں؟ اس کا محقق جواب یہ ہے کہ یہاں دو چیزیں الگ الگ ہیں، ایک سنّت السواک، دوسرے استعمال السواک المسنون، جہاں تک سنت السواک کا تعلق ہے فقہاء نے لکھا کہ مسواک مسنون کی عدم موجودگی میں کپڑا، منجن یا محض انگلی کی رگڑ سے سنت ادا ہو جاتی ہے اگرچہ استعمال السواک المسنون کی سنت ادا نہ ہو گی، یہ حکم بھی ایک حدیث سے ماخوذ ہے اور اسی طرح صاحب ہدایہ فرماتے ہیں: **''وعند فقدہ یعالج بالاصبع''**۔ لہٰذا منجن یا برش بشرطیکہ اس کا ریشہ پاک ہو اس سے یہ سنت ادا ہو جائے گی، ہاں جن برشوں میں خنزیر کے بال کا ریشہ ہو ان کا استعمال حرام ہے لیکن استعمال

السواک المسنون کی فضیلت صرف زیتون، پیلو اور نیم وغیرہ کی مسواک سے حاصل ہوتی ہے، منجن یا برش کے استعمال سے یہ فضیلت حاصل نہیں ہوسکتی، اس کے علاوہ دانتوں اور مسوڑھوں کے لئے جس قدر فائدہ مند مسنون مسواک ہے اتنی کوئی اور چیز نہیں۔ (درس ترمذی، ج ا ص ۲۲۶)

دنیا کا کوئی ٹوتھ برش مسواک کا مقابلہ نہیں کرسکتا

مغربی اقوام نے جب یہ دیکھا کہ اسلام کے بڑے منتظم، اعلیٰ حکام، جامعات کے طلبا اور کروڑوں تاجر اپنا منہ اور دانتوں کی صفائی کے لئے مسواک استعمال کرتے ہیں تو انہوں نے اس پر تحقیق کی اور بالآخر یہ بات تسلیم کرلی کہ مسواک میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جو کسی بہترین ٹوتھ پیسٹ میں ہونی چاہئیں اور یہ حقیقت بھی ہے کہ تحقیق کے نتیجہ میں یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ کسی بھی پلاسٹک برش کے مقابلے میں مسواک زیادہ زوراثر ہے اور دنیا کا کوئی ٹوتھ پیسٹ بھی اس کے مقابلے پر نہیں ہے، اس کے استعمال میں اس کی ضرورت بھی نہیں ہے کہ جب تک منہ جھاگ سے بھر نہ جائے اس وقت تک برش دانتوں پر پھیرتے ہیں اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے کہ بار بار ٹوتھ پیسٹ سے پیدا ہونے والا جھاگ منہ سے باہر نکالیں۔

دانتوں کی خرابی سے معدہ پر بُرے اثرات

مسواک سے دانتوں کو صاف نہ رکھا جائے تو دانتوں کے ریخوں اور جوڑوں میں غذا داخل ہوکر رفتہ رفتہ ان کی جڑوں پر زرد رنگ کا میل جم جاتا ہے جس سے تعفن پیدا ہوکر مسوڑھوں کے کنارے زخمی ہوجاتے ہیں اور پھر پیپ پیدا ہوجاتا ہے، بعض اوقات گنٹھیا جیسا نامراد اور موذی بیماری بھی دانتوں کی خرابی کے باعث پیدا ہوجاتی ہے، اس میں شک نہیں کہ دانتوں کی خرابی کے باعث نہ صرف منہ مسوڑھے اور گلا متاثر ہوتے ہیں بلکہ معدہ بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

دانتوں کی خرابی سے معدے پر بُرے اثرات پیدا ہوتے ہیں جس سے کئی بیماریاں پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے، پانی میں مسواک کو بھگو کر استعمال کرنے سے آکسیجن ہمارے دانتوں اور مسوڑھوں میں جذب ہو کر ان بیماریوں کا مقابلہ کرنے کی قوت کو زیادہ کرتی ہے اور مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں لعابی گلٹیوں سے زیادہ رطوبت تراوش پاکر غذا کے ہضم کو آسان بنا دیتی ہے، بلغم اور دانتوں کی بدبو سے ذہنی قوت میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے ان کے صاف کرنے سے ذہنی قوت میں بالیدگی پیدا ہوتی ہے اور حافظہ تیز ہوتا ہے، مسامات زبان کھلتے ہیں قاتل جراثیم ہے، منہ کی رطوبت کو بہنے سے روکتی ہے، مسوڑھوں کے زخموں کو خشک کرتی ہے، دانتوں کی جڑوں کو مضبوط اور چمک دار بناتی ہے۔

دانتوں کی صفائی مختلف امراض سے دور رکھتی ہے مسواک روزانہ تازہ ملے تو بہتر ہے اگر تازہ نہ ملے تو مسواک کو خوب دھولیا جائے تاکہ گرد و غبار کا اثر اس میں نہ رہے ایک مسواک زیادہ دن استعمال نہیں کرنی چاہئے۔

برش کے بارے میں ڈاکٹر کی رائے

سوال: کیا دانتوں کی حفاظت کے واسطے برش ضروری ہے؟

جواب: یہ تو سخت ضروری ہے کہ منہ کو صاف رکھا جائے آیا برش اس کام کے لئے فائدہ مند ہے یا نہیں ایک مشکل سوال ہے، بہت سے نامی گرامی ڈاکٹروں کی یہ رائے کہ برش سے دانتوں کو فائدہ نہیں بلکہ نقصان پہنچتا ہے، برش کے سخت بالوں سے مسوڑھے پک جاتے ہیں اور گلی سڑی خوراک کے ذرے دانتوں کے درمیان جا کر داخل ہو جاتے ہیں، علاوہ ازیں ایک اور قباحت یہ بھی ہے کہ برش کو کچھ دنوں تک استعمال کیا جائے تو پھر اس میں بھی عفونت پیدا ہو جاتی ہے

ٹوتھ پیسٹ کب ایجاد ہوا؟

حضور اقدس ﷺ کے زمانے میں مسواک استعمال کی جاتی تھی پھر آہستہ آہستہ منجن (جو کہ جڑی بوٹیوں سے بنایا جاتا ہے) اس کا رواج ہوا، اس وقت ٹوتھ پیسٹ ایجاد نہیں ہوا تھا بعد میں برش ایجاد ہوا۔

برش پر ہمیں یاد آیا کہ جس طرح کہ ٹوتھ برش آج کل بازار میں مل رہے ہیں ایسے ٹوتھ برش یعنی صاف کرنے والے برش کا استعمال سب سے پہلے چین میں ۱۴۹۰ء میں شروع ہوا، چینیوں کی دیکھا دیکھی انگریزوں نے ۱۶۶۰ میں دانتوں کی صفائی میں ٹوتھ برش کا استعمال شروع کر دیا اور یوں صرف ڈھائی سو سال میں ٹوتھ برش کا استعمال ساری دنیا میں ہونے لگا۔

۱۸۸۵ء میں اسکاٹ نامی ایک امریکی نے بجلی کے ذریعے چلنے والا پہلا ٹوتھ برش ایجاد کیا لیکن وہ بہت بھاری بھرکم اور بڑا تھا، اس لئے کامیاب نہیں ہوسکا، موجودہ صدی میں مختلف شکلوں والے عام ٹوتھ برشز کے علاوہ الیکٹرک یعنی بجلی والے ٹوتھ برش بھی استعمال ہو رہے ہیں۔

ٹوتھ پیسٹ کا رواج

مسواک کو چھوڑ کر اب ٹوتھ پیسٹ کا رواج چل نکلا ہے، اس سے منہ میں خراش پیدا ہوتی ہے کیونکہ ٹوتھ پیسٹ میں بھی چاک اور دوسرے چونے کے مرکبات ڈالے جاتے ہیں، ٹوتھ پیسٹ کے لئے جو برش استعمال کئے جاتے ہیں ان سے حساسیت پیدا ہوتی ہے اور ان کی سختی کے باعث مسوڑھے متورم ہو جاتے ہیں، لعاب دہن وہ قدرتی سیال مادہ ہے جو واپس معدہ میں جا کر اس کے فعل کو بہتر بناتا ہے لیکن جب ہم ٹوتھ پیسٹ کے ذریعے دانت صاف کرتے ہیں تو لعاب کے تمام اہم اجزاء ضائع ہو جاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ٹوتھ پیسٹ کے فوراً بعد غذا کھانے والے سوء ہضم کا شکار ہو

گئے، ٹوتھ پیسٹ کمپنیاں اپنی مصنوعات کا نام اور اجزا کے نسخے تبدیل کر کے عوام کی توجہ اپنی جانب راغب کرتی ہیں مثلاً حال ہی میں بعض کمپنیوں نے اعلان کیا کہ ان کی تیار کردہ ٹوتھ پیسٹ میں کلوروفل بھی شامل ہے، درحقیقت اس میں تانبے کے اجزا بھی شامل ہیں، تانبے کے مہلک اثرات مرتب ہوتے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں، اس سے چہرے کی رنگت مٹیالی ہو جاتی ہے اور جسم پر پھوڑے پھنسیاں نکل آتی ہیں۔

ٹوتھ پیسٹ اور دانتوں کے امراض

ملٹن اے سونڈرس ایم ڈی نے آرکاٹوز آف ڈرماٹولوجی کے جون ۱۹۷۵ء کے رسالے میں ایک خط شائع کرایا جس میں انہوں نے ۲۰ سال سے ۴۰ سال کی عمر کی عورتوں کی ڈھیٹ پھنسیوں کے بہت سے واقعات رقم کئے ہیں، ہر مریضہ کے دہانوں کے گوشوں سے لے کر ٹھوڑی تک ضدی پھنسیاں اپنا ڈیرہ جمائے ہوئے تھیں، ان کا علاج معمولی تدبیر اور ادویہ سے لے کر غذا کی اصلاح تک کیا گیا لیکن پھنسیوں کا چھتا اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوا، دھونے کے غسول (لوشن) اور مرہم سب بے سود ثابت ہوئے، ٹیٹرا سائکلین بھی جو ایک قوی اور بیشتر حالات میں نہایت موثر ضد حیوی دوا ہے ان پھنسیوں کی حیات کے رشتے کو منقطع نہیں کر سکی اور ان سے جنگ میں ہار گئی، لپ اسٹک غازوں کا ترک کر دینا بھی بے نتیجہ رہا، غرض نامراد پھنسیوں پر ہر وار خالی گیا۔

ڈاکٹر سونڈرس اپنی ناکامی پر حیران و پریشان ہو گئے، یہ تقریباً ۶۵ عورتیں تھیں جن کو یہ شکایت تھی، عاجز آ کر انہوں نے بہت سے سوالات کئے مگر بے سود، انہوں نے ان عورتوں سے سوال کیا کہ آیا نیند کی حالت میں رال بہتی ہے مگر جواب نفی میں ملا، انہوں نے سوچا تھا کہ شاید نیند کی حالت میں رال بہتی ہو گی اور اس رال میں کوئی ایسا زہریلا مادہ ہو گا جس سے اس قسم کی پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہوں گی مگر یہ بات بھی نہیں نکلی، البتہ ایک بات ان سب عورتوں میں مشترک تھی اور وہ یہ تھی کہ یہ سب عورتیں

ایسا ٹوتھ پیسٹ استعمال کرتی تھیں جس میں فلورائیڈ ہوتا ہے۔

ڈاکٹر سونڈرس کو اس دریافت کا علم تھا کہ فلورین کے کسی مرکب کو چہرے پر ملنے سے چہرہ دانوں سے بھر جاتا ہے، فلورین گیس صنعت میں کام آتی ہے اس کے دھوئیں سے بھی دانے نکلتے ہیں۔

ڈاکٹر موصوف نے اس ٹوتھ پیسٹ کا استعمال ترک کرادیا، دو سے چار ہفتوں کے اندر آدھی عورتوں کی پھنسیاں اچھی ہوگئیں اور رنگ بھی صاف ہوگیا، بقیہ عورتوں کے علاج میں انہوں نے ایک قدم اور آگے بڑھایا اور ہر قسم کے ٹوتھ پیسٹ کا استعمال ترک کرادیا کیونکہ ٹوتھ پیسٹوں میں چمک پیدا کرنے والے، خوشبودار اور دوسرے کیمیکل ہوتے ہیں اور دانتوں کو صاف کرنے کے لئے خوردنی سوڈے کو استعمال کرنے کی ہدایت کی، ڈاکٹر سونڈرس کہتے ہیں کہ اس تدبیر سے غیر معمولی کامیابی ہوئی، تقریباً تمام عورتوں کو اس سے نمایاں فائدہ ہوا۔ اس کے بعد بعض عورتوں نے پھر فلورائیڈ ٹوتھ پیسٹ کا استعمال شروع کردیا، ڈاکٹر سونڈرس کہتے ہیں کہ بلا استثناء ہر عورت کے منہ اور ٹھوڑی پر پھر اسی قسم کے دانے نکل آئے۔

اگر ڈاکٹر سونڈرس کا استخراج یہ ہے کہ تو واقعہ یہ ہے کہ ہزاروں عورتیں اسی سبب سے چہرے کے دانوں کے مرض میں مبتلا ہیں، لیکن شاید ان میں ایک متنفس بھی ایسا نہیں ہوگا جو یہ سمجھتا ہوگا کہ اس کے دھانے کے گوشوں سے پھول جانے اور چہرے پر دانوں کے نکلنے کا اصل سبب ٹوتھ پیسٹ کا استعمال بھی ہوسکتا ہے۔

ٹوتھ پیسٹ میں خنزیر کی چربی

مندرجہ ذیل میں دو کمپنیوں کے بنے ہوئے ٹوتھ پیسٹوں میں سور کی چربی ملائی جاتی ہے: (۱) Colgate (کالگیٹ) ٹوتھ پیسٹ

(۲) Bordenfood

امریکی ڈاکٹر کا اعتراف

امریکہ کے ڈاکٹر ہاورڈل کک نے سینکڑوں مریضوں کے کوائف جمع کر کے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ نزلہ، زکام اور ضعف ہضم کی پیدائش میں رائج الوقت ٹوتھ پیسٹوں اور غراروں کا بڑا دخل ہے ان میں شامل دانتوں ور مسوڑھوں کو صاف کرنے والی جراثیم کش زہریلی دواؤں سے منہ اور گلے کا استر کرنے والی غشائے مخاطی (جھلی) ناکارہ اور بے حس ہو جاتی ہے، صابن سے بنے ہوئے پیسٹ نیز کیمیائی دواؤں کے غرارے ہمارے منہ کی لعاب دار جھلی کو اس قدر خراب کر دیتے ہیں کہ اس میں جراثیم سے مقابلہ کرنے کی قوت ختم ہو جاتی ہے جیسا کہ الکحل اور شراب کے استعمال سے منہ کے اندر والی جھلی جل جاتی ہے اور اس کے اندر بچاؤ اور دفاع کی قدرتی استعداد بہت حد تک زائل ہو جاتی ہے، یہ چیزیں بلاشبہ جراثیم کو ہلاک کرتی ہیں مگر ساتھ ہی منہ کی جھلی کی قدرتی مدافعت کو ناکارہ اور کمزور کر دیتی ہیں، چند منٹ بعد جب نئے لاکھوں جراثیم کی فوج دوبارہ حملہ کرتی ہے تو منہ کی کمزور جھلی اس کے مقابلے کی تاب نہیں رکھتی آخر ہم مدت العمر قائم رہنے والے دانتوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

مسواک کی ٹہنیاں اور سیاہ فام امریکی مسلمانوں کا استعمال

ایک امریکی نومسلم کا اعتراف

ہمارے دیہاتوں میں کیکر، نیم، پھلا اور سفیدے کی ٹہنیاں توڑ کر بطور لکڑی کے برش استعمال ہوتی ہے اب تو بازاروں میں بکتی ہیں، عمدہ مسواک سفیدی مائل رنگ کی نرم لکڑی سے تیار کی جاتی ہے، اس کو باٹنی کی زبان میں Salvadora Persica کہتے ہیں جس کے ایک سرے کو دانتوں کی مدد سے چبایا جاتا ہے اور اس کے ریشے بن

جاتے ہیں اس کا ذائقہ خاص نہیں ہوتا، پانی میں جب ان ریشوں کو بھگویا جاتا ہے تو یہ نرم ہو جاتے ہیں اور انسان اس برش سے خوراک کے ریزے نکال دیتا ہے۔

اکثر مسواک سینا یعنی Cassia Vinnea جڑ ہوتی ہے جو سیاہ فام امریکن مسلمان استعمال کرتے رہیں اور دیگر افریقہ نیم کی ٹہنیاں توڑ کر استعمال میں لاتے ہیں نیم ہمارے ہاں بھی بطور مسواک استعمال ہوتا ہے۔

کچھ مسواک یا داتن استعمال کرتے وقت منہ میں ذائقہ آتا ہے، ان میں مختلف اجزاء ہوتے ہیں ہر ایک درخت میں قدرتی رطوبتیں مثلاً ٹرائی میتھائلین، سلواڈرین، کلورائیڈ اور فلورائیڈ کی مقدار کافی ہوتی ہے، اسی طرح سیلیکا، سلفر اور وٹامن سی کے علاوہ تھوڑی مقدار میں ٹینس، ساپونس، فیلوپونائیڈ اور سڑول جیسے قیمتی اجزاء ہیں، گویا فلورائیڈ سے دانتوں میں کیڑا روکنے کی خاصیت ہے، سیلکا میں صفائی کے اجزاء ہیں، کئی ایک شاخوں میں الکلائیڈ ہوتے ہیں جن کی تاثیر جراثیم کش کی سی ہوتی ہے، کچھ ٹہنیوں میں مسوڑھوں کو سکڑے ک مادہ ٹینس ہوتا ہے، لہٰذا صبح کے وقت پر سواک یا داتن استعمال کی جائے تو دانتوں کی حفاظت سستے طریقے سے ہو جاتی ہے۔

ٹوتھ برش اور مسواک کا مقابلہ اور امریکی پروفیسر کی تحقیق

ٹوتھ برش کے مقابلے میں مسواک اس اعتبار سے بھی برتر اور بہتر ہے کہ اسے نرم اور حساس مسوڑھوں پر بھی پھیرا جا سکتا ہے، جب کہ نرم سے نرم ٹوتھ برش سے یہ کام نہیں ہو سکتا، ایک امریکی پروفیسر کے مطابق مسواک بالکل ٹوتھ برش جیسی ہی ہے، فرق صرف یہ ہے کہ ٹوتھ برش پر اس کے ریشے آڑے لگے ہوتے ہیں جب کہ مسواک میں یہ سیدھے ہوتے ہیں اور اس کے ریشے ہر اس جگہ پہنچ جاتے ہیں جہاں ٹوتھ برش کے ریشے نہیں پہنچ پاتے، اس طرح مسواک دانتوں کی درمیانی جگہ کی بہتر اور مکمل صفائی کرتی ہے۔

طویل تحقیق کے بعد یہ بات طے ہوگئی ہے کہ منہ میں جراثیم کی پیدائش کی اصل

وجہ وہ گاڑھی لعابی تہہ ہے جو دانتوں سے چمٹی رہتی ہے، اس میں بیکٹیریا جنم لیتے ہیں اور مسوڑھوں کو چاٹتے رہتے ہیں، اس کی وجہ سے مسوڑھے پھولتے، رستے اور پکتے ہیں، اسی کی وجہ سے دانتوں میں گڑھے پڑتے ہیں اور وہ کھوکھلے ہو جاتے ہیں، بتدریج جاری رہنے والا یہ سلسلہ ادھیڑ عمر میں دانتوں کی بوسیدگی اور ان کے گر جانے کی صورت میں رونما ہوتا ہے، ویسے بے تحاشا مٹھاس کھانے والے نوعمر بھی دانتوں سے اس کی وجہ سے محروم ہوتے رہتے ہیں، آج کل نئی نسل میں یہ شکایت بہت عام ہے۔

تجربات سے ثابت ہو گیا ہے کہ جو لوگ پیلو کی مسواک استعمال کرتے ہیں ان کے مسوڑھے اور دانت ان جراثیم سے محفوظ رہتے ہیں، مسوڑھوں کی گرفت مضبوط رہتی ہے، کیونکہ اس مسواک میں موجود ٹینک ایسڈ مسوڑھوں کے ریشوں کو سکیڑ کر مضبوط رکھتا ہے، ان میں جراثیم اور صدمات کے برداشت کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے، جن لوگوں کے مسوڑھے نرم، پلپلے اور کمزور ہوں انہیں خون کے رساؤ سے حفاظت کے لئے پیلو کی مسواک چبا کر اس کے نرم ریشے مسوڑھوں پر پھیرنے چاہئیں، پیلو درخت کی مسواک کے کیمیائی اجزاء لعاب دہن میں مل کر ایک مؤثر دافع عفونت و جراثیم کش محلول تیار کر دیں گے، اس کی موجودگی میں مسواک کے چبانے سے مسوڑھوں میں دوران خون بڑھ جائے گا جس سے دانتوں کی جڑیں مستحکم ہوں گی اور ان کے ریشوں کے دیواروں میں خون روکنے کی صلاحیت بڑھ جائے گی، اس طرح مسوڑھوں سے خون بہنے کی شکایت رفتہ رفتہ دور ہو جائے گی اور ریشوں سے دانتوں کے درمیانی شگاف مضر ذرات سے صاف ہوتے رہیں گے، یوں دانتوں اور مسوڑھوں کی صحت و توانائی میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ منہ صاف، سانس خوشبودار، دانت چمکدار اور ہونٹ ستھرے اور نکھر جائیں گے، مسواک ہمارے گھروں میں اب بھی خاصی عام ہے، کم از کم ہمارے بڑے بوڑھے اسے اب بھی استعمال کرتے ہیں، انہیں دیکھ کر اس کا استعمال آسانی سے سیکھا جا سکتا ہے، ویسے اس کا

استعمال کا بہترین اور درست طریقہ یہ ہے کہ انچ بھر اوپری چھال دور کرنے کے بعد ریشے دار سرے کو آہستہ آہستہ چبا کر نرم کیا جائے یہاں تک کہ یہ برش جیسا ریشے دار بن جائے، اس سرے کو مسوڑھے پر رکھ کر دانتوں کی چبانے والی سطح کی طرف ہلکی رگڑ کے ساتھ لایا جائے تاکہ دانتوں کا درمیانی خلا صاف ہو جائے، مسواک اگر خشک ہو تو اسے تھوڑی دیر پانی میں بھگونے سے وہ نرم ہو جائے گی، مسواک دانتوں کے اندرونی حصوں میں بھی پھیرنی چاہیے تاکہ دانتوں کی مکمل صفائی ہو جائے، اس کے تلخ ذائقے سے نہ کترایئے، یہی ذائقہ آپ کو میٹھا پھل دے گا یعنی آپ کے دانت مضبوط، مسوڑھے صحت مند اور مسکراہٹ دلربا ہو جائے گی، پھر ایک مسلمان کی حیثیت سے یہ بھی یاد رکھئے کہ مسواک کا استعمال سنت رسول (ﷺ) ہے اور اس کا اختیار کرنا اجر کثیر ہے۔

منہ کے آبلے اور ٹوتھ برش

اوکلاہاما یونیورسٹی کے طبی تحقیق کے شعبے کے مطابق منہ کے آبلوں (نملہ) کی شکایت کی ایک وجہ ٹوتھ برش بھی ہو سکتے ہیں، نم اور گیلے ٹوتھ برش اس مرض کے جراثیم کے گڑھ ثابت ہوتے ہیں، ایسے برشوں میں اس مرض (ہرپس) کا وائرس سات روز تک موجود رہتا ہے، ان کے استعمال سے یہ وائرس ہونٹوں اور پورے منہ میں سرایت کر جاتا ہے، اگرچہ انہیں صاف اور خشک رکھنا ضروری ہے لیکن یہ اس مرض سے بچاؤ کا یقینی طریقہ نہیں ہے، مناسب یہی ہے کہ ٹوتھ برش زیادہ عرصے تک استعمال نہ کیا جائے اور جب منہ میں ایسا کوئی آبلہ پھوٹ جائے تو اس کے ٹھیک ہوتے ہی نیا برش لے لینا چاہیے۔

ڈاکٹر ڈیوڈ کی مسواک پر ریسرچ

ڈاکٹر ڈیوڈ اپنی کتاب ''جہاں ڈاکٹر نہ ہو'' میں لکھتے ہیں کہ آپ مسواک استعمال کر سکتے ہیں لیکن اسی صورت میں جب آپ مسواک کو اچھی طرح بنائیں، ایک

سرے کو چبائیں اور ریشوں کو برش کی طرح استعمال کریں، دوسرا سرا نوکیلا بنائیں تا کہ دانتوں کے بیچ کی جگہ صاف کر سکیں۔

شکاگو میں ایک مصری کی مسواک پر ریسرچ

شکاگو میں ایک مصری بھائی ریسرچ کر رہے ہیں وہ مائیکرو بیالوجی میں پی ایچ ڈی ہیں ان کی ابتدائی تحقیق میں یہ بتایا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ مسواک کو استعمال کرتے تھے۔ اس میں فلورائیڈ، کلوروفل اور سلفر کی اچھی خاصی مقدار اور دیگر تمام اجزاء موجود ہیں جو کسی آئیڈیل ٹوتھ پیسٹ میں ہونے چاہئیں، اگر ''راک'' کی یہ جڑ تازہ ہو اور اسے اچھے طریقے سے چبالیا جائے تو یہ ایک بہترین برش بھی بن جاتا ہے، اس کے اندر کی جو چیزیں ہیں وہ ٹوتھ پیسٹ کا کام دیتی ہیں، تازہ مسواک کرنے سے انسان منہ میں جو تازگی محسوس کرتا ہے وہ کسی ٹوتھ پیسٹ سے محسوس نہیں ہوتی، میں نے خود بھی اس کا تجربہ کیا ہے۔ کیکر، سکھ چین اور پیلو کے درختوں پر بھی اگر تحقیق کی جائے تو ان کے بھی بہت فوائد سامنے آئیں گے مگر بدقسمتی سے تحقیق کے ادارے غیر مسلموں کے پاس ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے اپنے اعمال اور احکام سے بھی دانتوں کی صفائی کی تاکید فرمائی، کتب احادیث میں ایسی حدیثوں کی تعداد ۷۰ سے زیادہ ہے جن کا تعلق کسی نہ کسی طرح دانتوں کی صفائی سے ہے۔ نبی کریم ﷺ نے دانتوں کی صفائی کا جو طریقہ دیا وہ اس قدر قابل عمل ہے کہ امیر ہو یا غریب، پہاڑوں پر ہو یا جنگلوں میں، ہر فرد ہر جگہ اس پر عمل کر سکتا ہے، اگر ساری دنیا کا سروے کیا جائے تو ۸۰ تا ۹۰ فیصد لوگ ایسے ہیں جو ٹوتھ برش اور ٹوتھ پیسٹ خریدنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتے۔ نبی کریم ﷺ نے مسواک کرنے کا حکم دیا اور یہ ایسی چیز ہے جو پہاڑوں اور صحراؤں تک میں پائی جاتی ہے، جہاں کہیں بھی انسان ہے وہاں کوئی نہ کوئی درخت یا جھاڑی ضرور ہوگی، جھاڑی کی جڑ نکال کر بھی اس سے انسان دانت صاف کر سکتا ہے، نبی کریم ﷺ کی

مرغوب مسواک ایک جھاری (راک) کی جڑ ہی ہوتی تھی۔

مسواک پر ڈاکٹر کارش اور ڈاکٹر برافشن کے کیمیائی تجربے

۱۸۵۶ء میں ڈاکٹر کارلش نے کیمیائی تجزیے کے بعد بتایا کہ اس میں ایک تلخ جوہر پایا جاتا ہے جسے انہوں نے مارگوسائین کہا۔ ۱۸۷۳ء میں ڈاکٹر برافشن نے نیم پر تحقیقات کے بعد بتایا کہ نیم کی چھال میں ایک تلخ جوہر مؤثرہ موجود ہے جس میں ایک قسم کا گوند پایا جاتا ہے، پاکستان کے قومی سائنسدان ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی صاحب نے بھی نیم پر تحقیق کی ہے، زرد رنگ کا روغن نیم نہایت عمدہ قاتل جراثیم ہوتا ہے۔ داد، خارش، چھاچن اور داء الفقاع میں اس کو موثر تسلیم کیا گیا ہے، ڈاکٹر چڑجی نے آتشک میں بھی نیم کے تجربات کئے، انہوں نے سوڈیم مارگریٹ کے زیر جلد ٹیکے لگائے جو بے حد مفید ثابت ہوئے، اس کے پانی سے کان کے زخم بھی پچکاری کے ذریعے صاف کئے جاسکتے ہیں، غرض اس کے علاوہ کئی اور بیماریاں بھی اس سے رفع ہوجاتی ہیں۔

دانت سارے جسم سے منسلک ہوتے ہیں، سارا نظام انہضام ان کے ساتھ منسلک ہوتا ہے، کیا مندرجہ بالا بیماریوں کو مسواک سے دور نہیں کیا جاسکتا؟ اس طرح دوسرے درختوں کی مسواک سے بیسیوں بیماریاں دور ہوجاتی ہیں، مسواک کی اہمیت سائنس نے واضح کردی ہے، جس سے اسلام کے مکمل ضابطہ حیات ہونے کی ایک اور اٹل دلیل مکمل ہوئی۔

پیلو کا کیمیائی تجزیہ

ابوظہبی کے ایک مشہور ریسرچ سینٹر میں مسواک (پیلو) پر تحقیق ہوئی جس کے مطابق پیلو کی چھال میں کلورائیڈ زیادہ ہوتا ہے، اس میں ٹرائی میتھلا مین کے علاوہ لاکھ، سیلکا، گندھک اور حیاتین جی (وٹامن سی) بھی ہوتا ہے۔ ان کیمیائی اجزاء کی وجہ سے

اس کا استعمال دانتوں کے لئے بے حد مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس میں ٹینن، سیپونن (صابونی اجزاء)، فلیونائیڈز، گلائی کوسائیڈ زاور اسٹیرائیڈ ز بھی پائے جاتے ہیں۔

اس کے پتے زمانہ قدیم سے گٹھیا، پیٹ کے درد، دردناک رسولیوں، بواسیر اور ایام کی باقاعدگی کے لئے استعمال ہوتے ہیں، یہ سانپ کے کاٹے، سر کے درد، ورم، زخموں، پیٹ کے کیڑوں، جذام اور سوزاک کے علاج کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں، اس کے پتوں کا جوشاندہ دافع قبض ہوتا ہے، ابوظہبی کے مذکورہ ادارے میں ان پتوں کا ۱۰ فیصد ایتھانول جو ہر معدے کے زخم کے لئے مفید ہونے کے علاوہ دافع ورم بھی ثابت ہوا۔

دورانِ تحقیق اس میں کلورین، سوڈیم، پوٹاشیم، کیلشیم، میگنیزیم، فولاد، مینگنیز، جست، تانبا، کرومئیم، ایلومینیم، کیڈمیئم، سیسہ، نکل، اسٹرونیم اور بیرئم دھاتیں بھی مختلف مقدار میں پائی گئیں۔

مسواک کے ۱۹/ اجزاء پر ڈاکٹر عبداللہ کی تحقیق

حال ہی میں مسواک کے استعمال پر ایک تحقیق ہوئی ہے اور ڈاکٹر عبداللہ اے السید نے اس موضوع پر ایک کتاب لکھی ہے، کتاب کا نام ’’دی مسواک اینڈ ڈینٹل کیئر‘‘ ہے، ڈاکٹر مسعود ایک دندان ساز ہیں اور دمام میں ستائیس برس تک ایک دندان ساز کی حیثیت سے پریکٹس کرنے کے بعد حال ہی میں ریٹائرڈ ہوئے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ جب وہ چھوٹے سے تھے تو انہوں نے اپنے دادا اور والد کو مسواک کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

ڈاکٹر مسعود نے دس سال قبل طبی محققین کو ریاض، دمشق اور جرمنی میں تعلیم دینا شروع کی تھی، ان محققین نے مسواک پر نئے سرے سے تحقیق کی اور ادویاتی تجزیہ کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مسواک میں انیس قدرتی اجزاء موجود ہیں، یہ تمام اجزاء دانتوں اور مسوڑھوں کی صفائی اور مضبوطی کے لئے نہایت ضروری ہے، مسواک

ایک قدرتی جراثیم کش ٹوتھ پیسٹ ہے جو منہ صاف رکھنے کے ساتھ ساتھ سانسوں کو معطر رکھتا ہے۔ مسواک کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اسے استعمال سے پہلے صاف کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے اور نہ ہی کسی اور پیسٹ کو لگانے کی کیونکہ قدرتی طور پر اس میں ٹینک ایسڈ اور سوڈیم کاربونیٹ موجود ہیں۔

ان اجزاء کی قدرتی موجودگی کی وجہ سے مسواک کو دیگر تجارتی ٹوتھ پیسٹوں پر برتری حاصل ہوگئی ہے، اس کے بارے میں دہران پٹرولیم اینڈ منرل یونیورسٹی کے ایک پروفیسر ڈاکٹر جیمس میکومبر کہتے ہیں کہ مسواک میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جو دانتوں اور مسوڑھوں کو جراثیم سے پاک کرنے کے لئے ضروری ہیں کہ یہ جراثیم کسی بھی ٹوتھ برش سے صاف نہیں کئے جا سکتے۔

مسوڑھوں کی بیماری دراصل بہت سی بیماریوں کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے اور جب مسوڑھے کمزور ہو جائیں تو دانت بھی گرنے لگتے ہیں، لہٰذا دانتوں کی حفاظت کے لئے مسوڑھوں کی حفاظت ضروری ہے، چونکہ ٹینک ایسڈ کو دانتوں اور مسوڑھوں کی حفاظت کے لئے مؤثر قرار دیا گیا ہے، نیز پایئیریا جیسی بیماریوں کا خاتمہ بھی اسی ایسڈ کے ذریعہ عمل میں لایا جاتا ہے، لہٰذا کسی ایسے ٹوتھ پیسٹ کی ضرورت ہے جس میں ٹینک ایسڈ ہو اور یہ ایسڈ مسواک میں قدرتی طور پر موجود ہے، اس اعتبار سے جوں جوں مسواک کی افادیت کا علم ہو رہا ہے اس کا استعمال بھی بڑھ رہا ہے۔

﴿پانچواں باب﴾

وضو میں مسواک کا استعمال

اور جدید سائنسی تحقیق

مسواک چھوڑنے کے طبی نقصان

ماہرین کے تمام تجربات اور تحقیق کے مطابق اسی فیصد امراض معدہ صرف دانتوں کے نقص کی وجہ سے ہوتے ہیں مسواک کی سنت چھوڑنے کی وجہ سے فی زمانہ معدہ کی بیماریاں آپ کے سامنے ہیں کیونکہ دانتوں کا میل غذا کے ساتھ یا بغیر غذا کے لعاب دہن کے ساتھ مل کر معدے میں جاتا ہے جس کے نتیجہ میں غذا متعفن ہو کر مرض کا سبب بنتی ہے۔ یہ حقیقت پر مبنی ہے کہ جوں جوں زمانہ سنتوں سے دور ہوتا گیا اسی قدر معاشرے میں بیماریاں زور پکڑتی گئیں۔

مسواک کے درختوں میں جراثیم کشی کی خاصیت

جدید طب نے تو یہ بات پایہ تحقیق تک پہنچا دی ہے کہ جن جن درختوں سے مسواک بنایا جاتا ہے اس میں جراثیم کش (Anti Biotic) خاصیت موجود ہے۔

مسواک برش سے بہتر ہے

آغازِ اسلام سے پیلو (مسواک) دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کی حفاظت کے لئے مستعمل ہے، اب مغربی محققین روز بروز مسواک کی افادیت کے قائل ہوتے جا رہے ہیں اور اس سلسلے میں پیلو کی مسواک کو بہترین قرار دیا جا رہا ہے، ترقی پذیر ملکوں میں کئے گئے مختلف مطالعات کے مطابق ان ملکوں کے بچے شکر زیادہ کھانے کے باوجود محض مسواک کی وجہ سے دانتوں کی بوسیدگی سے محفوظ پائے گئے، ان مطالعات کے مطابق مسواک کے لئے استعمال ہونے والی مختلف درختوں کی ٹہنیاں جراثیم سے پاک صاف ہوتی ہیں اور ان کے استعمال سے دانتوں پر جمی گاڑھی لعابی تہہ جو دراصل جراثیم کی پرورش گاہ ہوتی ہے دانتوں پر سے اتر جاتی ہے، ان ٹہنیوں میں جو اجزاء پائے گئے ان میں فلورائڈ، سلیکون، الکلائڈز، ٹینن (کسا)، نباتی تیل

اور دانتوں کو سفید اور چمکدار بنانے والے اجزاء پائے گئے، ان کی ایک اور خصوصیت یہ بھی ہے کہ ان کے استعمال سے مسوڑھوں میں دوران خون تیز ہو جاتا ہے، ان میں سختی اور مضبوطی آتی ہے اور ان سے خون بہنے کا سلسلہ رک جاتا ہے۔

محققین معترف ہیں کہ پیلو کی لکڑی نرم اور لچکدار ہوتی ہے، اسے آسانی سے چبایا جا سکتا ہے اور یہ پانی میں بھیگ کر پھول جاتی ہے، اس کی چھال بھی نرم ہوتی ہے، طبی تحقیق کے مطابق یورپ کی دواساز صنعتوں نے اب پیلو میں دلچسپی لینی شروع کردی ہے، کیونکہ اس لکڑی کے اندر کیموتھریپیوٹک اجزاء ہوتے ہیں جو منہ میں گاڑھی لعابی تہہ کا خاتمہ کردیتے ہیں، بعض افریقی محققین کے مطابق اس کے استعمال سے منہ میں جراثیم اور بیکٹیریا کی پیدائش کا سلسلہ رک جاتا ہے، اس میدان میں ہمدرد نے سب سے پہلے پیش رفت کی ہے اور پیلو کے جوہر سے ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ پیش کرنے کا شرف حاصل کرلیا ہے۔

مسواک پیٹ کے لئے شفاء ہے

سنت نبوی ﷺ کے مطابق دانتوں کی صفائی ''مسواک'' سے کی جائے، ہماری سوسائٹی میں مسواک کرنے والے کو مولوی سمجھا جاتا ہے، امریکہ میں مسواک پر ہونے والی تحقیق کہتی ہے یہ دانتوں کے علاوہ پیٹ کے تمام امراض کے لئے بھی شفا ہے اور چند ایسی باتیں سامنے آئیں کہ گمان ہوتا ہے کہ مغرب کا ترقی یافتہ معاشرہ اس سنت کو اختیار کرسکتا ہے۔

مسواک اور امریکی ڈاکٹر کی تحقیق

انجینئر نقشبندی اپنے مواعظ میں فرماتے ہیں:

واشنگٹن (امریکہ) کا ڈاکٹر مجھے کہنے لگا کہ سوتے ہوئے مسواک بھی کریں، میں نے کہا وہ کیوں؟ وہ کہنے لگا کہ اس وجہ سے کہ آج کی ریسرچ یہ ہے کہ انسان جو

کھانا کھاتا ہے چیزیں کھاتا ہے تو منہ کے اندر پلازما عام کلی کرنے سے صاف نہیں ہوتا۔ کہنے لگا کہ Maximum جو دانت خراب ہوتے ہیں وہ سونے کے وقت ہوتے ہیں میں نے کہا وہ کیوں؟ کہنے لگا اس کی وجہ یہ کہ جب انسان سو جاتا ہے تو اس کا منہ بالکل بند ہو جاتا ہے اور بند منہ کے اندر اس کا (Work) یعنی کام آسان ہو جاتا ہے یوں نہ تو منہ متحرک ہوتا ہے اور پلازما اپنا کام پورا کر رہا ہے۔ کہنے لگا کہ آپ دیکھیں گے کہ دن کے وقت کبھی کوئی بندہ بول رہا ہے کبھی زبان چل رہی ہے کبھی کھا رہا ہے کبھی پی رہا ہے دن کے وقت حرکت کی وجہ سے پلازمے کو کام کرنے کا موقع نہیں ملتا اور رات کے وقت جب منہ بند ہوتا ہے تو اسے کام کرنے کا موقع مل جاتا ہے اس لئے دانت زیادہ خراب رات کے وقت ہوتے ہیں۔ پھر کہنے لگا کہ صبح ٹوتھ پیسٹ کریں یا نہ کریں مرضی ہے لیکن رات کو سوتے وقت مسواک ضرور کریں۔

میں نے الحمدللہ پڑھا کہ ہمارے نبی ﷺ کی سنت ہے کہ رات کو وضو کے ساتھ سوتے تھے اور بغیر مسواک کے وضو نہیں فرماتے تھے جب بھی انسان کھانا کھا کر وضو کرے گا مسواک کرے گا اور نقصان سے بچے گا کہ نبی اکرم ﷺ کھانے سے قبل ہاتھ دھوتے اور کھانے کے بعد کلی کرتے تھے اور آج لوگ کھانا کھا کر اسی طرح اٹھ کر چلے جاتے ہیں حالانکہ ان کے منہ کے اندر میٹھا کھایا ہے تو میٹھے کے اثرات ہیں اور کافی دیر تک رہتے ہیں اور اگر اسی وقت کلی کرنے کی عادت پڑ جائے تو کتنا فائدہ ہو جائے اور پھر دن میں پانچ دفعہ وضو کر رہا ہے اور پھر مستقل منہ صاف ہو رہا ہے اور پانچ دفعہ پھر انسان کا یہ الیکٹرونک سسٹم صاف ہو رہا ہے، یہ ہاتھ پاؤں وغیرہ صاف ہو رہے ہیں۔

مسواک اور جدید میڈیکل تحقیقات

جب ثابت ہوا کہ ہر بیماری منہ سے داخل ہوتی ہے اور منہ کی صفائی ضروری ہے اور منہ کی صفائی مسواک سے اور کوئی شئے بہتر نہیں کر سکتی، اس وجہ سے ہم چند ایک ہدایتیں یہاں بیان کرتے ہیں:

۱۔ لیٹ کر مسواک نہ کرے اس لئے کہ اس سے تلی بڑھ جاتی ہے۔
۲۔ مٹھی بند کر کے مسواک نہ کرے اس لئے اس سے پھنسی پھوڑے پیدا ہوتے ہیں۔
۳۔ مسواک کو نہ چوسے اس لئے اس سے اندھا پن پیدا ہوتا ہے۔
۴۔ مسواک کو استعمال کے بعد نیچے نہ گرادے اس لئے کہ اس سے جنون پیدا ہوتا ہے۔
۵۔ شامی میں ہے کہ موت کے سوا باقی تمام بیماریوں کی شفاء مسواک ہے۔
۶۔ مرتے وقت کلمہ شہادت یاد آجاتا ہے۔
۷۔ صفراء کو دفع کرتا ہے۔
۸۔ مسواک کی پہلی بار تھوک نگلنے سے جذام، برص نہیں ہوتا، اگر ہو تو دفع ہو جاتا ہے اس کے بعد نگلنے سے وسوسہ کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ (حکیم ترمذی)
۹۔ خوشبودار پھل کی لکڑی کی مسواک جذام کی آگ کو جلا دیتی ہے، جس سے بیماری بڑھ کر موجب ہلاکت بنتی ہے۔
۱۰۔ زیتون کے درخت کی مسواک حضور سرور عالم ﷺ اور انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے اور اس سے بے شمار بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔
۱۱۔ مسواک کی مواظبت پر بڑھاپا دیر سے آتا ہے یعنی سیاہ بال دیر سے سفید ہوتے ہیں۔

فائدہ: آج کل ڈالڈا اور خشکی بالخصوص کھاد کے دور میں بالوں کا سفید ہونا معمولی سی بات ہے، پھر لوگ سیاہ خضاب لگا کر سینکڑوں روپے خرچ کرنے کے علاوہ گناہ سر پر اٹھاتے ہیں، اگر مسواک کی عادت ہو تو اجر وثواب کے علاوہ خضاب کے اخراجات سے بچاؤ اور اصل مقصد بھی حاصل ہو۔

۱۲۔ بینائی تیز ہوتی ہے۔

فائدہ: کون ہے جسے بینائی کی ضرورت نہ ہو، آج کل تو بڑھاپے سے پہلے ہی عینک آنکھوں پر سوار ہو جاتی ہے کیا ہی اچھا ہوتا اگر ہم مسواک کی عادت بنائیں تو نہ بینائی کی کمی ہو نہ عینک کے اخراجات اور نہ اس کی حفاظت کے لئے سرگرداں۔

۱۳۔ پل صراط پر تیزی نصیب ہوگی۔

۱۴۔ بغلوں اور منہ کی گندی بو سے نجات نصیب ہوگی۔

فائدہ: اطباء اور ڈاکٹروں کو معلوم ہے کہ یہ بجز و حضر بغلوں اور منہ کی بیماریاں کتنی گندی ہیں لیکن مسواک کی عادت والے سے یہ بیماری پناہ مانگتی ہے۔

۱۵۔ دانتوں کو چمکیلا بناتی ہے۔

فائدہ: دور حاضر میں دانتوں کی چمک حسن کا ایک اعلیٰ شو سمجھا جاتا ہے، مسواک پر مداومت کیجئے اور پھر حسن کا کرشمہ دیکھئے۔

۱۶۔ مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔

فائدہ: یہ تو اطباء اور ڈاکٹروں سے پوچھئے کہ مسوڑھوں کی مضبوطی کیوں ضروری ہے اور اس کی کمزوری سے کتنی مہلک بیماریاں پیدا ہوتی ہے لیکن مسواک کا التزام مسوڑھوں کی نہ صرف حفاظت کرتا ہے بلکہ انہیں مضبوط تر بنا دیتا ہے۔

۱۷۔ طعام کو ہضم کرتا ہے۔

فائدہ: ہاضمہ کی خرابی سے جتنی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، وہ اطباء اور ڈاکٹر جانتے ہیں اور ان بیماریوں پر پانی کی طرح پیسہ بہایا جا رہا ہے لیکن کل کائنات کے مشفق نبی حضور اکرم ﷺ نے معمولی سا نسخہ بتا کر تمام مشکلیں آسان فرما دیں لیکن ناقدر شناس امتی قدر نہ کرے تو اس کا اپنا قصور ہے۔

۱۸۔ بلغم کو اکھاڑ پھینکتا ہے۔

فائدہ: کسے معلوم نہیں کہ بلغم کی شدت تمام بیماریوں کی جڑ ہے، جب جڑ کٹ جائے تو پھر کون سا خطرہ ہے لیکن یہ بھی تو محسوس ہو کہ بلغمی آفات کتنی ہیں اور ان

آفات بلیات پر کتنا روپیہ خرچ ہوتا ہے لیکن حضور نبی پاک ﷺ نے مسواک سے تمام مشکلیں حل فرمادیں۔

۱۹۔ نماز کے ثواب کا اضافہ مقصود ہوتو حدیث شریف میں بیان ہے کہ ستر گنا زائد ثواب نصیب ہوگا۔

۲۰۔ قرآن پاک کی تلاوت منہ سے ہوتی ہے، لہٰذا اس کی صفائی ضروری ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت گویا احکم الحاکمین سے گفتگو ہو رہی ہے، ہم کسی معمولی آدمی کے ساتھ بدبو کی وجہ سے شرماتے ہیں تو پھر کائنات کے خالق سے کیوں نہ شرمائیں۔

۲۱۔ مسواک کی عادت سے فصاحت لسانی میں اضافہ ہوتا ہے۔

فائدہ: کون ہے وہ جو اپنے آپ کو عوام میں اپنی فصاحت کا لوہا منوانے کا شوق مند نہ ہو کلام میں فصاحت کے بغیر الٹا رسوائی اور عزت جو کہ بہت مشق اور محنت سے حاصل ہوتی ہے، ہاں مسواک کے استعمال سے نہ محنت نہ مشقت، مسواک کرنے سے معدہ کو تقویت ملتی ہے۔

فائدہ: دنیائے طب اور ڈاکٹر اس ضابطہ پر متفق ہیں کہ معدہ ہی انسانی ڈھانچہ کی صحت و مرض کا مرکز ہے، اگر معدہ مضبوط تو انسان تندرست ورنہ بیماری، آقائے کائنات ﷺ نے مسواک سے معدہ کی اصلاح فرمادی لیکن افسوس کہ ہم ہزاروں روپے خرچ کر سکتے ہیں، ڈاکٹروں، حکیموں کی ناز برداریاں اور ان کے ظلم و ستم کو سر پر رکھ سکتے ہیں لیکن مسواک کی دولت سے محروم رہیں گے۔

۲۲۔ مسواک شیطان کو ناراض کرتی ہے۔

ظاہر ہے ایسا دشمن ناراض ہی بھلا ورنہ اس کی یاری تو جہنم میں لے جائے گی، مسواک کرنے کے بعد جو نیکی کی جائے اس پر بہت زیادہ ثواب ملتا ہے۔

فائدہ: تاجروں کو معلوم ہے کہ جس تجارت میں نفع زیادہ ہو اسے جان کی بازی

لگا کر حاصل کیا جاتا ہے۔

۲۳۔ صفراوی بیماریوں کا غلبہ ملک میں عام ہے لیکن مسواک ایک ایسا کیمیائی نسخہ ہے کہ اس کے استعمال سے تمام صفراوی بیماریوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

۲۴۔ سر کی رگوں کی حرارت کو سکون ملتا ہے۔

فائدہ: سر کی رگوں پر ہی زندگی کا دارومدار ہے اور ان کے اعتدال سے انسان زندہ ہے، جب وہ اپنے اعتدال سے ہٹ جائیں تو ہزاروں امراض سر اٹھاتے ہیں لیکن یہ مسواک ان سب کے سر اٹھانے نہیں دیتی۔

۲۵۔ دانتوں کا درد ختم۔

فائدہ: آج کل یہ بیماری عام ہے اور بے شمار دکھ کے ہارے، پریشانی کے مارے پھرتے ہیں، ہزاروں روپے خرچ کرنے کے باوجود ان کے دکھ درد میں کمی نہیں ہوتی، یہاں تک کہ دانت نکلوانے پر مجبور ہو جاتے ہیں، پھر زندگی کے مزوں کے لئے ترستے رہتے ہیں، اگر وہ اپنے مشفق نبی کریم ﷺ کے فرمان پر عمل کر لیتے تو انہیں یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔

مسواک سے منہ کی موذی بیماری کے علاج پر سوئٹزرلینڈ کے تاجر کا واقعہ

سوئٹزرلینڈ میں ایک مسلمان تاجر نے ایک نومسلم کو پیلو کی مسواک تحفہ میں دی، اس نے مسواک لے کر اسے آنکھوں سے لگایا اور اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے پھر اس نے جیب سے ایک رومال نکالا تو اس میں ایک بالکل چھوٹی تقریباً دو انچ سے بھی کم ایک مسواک لپٹی ہوئی تھی کہنے لگا جب میں مسلمان ہوا تھا تو مسلمانوں نے مجھے یہ تحفہ دیا تھا میں اس کو بڑی احتیاط سے استعمال کرتا رہا، اب یہی ٹکڑا بچا ہے، پھر وہ کہنے لگا مجھے بیماری تھی میرے دانت اور مسوڑھے ایسے مرض میں مبتلا تھے جس کا علاج وہاں

کے اسپیشلسٹ ڈاکٹروں کے پاس بھی نہ تھا، میں نے یہ مسواک استعمال کرنا شروع کردی، کچھ عرصے کے بعد اپنے ڈاکٹر کو دکھانے گیا تو ڈاکٹر حیران رہ گیا اور پوچھنے لگا کہ آپ نے کون سی ایسی دوا استعمال کی ہے جس کی وجہ سے اتنی جلدی صحت یابی ہوگئی میں نے کہا صرف آپ کی دوائی استعمال کی ہے، کہنے لگا ہرگز نہیں میری دوائی سے اتنی جلدی صحت یابی نہیں ہوسکتی، آپ سوچیں تو جب میں نے ذہن پر زور دیا تو فوراً خیال آیا کہ میں مسلمان ہوں اور میں مسواک کا استعمال کررہا ہوں اور جب میں نے اسے مسواک دکھائی تو ڈاکٹر بہت حیران ہوا اور نئی تحقیق میں پڑ گیا۔ (بحوالہ ضیاء حرم)

سائنسی نکتہ نگاہ سے مسواک

ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ جامع کمالات ہیں وہ کمالات دینیہ ہوں یا دنیاویہ، یہ کوئی احمق اور پاگل ہوگا جو کہے کہ آپ صرف دینی باتیں جانتے ہیں انہیں دنیاوی امور کا کیا پتا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

و یعلمھم الکتاب و الحکمة

اور وہ (ﷺ) انہیں (امت) کتاب وحکمت سکھاتے ہیں۔

علمائے کرام نے فرمایا ہے کہ الکتاب سے دینی اور دنیاوی امور فرماتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ جن تحقیقات پر دانشوروں نے زندگی کے قیمتی لمحات صرف کر کے فوائد مرتب کئے وہ ہمارے نبی پاک ﷺ نے چٹکیوں سے حل فرمائے۔

احادیث پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ آپ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ باہر سے گھر تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب انسان باہر جاتا ہے ماحول کے جراثیم منہ میں داخل ہوسکتے ہیں کسی نہ کسی جگہ کوئی میٹھی چیز پیش کی جاتی ہے اس پر ماحول کے جراثیم اثر انداز ہوسکتے ہیں اور رطوبت پیدا ہونے یا بیکٹیرین پلاگ پیدا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے، اس لئے باہر سے آتے ہی منہ کی صفائی

کرتے اور یہ بہت ہی اہم بات ہے۔

اگرچہ مسواک کرنا سنت ہے لیکن حضور محمد ﷺ کی دو احادیث سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ آپ کو امت کی فکر تھی اور امت پر زیادہ بوجھ نہیں ڈالنا چاہتے تھے ورنہ مسواک کرنا فرض میں شامل ہوتا، یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ منہ کی صفائی دانتوں کی حفاظت یا بیماری سے بچاؤ انسان کا اہم فریضہ ہے اگر معاشرے میں ہر فرد یہ خیال رکھے تو کئی بیماریوں سے انسان محفوظ رہ سکتا ہے۔

نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میری سنت سے اس وقت محبت کی جب کہ لوگ میری سنت کو چھوڑ چکے ہوں یہ لوگ جنت میں میرے ساتھ ہوں گے''۔ اگر ہم منہ کی صفائی کے ڈاکٹری نقطہ نظر کو مد نظر نہ بھی رکھیں اور سنت نبوی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر عمل کریں تو ہمیں روحانی تسکین ہو گی اور اس بات پر حضور محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ جنت میں معیّت ہو گی، ہم جس قدر بھی عملی رنگ اختیار کریں اتنا ہی تھوڑا ہو گا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مسواک کرنا فطرت کی باتوں میں سے ایک بات ہے، اس قدر مقام منہ کی صفائی کو حاصل ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آخری وقت میں حضور ﷺ نے فرمایا: ''لاؤ میری مسواک کہاں ہے آپ ﷺ نے پہلے مسواک نرم کی اور پھر مسواک سے دانتوں کو صاف کیا''۔

آپ ﷺ نے دانتوں کو صاف کرنے کے طریقے بھی وضع فرمائے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسواک کا رخ مسوڑھوں سے دانتوں کی طرف ہو یعنی اوپر والے جبڑے سے نیچے والے جبڑے کی طرف اور نیچے والے جبڑے سے اوپر والے جبڑے کی طرف پہلے مسواک کے ریشوں کو نرم کریں اور جس طرح حضور پاک ﷺ نے طریقہ بتایا اس پر عمل کیا جائے یہ بھی مقام فکر ہے، حضور پاک ﷺ نے جو طریقے بتائے ہیں وہی آج سائنس کا ترقی یافتہ دور بھی بتا رہا ہے۔

دانتوں کے امراض کی وجوہات تین قسم کی ہیں جو کہ تین دائرے ہیں: دانت کا دائرہ، خوراک کا دائرہ اور جراثیم کا دائرہ۔ اسلام نے جدید سائنس کے وضع کردہ ان تین دائروں کے بارے میں ایک دائرے یعنی مسواک سے دانتوں کی صفائی کا فلسفہ سینکڑوں سال پہلے پیش کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ سے کسی نے پوچھا کہ حضور ﷺ رات کو سونے سے پہلے اور صبح اٹھنے کے بعد پہلے کیا کام کرتے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مسواک کرتے تھے، اس بات میں کتنی حکمت اور جدیدیت ہے کہ جو بات آج سے سینکڑوں سال قبل حضور ﷺ نے بتائی تھی، اس کی افادیت سے اس سائنسی دور میں بھی انکار نہیں کیا جا سکتا، اس کے علاوہ آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق بغل کے بال اتارنا، زیر ناف بالوں کا کاٹنا، ختنے کرنا خالص سائنسی نقطہ نظر سے بھی اس مہذب دور میں صحت اور صفائی کی علامات ہیں، ان پوشیدہ جگہوں میں رطوبتیں پیدا ہوتی ہیں، رطوبتوں سے بدبو پیدا ہوتی ہے، لہٰذا حضور ﷺ نے ان دو جگہوں سے بال کاٹنا لازمی عمل قرار دیا ہے، جدید ریسرچ کے مطابق ان ملکوں میں جہاں ختنے نہیں ہوتے ان جگہوں پر سرطان ہو جاتا ہے، ختنے نہ ہونے کی صورت میں تیزاب کے نمکیات کرسٹیل کی صورت میں ہو کر مقامی جگہوں پر سوزش پیدا کرتے ہیں، ایک غیر ملکی معالج نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میں یہاں علاج معالجہ کا کام کرنا چاہتا ہوں آپ نے اجازت دے دی، چھ ماہ تک کوئی مریض نہ آیا، معالج صاحب ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہے کہ کچھ عرصہ کے بعد حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یارسول اللہ (ﷺ) میرے پاس تو چھ ماہ سے کوئی مریض ہی نہیں آیا، آپ ﷺ نے تبسم فرمایا اور کہا یہاں کے لوگ مسواک کرتے ہیں۔ حکیم خاموش ہو گیا۔

اگر دانت صاف نہ ہوں تو جسم میں طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں، حضور ﷺ کی یہ خواہش تھی کہ اسلام کا ہر فرد صحت مند ہو اور صحت مند فرد ہی کسی قوم کی

قوت ہوتے ہیں، آپ ﷺ کے پاس اس وقت کوئی سرجری یا ادویات نہیں تھیں، اگر آپ ﷺ نے معاشرے کی دیکھ بھال حفاظتی امور سے کی، جس سے افراد کے دانت توانا اور چمکدار تھے، یہ بات صرف مسواک کی مرہون منت تھی، ایک جنگ کا واقعہ ہے کہ دونوں فوجیں آمنے سامنے بیٹھی تھیں مسلمان سپاہیوں نے درختوں کی ٹہنیوں کو توڑ کر مسواک کرنا شروع کر دی، جب دشمن کی افواج نے دیکھا کہ یہ درختوں کو بھی کھا جاتے ہیں تو انسانوں کا کیا حال کریں گے اور وہ خوف زدہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے، ویسے بھی منہ کی صفائی ایک ڈسپلن ہے اور ایک اچھا ہتھیار ہے جس سے انسان اپنی شخصیت نمایاں طور پر پیش کر سکتا ہے اور شخصیت کی تصویر اجلے رنگ میں میسر آتی ہے، کیا یہ صحیح نہ ہوگا کہ ہم اپنے آپ کو ایک ڈسپلن میں ڈھالیں اور اپنے جسموں میں سے دانتوں کی حفاظت اور ان کی صفائی کی طرف توجہ دیں، تا کہ طبیعت بھی خوش رہے اور سنت نبی ﷺ بھی ادا کر کے اپنے نبی ﷺ کو بھی خوش رکھیں۔

دانتوں کی صفائی اور حفظان صحت

حفظان صحت کے سلسلہ میں دانتوں کی صفائی جس درجہ اہمیت رکھتی ہے، وہ اظہر من الشمس ہے یہ بات تو سب جانتے ہیں کہ دانتوں کو ہضم غذا کے ساتھ گہرا تعلق ہے اگر یہ درست نہ ہوں گے تو غذا کے ساتھ فاسد اور خراب مادے حل ہو کر غذا کو فاسد کر دیں گے، نتیجتاً پرورش انسانی کرنے والی غذائیں بھی خراب ہو کر صحت انسانی کو تباہ و برباد کرنے اور مختلف امراض کی پیدائش کا سبب بنیں گی، ظاہر ہے کہ جب مسوڑھوں میں پیپ غذا کے ساتھ پیٹ میں جاتا ہے تو یہ صورت حال معدہ اور آنتوں کے لئے انتہائی مضر رساں ہوتی ہے اس لئے ہادی برحق ﷺ نے دانتوں کی صفائی کا خاص خیال رکھنے کی تاکید کی اور اپنی تعلیمات و معمولات میں مسواک کی جانب سب سے زیادہ توجہ مبذول فرمائی۔

مسواک اور دانتوں کی صفائی

دانتوں اور منہ کی صفائی سے کسی بھی عقل مند کو انکار نہیں ہو سکتا، ہر شخص جانتا ہے کہ اگر منہ اور دانت گندے ہوں تو بات کرتے وقت منہ سے بد بو کے بھبھوکے نکلیں گے، کوئی بھی انسان خوشی سے ایسے شخص سے ہم کلام ہونا پسند نہ کرے گا، مسواک نہ کرنے سے بعض اوقات مسوڑھوں میں پیپ پڑ جاتی ہے، دانت ہلنے لگتے ہیں اور بالآخر نکل جاتے ہیں، کھانا کھاتے وقت دانتوں کا میل کچیل اور گندے جراثیم کھانے کے ساتھ مل کر چلے جاتے ہیں، جس سے بہت سے امراض معدہ وجگر پیدا ہو جاتے ہیں، یہ بات تجربے سے ثابت ہے کہ پابندی سے مسواک کرنے والے بلغمی امراض اور سل اور دق وغیرہ سے محفوظ رہتے ہیں، خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو پابندی سے مسواک کر کے اپنے جسم کو مختلف امراض کی آماجگاہ بننے سے بچانے کے ساتھ اپنے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت جمیلہ پر عمل کا ثواب کماتے ہیں۔

تنبیہ: مسواک کرتے وقت پاس پانی ضرور ہوتا کہ جب بھی مسواک منہ سے نکالے تو دھولے اور کلی بھی کرے، اگر بغیر دھوئے منہ میں ڈالے گا تو یہ گھناؤنا سا فعل بھی ہوگا اور وہ میل جو دانتوں سے اتر کر مسواک کے ریشوں کو لگا تھا، دوبارہ منہ میں چلا جائے گا، مسواک کو چوسے بھی نہیں کہ اس سے بعض امراض پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

دانتوں میں دکھائی نہ دینے والے ذرات کے خطرناک اثرات

خراب دانتوں کے اور بھی بہت سارے نقصانات ہیں، جو چیز بھی آپ کھاتے ہیں اسے پہلے دانتوں ہی سے چباتے ہیں، اس کے بعد وہ چیز آپ اپنے حلق سے نیچے اتارتے ہیں، اگر آپ صحیح طرح سے دانت صاف نہیں کریں گے تو چبائی ہوئی چیز کے باریک باریک ذرات آپ کے دانتوں میں پھنسے رہ جائیں گے، دکھائی نہ دینے

والے خطرناک جراثیم ان ذرات پر آکر جمع ہو جائیں گے، اس کے بعد آپ جو چیز بھی کھائیں گے یہ جراثیم اس پر چپک جائیں گے اور آپ کے پیٹ میں اتر جائیں گے پھر کیا ہوگا کہ آپ کے پیٹ میں بھی یہ جراثیم جمع ہونے لگیں گے اور آپ کو بیمار کر دیں گے۔

پیلو مسواک

میدانی اور پہاڑی علاقوں میں کثرت سے پیدا ہونے والا خودرو درخت پیلو ہمارے لئے اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے، یوں تو اس کے پتے، پھول، پھل اور چھال اپنے اندر بے شمار خوبیاں رکھتے ہیں اور بطور دوا استعمال کئے جاتے ہیں، لیکن اس درخت کا جو حصہ سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے وہ اس کی شاخیں ہیں جنہیں مسواک کہا جاتا ہے، مسواک کے بارے میں اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے مسواک کے استعمال کی بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے، مسواک دیگر درختوں مثلاً زیتون، نیم، کیکر، سکھ چین وغیرہ کی بھی استعمال کی جاتی ہے، لیکن اس مضمون میں چونکہ صرف پیلو کے خواص پر گفتگو ہو رہی ہے اس لئے ہم اپنی تحریر کو پیلو تک ہی محدود رکھیں گے۔

پیلو دانتوں کی صفائی کے لئے دنیا کے بیشتر ملکوں میں ٹوتھ برش کے طور پر رائج ہے، اس لئے اسے "ٹوتھ برش ٹری" بھی کہا جاتا ہے، جس فرد نے ٹوتھ برش ایجاد کیا اس کے ذہن میں ٹوتھ برش بنانے کا خیال مسواک کو دیکھ کر ہی آیا ہوگا گو کہ آج کل ٹوتھ برش کی تشہیر بہت زیادہ ہونے لگی ہے، اس کے خوبصورت اور خوش رنگ ہونے کی وجہ سے ٹوتھ برش کا استعمال زیادہ ہے اور بدقسمتی سے ٹوتھ برش کا استعمال ہماری سماجی حیثیت کے تعین کا پیمانہ بھی بن گیا ہے، لیکن اگر سرسری نگاہ سے ہی جائزہ لے لیا جائے تب بھی مسواک کو کئی اعتبار سے ٹوتھ برش پر فوقیت حاصل ہے۔

۱۔ آپ مسواک کے ریشوں کو اپنے ہاتھ کی پشت پر پھیر کر دیکھیں، آپ کو ان

کا لمس بہت نرم اور ملائم محسوس ہوگا اور ان سے کسی طرح کی خراش پیدا نہ ہو گی، اس کے مقابلے میں نرم سے نرم ٹوتھ برش بھی چبھن اور خراش کا باعث بنتا ہے۔

۲۔ مسواک جس درخت سے حاصل کی جاتی ہے اس درخت کے مفید خواص اس میں موجود ہوں گے اور دانتوں، مسوڑھوں، منہ اور حلق کے لئے یہ مسواک فائدہ مند ہوگی، ٹوتھ برش پہلے جانوروں کے بالوں سے بنائے جاتے ہیں، اب زیادہ تر مصنوعی اور کیمیائی اشیاء سے بنائے جاتے ہیں، برش کسی قسم کے طبی خواص سے قاصر ہیں۔

۳۔ مسواک قدرتی شے ہے اس لئے انسانی اعضاء کے لئے اجنبیت پیدا نہیں کرتی اور جسم پر اس کا مضر ردعمل ظاہر نہیں ہوتا جب کہ ٹوتھ برش کی صورت میں ایسا ممکن ہے۔

۴۔ قیمت کے لحاظ سے بھی مسواک بہت سستی ہے۔

یہ تو صرف مسواک کی ظاہری شکل کے لحاظ سے چند باتیں بیان کی گئی ہیں، اب ہم اس کے مفید خواص کا تذکرہ کریں، دیکھئے تو قدرت نے پیلو میں کتنی ساری خوبیاں یکجا کر دی ہے۔

اطباء کہتے ہیں کہ پیلو کی مسواک، دانتوں کا میل کچیل صاف کر کے انہیں چمکاتی ہے، جلا بخشتی ہے، رطوبات کو اپنے اندر جذب کرتی ہے، اس طرح مسوڑھوں کے اندر موجود گندی رطوبات پیلو میں جذب ہو جاتی ہیں اور مسوڑھے صاف اور تندرست رہتے ہیں، چنانچہ دانت بھی مضبوطی سے جمے رہتے ہیں، مسواک منہ کی بدبو دور کر کے اسے خوشبودار بنا دیتی ہے جس کے نتیجے میں سانس بھی خوشگوار ہو جاتی ہے، پیلو خشکی پیدا کرتی ہے یعنی منہ میں رطوبت اور لعاب کی جو کثرت ہوتی ہے اسے کم کر دیتی ہے اور بلغم کو خارج کرتی ہے، پیلو گلے کے امراض میں بھی مفید ہے۔

پیلو کی شاخوں اور جڑوں کو تو بطور مسواک استعمال کیا جاتا ہے اس کے پتے اور پھل بھی کام آتے ہیں پتوں کو سر کے درد، جوڑوں کے درد، بواسیر، جذام، خارش اور جل جانے کی صورت میں مختلف طریقوں سے استعمال کروایا جاتا ہے، منہ میں دانے ہو جانے (منہ آنے) کی صورت میں پیلو کے پتے پانی میں ابال کر اس پانی سے کلیاں کروائی جاتی ہیں، سائے میں خشک کئے ہوئے پیلو کے پھول ایک گرام کی مقدار میں دن میں تین بار تھوڑے سے شہد میں ملا کر کھائے جائیں تو آنتوں کے زخم بھر جاتے ہیں۔

ویدوں نے پیلو کے درخت کو متعدد امراض کے علاج کے لئے استعمال کیا ہے، پیلو کے پتوں کا رس زیتون کے تیل میں ملا کر بواسیری مسوں پر لگایا جاتا ہے، جوڑوں کے درد کے صورت میں بھی اس پر آزمایا جاتا ہے، دونوں صورتوں میں مفید ہے، پیلو کے درخت کی چھال چھ ماشہ اور سیاہ مرچ سات دانے پانی میں پیس لیں اور اسے چھان کر سات دن تک پلایا جائے تو بواسیر جاتی رہتی ہے، بلکہ جذام کی صورت میں بھی فائدہ ہوتا ہے، سانپ کے کاٹے کے علاج اور گردے و مثانہ کی پتھری کو خارج کرنے میں بھی پیلو کو استعمال کیا جاتا ہے۔

آیئے اب جدید سائنسی تحقیقات پر بھی ایک نظر ڈال لیں جس سے اندازہ ہو جائے گا کہ قدیم اطباء نے پیلو کی تعریف میں جو کچھ کہا ہے وہ محض من گھڑت داستان ہے یا اس میں کچھ حقیقت بھی ہے۔

پیلو کے درخت کے کیمیائی تجزیہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں بڑی مقدار میں کلورین پائی جاتی ہے جو دافع تعفن (اینٹی سپٹک) اثرات کی حامل ہے اور پانی کو صاف کرنے کے لئے بڑے پیمانے پر استعمال کی جاتی ہے، اس میں بیروزہ بھی موجود ہے جو دافع تعفن اثرات رکھنے کے ساتھ ساتھ جراثیم کو ہلاک کر دیتا ہے، زخموں کے بھرنے میں مددگار ہے اور دانتوں کو پالش کرنے کا فریضہ بھی انجام دیتا ہے

اس میں ٹینک ایسڈ پایا جاتا ہے جو بہتے ہوئے خون کو بند کرنے، زخموں کو بھرنے اور مسوڑھوں میں سکڑن پیدا کر کے ان میں بھری ہوئی خراب رطوبت کو خارج کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے، مسوڑھوں میں سکڑن پیدا ہونے سے ہلتے ہوئے دانت بھی مضبوط ہو جاتے ہیں۔

پیلو کی مسواک میں بڑی مقدار میں نمکیات موجود ہوتے ہیں جو جراثیم کو ہلاک کرنے اور منہ کے تعفن کو دور کرنے کے ساتھ ساتھ مسوڑھوں اور منہ سے لعاب خارج کرتے ہیں، اس طرح گندی رطوبتیں بھی خارج ہو جاتی ہیں، پیلو میں گندھک بھی پائی جاتی ہے اور اس کی جراثیم کو ہلاک کرنے اور زخموں کو بھرنے کی صفت سے کون انکار کر سکتا ہے، اس کے علاوہ کچھ ایسے اجزاء پائے گئے ہیں جو رنگوں کو کاٹنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، یہ اجزاء دانتوں پر لگے داغ اور پیلاہٹ کو دور کر دیتے ہیں، ایک جز وایسا بھی ہے جو دانتوں کی جڑوں میں جمے ہوئے سخت میل کو کھینچ کر باہر نکال دیتا ہے، پیلو کے ریتیلے اجزاء بھی موجود ہیں جو دانتوں کو مانجھنے اور چمکانے کا کام انجام دیتے ہیں۔ حیاتین ج (وٹامن سی) کافی مقدار میں موجود ہے جو دانتوں کو مضبوط بناتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ دورِ جدید کے سائنس دان بھی اس بات پر متفق ہیں کہ پیلو کے پتے، شاخیں، جڑیں، نرم ٹہنیاں اور پھل فوائد سے بھرپور ہیں، اس کے پتوں سے اسقربوط (اسکروی، ایک مرض جس میں مسوڑھے پھول جاتے ہیں) کو دور کیا جاتا ہے، اس کا تیل جوڑوں کے درد، جذام، بواسیر اور سوزاک میں مفید ہے، پیٹ کے کیڑوں کو بھی اس سے ہلاک کیا جا سکتا ہے۔

بھارت میں سائنس دانوں نے مذکورہ بالا فوائد کی تصدیق کرنے کے ساتھ پیلو کو تلی کے امراض میں مفید بتایا ہے، اور حیض کو جاری کرنے میں مددگار گردانا ہے، ان کے خیال میں پیلو میں مقوی باہ تاثیر بھی ہے اور یہ سانپ کے زہر کا تریاق بھی ہے، اس کے

علاوہ رسولیوں کو گھلانے اور سانس کی نالیوں کی سوزش رفع کرنے میں بھی پیلو مفید ہے۔

قدرتی ٹوتھ برش

سائنسی تحقیق بتاتی ہے کہ مسواک ایک آئیڈیل ٹوتھ برش ہے مگر کچھ لوگ مسواک کے استعمال کے بعد مسوڑھوں سے خون آنے کی شکایت کرتے ہیں، اکثر اوقات اس کی اصل وجہ مسواک کو استعمال کرنے کا غلط طریقہ ہوتا ہے، مسواک میں مندرجہ ذیل چیزوں کا ہونا ضروری ہے:

۱۔ مسواک کی زیادہ سے زیادہ لمبائی پانچ انچ سے چھ انچ تک ہونی چاہئے۔

۲۔ مسواک کا برش ایریا 0.5 سینٹی میٹر سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔

۳۔ اس کے ریشے باہر کی طرف نہ پھیلے ہوں تاکہ مسوڑھوں کو زخمی کرنے کا باعث نہ بنیں۔

۴۔ اس کو استعمال سے پہلے گیلا نہیں کرنا چاہئے۔

۵۔ مسواک کو ہمیشہ اوپر اور نیچے کی سمتوں سے استعمال کرنا چاہئے، سب سے پہلے دائیں طرف سے آخری دو دانت اور سب سے آخر میں جبڑے کے اوپر والے درمیانی دانت اور نیچے والے درمیانی دانت صاف کرنے چاہئیں۔

مسواک کے کیمیائی اور میکانی فوائد

مصنوعی ٹوتھ برش کے مقابلے میں مسواک کے فوائد زیادہ ہیں:

۱۔ میکانی فوائد

۲۔ کیمیائی فوائد

میکانی فوائد اور کیمیائی فوائد

۱۔ بہت زیادہ نرم ہونے کے باعث مسواک کے ریشے مسوڑھوں کو زخمی نہیں

کرتے۔

۲۔ اپنے نرم ریشوں کی وجہ سے مسواک دانتوں کو زرد ہونے سے بچاتی ہے بعد ان کی قدرتی چمک دمک برقرار رکھتی ہے۔

۳۔ مسواک مصنوعی ٹوتھ برش کے مقابلے میں لمبائی اور چوڑائی میں چھوٹی ہوتی ہے، لہٰذا اگر اسے زور دار طریقے یا تیزی سے استعمال کیا جائے تو یہ مسوڑھوں کو نقصان نہیں پہنچاتی، بلکہ اس کو تیز تر کرنے سے مسوڑھے اور دانت زیادہ سے زیادہ حرکت میں آتے ہیں۔

۴۔ مسواک استعمال کرنے سے ٹوتھ برش کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

(از ڈاکٹر زبیر خان)

مسواک کے طبی فوائد

پرانے اطباء نے مسواک، کیکر، نیم اور پیلو کی زیادہ پسند کی ہے، درخت چر چرا جسے سکھ چین بھی کہا جاتا ہے، مسواک بنانے کے لئے نہایت عمدہ ہے، یہ منہ کا پانی نکالنے اور پھولے ہوئے مسوڑھوں کو نرم کرنے کے لئے نہایت اکسیر ہے، مسواک سے دانتوں میں اٹکے ہوئے غذا کے ذرات نکل جاتے ہیں، متواتر مسواک کرنے سے دانتوں کے اوپر میل کی تہہ جسے طرطر (ٹارٹار اور کریڑہ) کہا جاتا ہے اکھڑتی رہتی ہے اور میل کی ہری، پیلی اور کالی تہیں جمنے نہیں پاتیں۔

نیم کی مسواک سے کاربالک ایسڈ گیس اور گندھک کے اجزاء ہمیں حاصل ہو جاتے ہیں، یہ اجزاء گندگی اور خارش کے جراثیم ہمارے منہ سے ختم کر دیتے ہیں، کیکر کی مسواک سے ہمیں ایسڈ اور گیلک ایسڈ کے اجزاء حاصل ہوتے ہیں جو منہ کے چھالوں اور مسوڑھوں کے ورم کو دور کرتے ہیں، پیلو کی مسواک طبی نقطہ نظر سے بے حد جراثیم کش اور مسوڑھوں کو سڈول بنانے والے صدیوں سے مانی جاتی ہے۔

جدید تحقیقات کے مطابق مسواک سے بصارت میں تقویت، منہ میں خوشبو کے

پیدا ہونے، گندہ دہنی یعنی بدبو کے ختم ہونے اور مسوڑھوں کی تقویت جیسے ظاہری فوائد کے علاوہ پیٹ کی کئی بیماریوں سے انسان کا محفوظ رہنا شامل ہے، سب سے اہم یہ کہ مسواک کے ریشے (برش کے ریشے نہیں) دانتوں کو بہتر صاف کرنے کے ساتھ ساتھ منہ کے سرطان سے بھی انسان کو محفوظ رکھتے ہیں۔

جدید سائنسی تحقیق کے مطابق مسواک کرنے سے انسان کی نظر کمزور نہیں ہوتی، اس کا ذہن تروتازہ رہتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مسواک کرنے سے انسان پیٹ کی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے، آج مسلمان اس سے انحراف کر رہے ہیں اور عیسائی اور یہودی اس کا استعمال جان کر فائدہ اٹھا رہے ہیں اور یہ بات سائنس نے آج ثابت کی ہے اور اسلام نے چودہ سو سال پہلے اس کے فوائد بتا دیئے تھے۔

مسواک کے استعمال کرنے والے دانتوں کی شکایت سے محفوظ رہتے ہیں

اسلامی اور مشرقی ملکوں میں آنے والے یورپی یا مغربی افراد ہمارے ہاتھوں میں مسواک دیکھ کر چونکتے ہیں، انہیں مسواک کا چبانا کچھ عجیب سا لگتا ہے کیونکہ وہ تو رنگ برنگ برشوں اور قسم قسم کے ٹوتھ پیسٹوں کے عادی ہیں، انہیں اسکولوں میں اس کے استعمال کی ترکیب سکھائی جاتی ہے، اشتہاروں کے ذریعہ سے بھی اس کی ترغیب دی جاتی ہے، لیکن اس کے باوجود ان کے ہاں دانتوں کی تکالیف، بوسیدگی اور گندہ دہنی بہت عام ہے، اس کے برخلاف ہمارے ہاں مسواک استعمال کرتا دیکھ کر بچے بھی اس کے عادی ہو جاتے ہیں اور پھر اگر وہ صحیح اسلامی تعلیمات سے آشنا ہو جائیں تو یہ عادت پختہ ہو جاتی ہے۔

مسواک کے آداب

مسواک کے مختصر ستر (۷۰) آداب

اگر چہ سنت ہے فرض یا واجب نہیں، مگر اس کے باوجود اس کے آداب و مستحبات کی رعایت نہایت ضروری ہے، اس میں تغافل وتکاسل نقصان دہ ہے، علماء نے لکھا ہے:

جو شخص آداب کی ادائیگی میں تہاون کرتا ہے وہ سنن سے محروم کر دیا جاتا ہے، اور جو شخص سنن کے ساتھ تہاون (توہین) کرتا ہے وہ فرائض سے محروم کر دیا جاتا ہے اور جو شخص فرائض کے بارے میں تہاون کرتا ہے وہ آخرت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

بستان العارفین میں فقیہ ابو اللیث فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ اسلام کی مثال اس شہر کی طرح ہے جس میں پانچ قلعے ہوں، ایک سونے کا دوسرا چاندی کا، تیسرا لوہے کا، چوتھا اینٹ کا، پانچواں کچی اینٹ کا، پس جب تک قلعے والے اس کچی اینٹ کے قلعہ کی حفاظت کرتے رہیں گے تو دشمن دوسرے قلعوں کو حاصل کرنے کی طمع نہ کرے گا، اور جب وہ اس کے حفاظت نہ کریں گے تو یہ قلعہ خراب ہو جائے گا اور دشمن دوسرے قلعے حاصل کرنے کی طمع کرے گا اور پھر تیسرے کی یہاں تک کہ سارے قلعے خراب ہو جائیں گے، اسی طرح اسلام کے پانچ قلعے ہیں: ایک یقین، دوسرا اخلاص، تیسرا فرائض، چوتھا سنن، پانچواں آداب، پس جب تک انسان آداب کی حفاظت کرتا رہتا ہے تو شیطان طمع نہیں کرتا اور جب وہ آداب ترک کر دیتا ہے تو شیطان سنتوں سے بہکانے کی طمع کرتا ہے، پھر اسی طرح فرائض سے پھر اخلاص سے اور یقین سے مٹانے کی طمع کرتا ہے (اور دین برباد ہو جاتا ہے) اس لئے انسان کو تمام امور میں وضو میں، نماز میں اور شریعت کے تمام کاموں میں حتی کہ خرید و فروخت میں آداب کی رعایت کرنی چاہئے۔

مشائخ نے ہمیشہ آداب سنن کا خاص طور پر اہتمام کیا ہے، حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے محض ایک ادب کے چھوٹ جانے کی وجہ سے چالیس سال کی نماز قضا کیں۔

حضرت ابن سماعہ علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں چالیس سال تک تکبیر اولیٰ کا اہتمام کرتا رہا، کبھی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہوتی مگر جس روز میری والدہ کا انتقال ہوا نہ جماعت ملی نہ تکبیر اولیٰ، مجھے اس کا بڑا قلق ہوا چنانچہ میں نے جماعت اور تکبیر اولیٰ کی فضیلت حاصل کرنے کی غرض سے اس نماز کو پچیس بار دہرایا مگر اس کے بعد بھی مجھے خواب میں بتایا گیا کہ جماعت کی فضیلت حاصل نہیں ہوئی۔

مسواک کے آداب

۱۔ مسواک سنت ہے، ہمارے نبی ﷺ اور تمام انبیاء کرام جو آپ سے پہلے گزرے ہیں ان کی سنت اور پاکیزہ عادات میں سے ہے، علامہ شامی نے وضو میں مسواک کرنا سنت مؤکدہ قرار دیا ہے۔ (شامی، ج ۲، ص ۱۶۸) اور جمہور نے سنت کہا ہے۔

۲۔ مسواک سے عبادتوں کا ثواب بڑھ جاتا ہے، نماز کا ثواب ۷۰/۷۵ گنا ہو جاتا ہے۔ (حدیث)

۳۔ نیند سے بیدار ہونے کے بعد خصوصیت سے کرنے کی تاکید ہے۔ حدیث مسواک صرف نماز اور وضو ہی کے لئے سنت نہیں بلکہ جب بھی منہ میں گندگی اور بو محسوس کرے۔

۴۔ جمعہ عیدین اور مجالس میں شرکت کے لئے کرنا مستحب ہے۔

۵۔ ذکر اور تلاوتِ قرآن سے قبل مسواک کرنا مستحب ہے۔

۶۔ مسواک دائیں جانب یعنی منہ کے دائیں رخ سے کرے۔ (مرقات، ص ۳۰۰)

۷۔ امام نووی نے لکھا ہے کہ چھوٹے بچوں کو بھی مسواک کی تعلیم دے تاکہ وہ

بھی اس سنت کے عادی ہوں۔ (شرح مسلم، ص ۳۷)

۸۔ مسواک کو مٹھی میں پکڑ کر نہ کرے کہ اس سے مرض بواسیر پیدا ہوتا ہے۔ (السعایہ، ص ۱۹۹)

۹۔ مسواک لیٹ کر نہ کرے اس سے تلی بڑھتی ہے۔ (طحطاوی، ص ۳۸)

۱۰۔ مسواک کو چوسے نہیں کہ اس سے نابینائی اندھا پن آتا ہے۔ ہاں مگر مسواک نیا ہو تو پہلی مرتبہ صرف چوسا جا سکتا ہے۔ (السعایہ، ص ۱۹۹)

۱۱۔ اگر مسواک خشک ہو تو اسے نرم کر لینا پانی سے بھگا کر تر کر لینا مستحب ہے۔ (طحطاوی، ص ۳۷، عمدۃ، ص ۱۸۵)

۱۲۔ پہلی مرتبہ نئے مسواک کو چوسنا جذام اور برص کو دفع کرتا ہے، موت کے علاوہ تمام بیماریوں سے شفا ہے اس کے بعد چوسنا نسیان پیدا کرتا ہے۔

(اتحاف السادۃ، ص ۵۳۱۔ شامی، ج ۱ ص ۱۱۵)

۱۳۔ مجمع عام جہاں مسلمانوں کا اجتماع ہو مسواک کر کے شریک ہونا مستحب ہے۔ (بحر منحۃ الخالق، ص ۲۱)

۱۴۔ مسواک اس وقت تک کرے جب تک کہ دانتوں کی بدبو اور زردی زائل نہ ہو جائے اور میل و گندگی کے ختم ہو جانے کا یقین نہ ہو جائے۔ (شامی، ص ۱۱۴)

عمدۃ القاری میں ہے کہ اس وقت تک کرے جب تک کہ منہ کی بدبو زائل نہ ہو جائے اور پیلا پن ختم نہ ہو جائے۔ (ج ۶ ص ۱۸۱)

۱۵۔ مسواک ۳ مرتبہ ۳ پانی سے کرنا مستحب ہے۔ (شامی، ص ۱۱۴)

۱۶۔ ہر مرتبہ مسواک کو پانی سے تر کرے اور بھگا وے۔ (شامی، ص ۱۱۴)

۱۷۔ مسواک کے ریشے بہت سخت اور کڑے نہ ہوں بلکہ نرم ہوں ڈھیلے بھی نہ ہوں۔

۱۸۔ مسواک دائیں ہاتھ سے کرنا مستحب ہے۔ (شامی، ص ۱۱۴)

۱۹۔ مسواک شروع میں ایک بالشت ہو بعد میں کرتے کرتے چھوٹا ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اگر اتفاق سے مسواک نہ ہو تو انگلی سے کرے، نہ

ہونے کی صورت میں یہ قائم مقام ہے۔ (السعایہ)

۲۰۔ انگلی سے مسواک کرے تو ہاتھ کی انگشت شہادت سے کرے۔ (شامی)

۲۱۔ انگوٹھے سے بھی دانت کا ملنا درست ہے۔ (شامی، ص ۱)

۲۲۔ کسی سخت اور صاف و کھردرے کپڑے کے ٹکڑے سے بھی دانت کو مل کر صاف کیا جا سکتا ہے۔

۲۳۔ جس طرح وضو میں مسواک مسنون ہے اسی طرح غسل میں بھی مسواک سنت ہے۔ (الاذکار)

۲۴۔ دوسرے کی مسواک بلا اجازت مکروہ ہے۔ (السعایہ، ص ۱۱۹)

۲۵۔ دوسرے کی مسواک کرنے سے قبل دھو لینا چاہئے۔ (حدیث)

۲۶۔ مسواک کم از کم ۳ مرتبہ کرنا مسنون ہے۔ (شامی، ص ۱۱۴)

۲۷۔ مسواک کرنے سے قبل بھی دھوئے اور کرنے کے بعد دھو کر رکھے ورنہ شیطان مسواک کرنے لگتا ہے۔ (طحطاوی، ص ۳۷)

۲۸۔ عین مسجد یا صحن مسجد میں مسواک نہ کرے کہ اس سے منہ کی بدبو مسجد میں پھیلے گی اور تھوک وغیرہ یا مسواک کے ریزے مسجد میں گریں گے۔ (مرقات، ج ۱ ص ۳۰۲)

۲۹۔ سونے سے قبل بھی مسواک کرنا مسنون ہے۔ (حدیث)

۳۰۔ از راہِ تبرک و عقیدت محبت کسی کے مسواک کو اس کی اجازت سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ (حدیث)

۳۱۔ مرض الموت اور نزع کی حالت طاری ہونے سے قبل مسواک کرنا مسنون اور بڑی فضیلت کی بات ہے۔ (حدیث)

۳۲۔ مسواک کو ہمیشہ اپنے پاس جیب وغیرہ میں رکھنا بہتر ہے تا کہ جب جہاں نماز وضو کا موقع ہو مسواک کی فضیلت ساتھ ہو۔ (حدیث)

۳۳۔ سفر میں بھی مسواک ساتھ رکھنا مسنون ہے۔ (حدیث)

۳۴۔ رات میں سونے سے قبل بستر پر یا اور کسی طرح سے مسواک کا اہتمام رکھنا مسنون ہے۔ (حدیث)

۳۵۔ مسواک ذرا اہتمام اور مبالغہ کے ساتھ کرے، صرف ایک دو مرتبہ دانت پر مل کر نہ چھوڑے۔ (حدیث)

۳۶۔ مردوں کی طرح عورتوں کو بھی مسواک مسنون ہے۔ (حدیث)

۳۷۔ رمضان المبارک میں ہر وقت خواہ صبح ہو یا شام مسواک کرنا درست اور باعثِ ثواب ہے، احرام کی حالت میں بھی مسواک کرنا مشروع ہے۔

۳۸۔ تہجد کی نماز سے قبل مسواک کرنا اور تہجد کی رکعتوں کے درمیان بھی مسواک کرنا مستحب ہے۔ (عمدۃ القاری)

۳۹۔ مسواک کی لکڑی سیدھی ہونی چاہئے اس میں گرہ وغیرہ نہ ہو، ہاں ایک آدھ گرہ ہو تو مضائقہ نہیں ہے۔

۴۰۔ چت لیٹ کر مسواک کرنا مکروہ ہے، اس سے تلی بڑھ جاتی ہے۔

۴۱۔ مسواک کھڑی کر کے رکھنی چاہئے، زمین پر نہ ڈالی جائے ورنہ جنون کا خطرہ ہے، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مسواک کو زمین پر رکھنے کی وجہ سے مجنون ہو جائے تو وہ اپنے نفس کے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے کہ یہ خود اس کی غلطی ہے۔

۴۲۔ اگر مسواک خشک ہو تو اس کو پانی سے نرم کرنا مستحب ہے۔

۴۳۔ کم از کم تین مرتبہ مسواک کرنی چاہئے اور ہر مرتبہ پانی میں بھگونی چاہئے۔

۴۴۔ وضو کے پانی میں مسواک داخل کرنا اگر اس میں میل کچیل ہو مکروہ ہے۔

۴۵۔ بیت الخلاء میں مسواک کرنا مکروہ ہے۔

۴۶۔ مسواک دونوں طرف سے استعمال نہ کی جائے۔

۴۷۔ مسجد میں مسواک کرنا جائز ہے لیکن بذل المجہود میں لکھا ہے کہ مسواک کا

استعمال مسجد میں مناسب نہیں ہے، کیونکہ اس کے ذریعہ منہ کی گندگی دور کی جاتی ہے اور گندگی کے ازالہ کے لئے مسجد محل نہیں ہے۔

۴۸۔ مسواک پوری مٹھی میں پکڑ کر نہ کی جائے اس سے بواسیر پیدا ہو جاتی ہے۔

۴۹۔ مسواک زمین یا میز پر پڑی رکھی نہ جائے بلکہ کھڑی رکھی جائے، پڑی رہنے سے جنون کا خوف ہے۔

۵۰۔ مسواک ایک بالشت سے لمبی نہ ہو ورنہ شیطان اس پر سوار ہوتا ہے۔
(غایۃ الاوطار، ج ا ص ۵۳)

۵۱۔ جب تہجد کی نماز کے لئے اٹھیں تو پہلے مسواک کریں پھر وضو کریں۔ (بخاری و مسلم)

۵۲۔ جب سو کر اٹھیں دن کو یا رات کو تو مسواک کریں۔ (مسند احمد، سنن ابوداؤد)

۵۳۔ مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو اور انگلی سے زیادہ موٹی نہ ہو۔ (بحرالرائق)

۵۴۔ مسواک پکڑنے کا سنت طریقہ یہ ہے چھنگلی مسواک کے نیچے کی طرف اور انگوٹھا مسواک کے سرے کے نیچے اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر ہونا چاہئے۔ (شامی)

۵۵۔ مسواک دانتوں میں عرضاً اور زبان پر طولاً کرنی چاہئے، دانتوں کے ظاہر و باطن اور اطراف کو بھی مسواک سے صاف کیا جائے اور اسی طرح منہ کے اوپر اور نیچے کے حصہ اور جبڑے وغیرہ میں بھی مسواک کرنی چاہئے۔ (طحاوی)

۵۶۔ کہیں مجلس میں اس طرح مسواک کرنا کہ منہ کی رال ٹپک رہی ہے مکروہ ہے۔

۵۷۔ جب نماز کے لئے وضو کریں تو پہلے مسواک کریں۔ (بخاری و مسلم)

۵۸۔ مسواک نہ ہونے کی صورت میں اگر انگلی سے مسواک کرنا مقصود ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ منہ کی دائیں جانب اوپر نیچے انگوٹھے سے صاف کرے اور اسی طرح بائیں جانب شہادت کی انگلی سے کرے۔

۵۹۔ اگر دانت نہ ہوں تو اس صورت میں مسوڑوں کو صاف کرے چاہے نرم

مسواک سے یا انگلی سے۔

۶۰۔ موت کے آثار پیدا ہو جانے سے پہلے مسواک کرنا مسنون ہے۔ (بخاری)

۶۱۔ مسواک تین مرتبہ سے کم کرنا بھی مکروہ ہے۔

۶۲۔ بائیں ہاتھ سے مسواک کرنا مکروہ ہے۔

۶۳۔ قیام کی حالت میں مسواک کرنا کہ درد زانو پیدا کرتا ہے۔

۶۴۔ چلتے ہوئے مسواک کرنا اس لئے مکروہ ہے کہ اس سے درد کمر ہوتا ہے۔

(مفتاح الجنان فی غایۃ الادراک)

۶۵۔ مجلسوں اور محفلوں میں مسواک کرنا مکروہ ہے۔ (اشعۃ اللمعات)

۶۶۔ حمام میں مسواک کرنا بھی مکروہ ہے منہ کی بدبو اس سے پیدا ہوئی ہے۔

(مفتاح الجنان)

۶۷۔ کوڑا کرکٹ کی جگہ مسواک کرنا، نزد خدا مبغوض میشور۔ اللہ کے ہاں مبغوض بن جاتا ہے۔ (مفتاح الجنان)

۶۸۔ مسواک کے بعد مسواک کو بلا اہتمام عام لکڑی کی طرح پھینک دینا۔

۶۹۔ مسواک سے اور کوئی کام لینا مکروہ ہے۔

۷۰۔ اور مسواک کھڑا کرنا چاہئے ویسے نہیں رکھنا چاہئے ورنہ مجنون ہونے کا خطرہ ہے۔ (کذا فی الدر المنتھا و لا یضعہ بل ینصبہ و الا فخطر الجنون)

مختصر یہ ہے کہ ویسے تو ہر حال میں مسواک کرنا مستحب مگر بعض حالتوں میں اس کی اہمیت بڑھ جاتی ہے، مثلاً وضو کرتے وقت، قرآن مجید تلاوت کرنے سے پہلے، دانتوں پر زردی اور میل چڑھ جانے کے وقت اور سونے سے پہلے، بھوک لگنے یا بدبودار چیز کھانے کے سبب منہ کا ذائقہ بگڑ جانے کی حالت میں مسواک کرنا زیادہ مستحب ہے۔

﴿ساتواں باب﴾

مسواک کرنے کے طبی فوائد

طبی فوائد

جب ہم غذا کھاتے ہیں تو غذا کے چھوٹے چھوٹے ذرات دانتوں کی داڑھوں میں پھنس جاتے ہیں، ان ذروں کی وجہ سے بیکٹیریا پیدا ہو جاتے ہیں، منہ سے بدبو آنے لگتی ہے، دانت پیلے اور خراب ہونا شروع ہو جاتے ہیں، مسواک کے استعمال سے بیکٹیریا کی تہہ دانتوں سے علیحدہ ہو جاتی ہے، دانتوں کی زردی اور منہ کی بدبو ختم ہو جاتی ہے، دندان ساز کا کہنا ہے کہ میٹھی اشیاء کے استعمال سے پانچ منٹ بعد دانتوں کے گرد جراثیم جمع ہو کر دانتوں کے ساتھ لپٹ جاتے ہیں اور ایک تہہ سی بن جاتی ہے، اس لئے ضروری ہے کہ میٹھی اشیاء کے استعمال کے فوراً بعد مسواک کا اہتمام کیا جائے۔

سونے کی حالت میں پیٹ میں بننے والے بخارات معدہ سے منہ کی طرف اٹھتے ہیں جس کی وجہ سے منہ میں بدبو اور ذائقہ میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے، مسواک کے استعمال سے منہ کی صفائی ہو جاتی ہے اور یوں دانت موتیوں کی مانند چمکدار ہو جاتے ہیں۔

مسواک کے فوائد و فضائل

امام علی بن سلطان المعروف ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مسواک کے ستر فوائد ہیں، ان میں سے معمولی فائدہ یہ ہے کہ اس کی برکت سے موت کے وقت کلمہ شریف یاد آ جاتا ہے، اور اس کے برعکس افیون میں ستر نقصانات ہیں، ان میں سے کمتر نقصان موت کے وقت کلمہ شریف کا یاد نہ آنا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج ۲ ص ۳)

نہر الفائق میں ہے کہ مسواک کے ۳۶ فوائد ہیں جن میں سے کمتر درجہ منہ کی بدبو دور ہونا اور اعلیٰ درجہ موت کے وقت کلمہ پاک یاد آنا ہے۔

ابو سعود میں ہے کہ مسواک بصارت کو تیز اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے،

بڑھاپے میں تاخیر اور پل صراط پر چلنے میں تیزی بخشتا ہے، منہ کی پاکیز گی کا موجب اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے، دانتوں کو چمکدار بناتا، بلغم کو قطع کرتا، معدہ کے لئے مقوّی اور منہ کے گندہ پانی اور زردی کو زائل کرنے والا ہے، قرآن کے راستہ یعنی منہ کو پاک کرتا، شیطان کو غصہ دلاتا، نیکیوں کو بڑھاتا، فصاحت میں اضافہ کرتا، منہ کی کڑواہٹ کا دافع، سر اور دانتوں کے درد میں مفید اور اخراج ریح میں سہولت پیدا کرتا ہے۔ (ردالمحتار، ج۱ص۸۵)

بعض روایات میں ہے: مسواک شیطان کو غصہ دلانے والا، ملائکہ کی خوشی کا موجب، گناہوں کی بخشش کا باعث اور نیکیوں میں زیادتی کرنے والا ہے۔ (کبیر، ص۳۳)

مسواک ہمیشہ کرنے سے رزق میں زیادتی، مال میں وسعت، منہ کی پاکیزگی، مسوڑھوں کی مضبوطی، سر درد میں تسکین، قاطع بلغم، دانتوں کی مضبوطی، بصارت میں اضافہ، معدہ کی اصلاح، بدن کی تقویت، فصاحت و بلاغت میں اضافہ، عقل وفہم اور حفظ و یاد داشت میں فراوانی، قلب کی صفائی، نیکیوں میں اضافہ، ملائکہ کی خوشی اور مصافحہ کا موجب ہے۔

پل صراط پر برق رفتاری سے گزارنے کا ضامن، میدانِ محشر میں نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دلانے کا ضامن، موت کے وقت کلمہ شریف یاد دلانے والا، موت کی سختی کو آسان کرنے والا، قبر کی کشادگی کا موجب اور لحد میں مونس وغمگسار ہے۔ (مراقی الفلاح، ص۳۸)

علامہ سید احمد رضا بجنوری نے مسواک کے فضائل اور فوائد کو یکجا جمع کر دیا ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

۱۔ رب کی خوشنودی کا ذریعہ

۲۔ منہ کی پاکیزگی

۳۔ موت کے سوا ہر مرض کی شفاء

۴۔ پیٹ میں پانی پڑ جانے کو دور کرتا ہے

۵۔ نگاہ کی روشنی بڑھاتا ہے
۶۔ مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے
۷۔ بلغم کو صاف کرتا ہے
۸۔ فرشتے اس سے خوش ہوتے ہیں
۹۔ اتباع سنت نبوی ﷺ
۱۰۔ نماز کے ثواب کو بڑھاتا ہے
۱۱۔ جسم کو تندرست رکھتا ہے
۱۲۔ حافظہ کی قوت بڑھاتا ہے
۱۳۔ بال اُگاتا ہے
۱۴۔ جسم کا رنگ نکھارتا ہے
۱۵۔ اس پر مداومت پر غربت دور ہو جاتی ہے
۱۶۔ شیطانی وسوسے دور ہوتے ہیں
۱۷۔ زبان کی فصاحت بڑھتی ہے
۱۸۔ کھانا ہضم ہوتا ہے
۱۹۔ منی کی افزائش ہوتی ہے
۲۰۔ بڑھاپا جلد نہیں آنے دیتا
۲۱۔ کمر کو قوی کرتا ہے
۲۲۔ قبر میں مونس
۲۳۔ اس کی برکت سے قبر وسیع ہو جاتی ہے
۲۴۔ عقل زیادہ ہوتی ہے
۲۵۔ موت کے وقت کلمہ یاد دلاتا ہے
۲۶۔ جسم سے روح سہولت سے نکلتی ہے

۲۷۔ بھوک کو دور کرتا ہے
۲۸۔ چہرہ کو بارونق بناتا ہے
۲۹۔ دردسر کو دور کرتا ہے
۳۰۔ فاضل رطوبتوں کا ازالہ اور اخراج کرتا ہے
۳۱۔ داڑھ کے درد کو دفع کرتا ہے
۳۲۔ دانتوں کو چمکدار بناتا ہے
۳۳۔ فرشتے مصافحہ کرتے ہیں
۳۴۔ فصاحت ودانش کو بڑھاتا ہے
۳۵۔ اس کی برکت سے حصولِ رزق میں آسانی ہوتی ہے
۳۶۔ دماغ کی رگیں پرسکون رہتی ہیں
۳۷۔ قلب کی پاکیزگی ہوتی ہے
۳۸۔ جب آدمی مسواک کے ساتھ وضو کر کے نماز کے لئے جاتا ہے تو فرشتے اس کے پیچھے چلتے ہیں
۳۹۔ مسواک کے ساتھ وضو کر کے نماز پڑھنے والا آدمی جب مسجد سے نکلتا ہے تو حاملینِ عرش فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں
۴۰۔ مسواک کرنے والے کے لئے انبیاء علیہم السلام بھی استغفار کرتے ہیں
۴۱۔ شیطان اس کی وجہ سے دور اور ناخوش ہوتا ہے
۴۲۔ کھانا اچھی طرح ہضم ہوتا ہے
۴۳۔ کثرتِ اولاد کا باعث ہے
۴۴۔ مسواک کی پابندی کرنے والا پل صراط پر بجلی کی طرح گزر جائے گا
۴۵۔ اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا
۴۶۔ اطاعتِ خداوندی پر ہمت اور قوت نصیب ہوتی ہے

۴۷۔ مضرِ حرارت بدن کا ازالہ کرتا ہے
۴۸۔ نزع میں جلدی ہوتی ہے
۴۹۔ قضاء حوائج میں سہولت اور مدد ملتی ہے
۵۰۔ اس شخص کا اجر بھی اس کے لئے لکھا جاتا ہے جس نے اس روز مسواک نہیں کی
۵۱۔ جنت کے دروازے اس کے لئے کھل جاتے ہیں
۵۲۔ اور فرشتے اس کے متعلق اعلان کرتے ہیں کہ یہ انبیاء علیہم السلام کی پیروی کرنے والا اور ان کے طریقہ پر چلنے والا ہے
۵۳۔ دوزخ کے دروازے اس پر بند کردیئے جاتے ہیں
۵۴۔ اس کی قبض روح کے لئے ملک الموت اسی صورت میں آتے ہیں جس میں اولیاء وانبیاء علیہم السلام کے پاس آتے ہیں
۵۵۔ دنیا سے رخصت ہوتے وقت نبی کریم ﷺ کے حوضِ کوثر کی رحیق مختوم پینے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ (انوار الباری، ج۶، ص۱۸۹، ۱۹۰)
۵۶۔ موت کے وقت کلمہ پڑھنے کی توفیق نصیب ہوتی ہے
۵۷۔ ہمیشہ مسواک کرنے سے کشادگی اور مالداری پیدا ہوتی ہے، روزی آسان ہو جاتی ہے
۵۸۔ دردِ سر کو اور سر کی تمام رگوں کو سکون ہو جاتا ہے، حتی کہ کوئی ساکن رگ حرکت نہیں کرتی اور نہ ہی کوئی حرکت کرنے والی رگ ساکن ہوتی ہے
۵۹۔ بلغم کو دور کرتی ہے
۶۰۔ دانتوں کو مضبوط بناتی ہے
۶۱۔ بینائی کو صاف کرتی ہے
۶۲۔ معدہ کو درست رکھتا ہے

۶۳۔ بدن کو قوی بناتی ہے
۶۴۔ انسان کو فصاحت و حافظہ و عقل کو بڑھاتی ہے۔
۶۵۔ دل کو پاک کرتی ہے
۶۶۔ نیکیوں میں اضافہ ہو جاتا ہے
۶۷۔ ملائکہ خوش ہوتے ہیں
۶۸۔ اور اس کے چہرے کے نور کی وجہ سے مصافحہ کرتے ہیں
۶۹۔ اور جب مسجد سے نکلتا ہے تو فرشتے اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں اور اس کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں
۷۰۔ مسواک شیطان کو ناراض کر دیتی ہے اور اس کو دھتکارتی ہے
۷۱۔ ذہن کو صاف کرتی ہے
۷۲۔ کھانے کو ہضم کرتی ہے
۷۳۔ نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دلاتی ہے
۷۴۔ بدن کو اللہ کی اطاعت کے لئے قوت دیتی ہے
۷۵۔ حرارت کو بدن سے دور کرتی ہے
۷۶۔ پیٹھ کو مضبوط بناتی ہے
۷۷۔ حاجتوں کو پورا ہونے میں مدد کرتی ہے
۷۸۔ قبر کو کشادہ بناتی ہے
۷۹۔ اور اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں
۸۰۔ اور فرشتے اس کے بارے میں ہر دن میں کہتے ہیں کہ یہ (شخص) انبیاء کا اقتداء کرنے والا ہے، ان کے نشان قدم پر چلتا ہے، ان کی سیرت کا متلاشی ہے، اس کی طرف دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔
۸۱۔ مسواک کرنے والا شخص دنیا میں (گناہوں سے) پاک صاف ہو کر جاتا

ہے

۸۲۔ اور موت کا فرشتہ روح نکالنے کے لئے اس کے پاس اس صورت میں آتا ہے کہ جس صورت میں اولیاء کے پاس آتا ہے اسی صورت میں آتا ہے

۸۳۔ نماز کے ثواب کو بڑھاتی ہے

۸۴۔ جسم کو تندرست رکھتی ہے

۸۵۔ بال اگاتی ہے

۸۶۔ جسم کا رنگ نکھارتی ہے

۸۷۔ اس پر مداومت سے غربت دور ہو جاتی ہے

۸۸۔ شیطانی وسوسے دور ہو جاتے ہیں

۸۹۔ مسواک کرنے والے کے لئے انبیاء علیہم السلام بھی استغفار کرتے ہیں

مسواک کے فوائد کا مختصر آئینہ

مسواک کے فوائد کا پورا احاطہ تو بہت مشکل ہے کیونکہ یہ تمام انبیاء کی سنت ہے، البتہ سرسری نظر سے ذیل میں موٹے موٹے فوائد جو عام ذہنوں میں آسانی سے آتے ہیں بیان کئے جاتے ہیں، کافی اختصار کے ساتھ اور بغیر تبصرے کے اور بغیر تشریح و توضیح کے۔

۱۔ **انه شفاء لما دون الموت**،موت کے علاوہ تمام امراض کے لئے شفاء ہے۔

۲۔ **و مذکر للشهادتین عند الموت**،موت کے وقت کلمہ شہادت یاد دلاتا ہے۔

۳۔ **یبطئ بالشیب**،جلدی بڑھاپا طاری نہیں ہوتا ہے۔

۴۔ **و یحدّ البصر**،اور نظر تیز کرتا ہے۔

۵۔ **یسرع فی المشی علی الصراط**،صراط مستقیم پر چلنا آسان ہو جاتا ہے۔

۶۔ **مطهرة للفم**،منہ صاف کرتا ہے۔

۷۔ مرضاۃ للربّ، اللہ پاک کی خوشنودی کا سبب بنتا ہے۔

۸۔ مفرحۃ للملئکۃ، ملائکہ کو خوش کرتا ہے۔

۹۔ مجلاۃ للبصر، آنکھوں کو جلا بخشتا ہے۔

۱۰۔ یذھب البخر، منہ کی بدبو ختم کر دیتا ہے۔

۱۱۔ و ینفی الحفر، دانتوں کی زردی دور کرتا ہے۔

۱۲۔ و بیض الاسنان، دانت سفید کرتا ہے۔

۱۳۔ و یشدّ اللثۃ، مسوڑے مضبوط بناتا ہے۔

۱۴۔ و یھضم الطعام، کھانا ہضم کرتا ہے۔

۱۵۔ و یقطع البلغم، بلغم ختم کر دیتا ہے۔

۱۶۔ و یضاعف الصلوٰۃ، نماز کا اجر دگنا کرتا ہے۔

۱۷۔ و یطھر طریق القرآن، قرآن کی راہ پاک کرتا ہے۔

۱۸۔ و یزید فی الفصاحۃ، بات کرنے میں فصاحت و بلاغت پیدا کرتا ہے۔

۱۹۔ و یقوی المعدہ، معدہ مضبوط بناتا ہے۔

۲۰۔ و یسخط الشیطان، شیطان کو غصہ دلاتا ہے۔

۲۱۔ و یزید فی الحسنات، نیکیاں بڑھا دیتا ہے۔

۲۲۔ و یقطع المرۃ، معدے سے جو کڑوا پانی آتا ہے وہ ختم کر دیتا ہے۔

۲۳۔ و یسکن عروق الرأس، سر کی رگوں کو برقرار اور معتدل کر دیتا ہے۔

۲۴۔ و یندفع بہ وجہ الاسنان، دانتوں کے امراض اس سے ختم ہو جاتے ہیں۔

۲۵۔ و یطیب النکھۃ،

۲۶۔ و یسھل خروج الریح، اور ہوا کا نکلنا آسان بناتا ہے۔

۲۷۔ اماطۃ الاذی، تکلیف دہ چیز اس سے دور ہو جاتی ہے۔

۲۸۔ و الصلوٰۃ التی صلیت مع السواک افضل من التی لم تصلی بہ

بسبعین درجة ،وہ نماز جو مسواک سے پڑھی گئی ہو ستر گنا زیادہ فضیلت والی ہے اس نماز سے جو بغیر مسواک کے ادا کی گئی ہو۔

۲۹۔ اتباع جمیع الانبیاء علیھم السلام ،تمام انبیاء کی سنت ہے۔

۳۰۔ سنة سید المرسلین ،آنحضرت ﷺ کی سنت ہے۔

۳۱۔ یذھب السیّات ، گناہوں کو دور کرتا ہے۔

۳۲۔ و یزید الحسنات ،نیکیاں بڑھا دیتا ہے۔

۳۳۔ یبعد الشیطان ،شیطان دور کر دیتا ہے۔

۳۴۔ ینجی من اثنین و سبعین بلاءً ،بہتر (۷۲) بلاؤں سے محفوظ بنا تا ہے۔

۳۵۔ یورث الغناء ،غنا عطا کرتا ہے۔

۳۶۔ یدفع وجع الشقیقة ،آدھا سیسی کا درد (آدھے درد کا سر) دور کر دیتا ہے۔

۳۷۔ یزید حسن حور عین ، جنت میں حوروں کے حُسن کو دگنا کرتا ہے۔

۳۸۔ یقوی الاسنان ،دانتوں کو مضبوط بنا تا ہے۔

۳۹۔ یدفع عذاب القبر ،عذاب قبر دور کرتا ہے۔

۴۰۔ ینوِّر القبر ،قبر روشن کرتا ہے۔

۴۱۔ یزداد به المحبة بین الخلق ،لوگوں کے درمیان محبت بڑھا تا ہے۔

۴۲۔ به یطمئن القلب ،دل کو مطمئن کر دیتا ہے۔

﴿آٹھواں باب﴾

مسائل مسواک

مسواک کے اہم مسائل

مسواک کے بارے میں فقہاء کرام نے بہت سے مسائل بیان فرمائے ہیں اس لئے ان مسائل کو بیان کیا جاتا ہے، لہٰذا مسواک کرتے وقت ان مسائل کو پیش نظر رکھنا چاہئے تاکہ مسواک شریعت کے مطابق ہو اور اس کا مکمل ثواب حاصل ہو چنانچہ وہ مسائل درج ذیل ہیں:

مسئلہ: مسواک کرنا ہر وضو کے ساتھ سنت مؤکدہ ہے، اگر وضو کرتے وقت مسواک کرنا بھول جائے تو پھر اگر نماز پڑھنے سے پہلے یاد آ جائے تو مسواک کرنا مستحب ہے۔ (درمختار، ج ۱ ص ۸۴)

فائدہ: سنت مؤکدہ کو ہمیشہ چھوڑنے والے کے بارے میں خطرہ ہے کہ وہ قیامت کے دن حضور ﷺ کی شفاعت سے محروم ہو جائے۔ (طحطاوی علی المراقی، ص ۳۵)

مسئلہ: مسواک کرنے کی کوئی خاص مقدار سنت نہیں ہے لیکن اتنی مرتبہ مسواک کرے کے بدبو اور دانتوں کی زردی دور ہو جائے۔ (شامی، ج ۱ ص ۸۴)

مسئلہ: مستحب ہے کہ تین مرتبہ مسواک کرے اور ہر مرتبہ اس کو پانی سے دھو لے۔ (شامی، ج ۱ ص ۸۴)

مسئلہ: مسواک کو داہنے ہاتھ سے پکڑنا سنت ہے اور پکڑنے کا طریقہ یہ ہے کہ چھوٹی انگلی مسواک کے نیچے ہو اور انگوٹھا مسواک کے سرے کے نیچے ہو اور باقی تین انگلیاں مسواک کے اوپر ہوں۔ (شامی، ج ۱ ص ۸۵)

مسئلہ: فتح القدیر میں وضو کے علاوہ مندرجہ ذیل مواقع میں بھی مسواک کو مستحب قرار دیا ہے: جب دانت زرد ہو جائیں، جب منہ میں بو پیدا ہو جائے، جب نیند سے بیدار ہو جائے۔

مسئلہ: اور حاشیہ ترغیب میں وضو کے علاوہ مندرجہ ذیل مواقع میں بھی

مسواک کو مستحب لکھا ہے: جب دانت پیلے ہو جائیں، جب نیند سے بیدار ہو، جب گھر میں داخل ہو، لوگوں کے اجتماع میں جانے کے وقت، قرآن مجید کی تلاوت سے پہلے، حدیث کو پڑھنے اور پڑھانے کے وقت، علم دین پڑھتے پڑھاتے وقت، ذکر اللہ سے پہلے، بھوک اور پیاس کے وقت، بیت اللہ میں داخل ہوتے وقت، بیوی سے ہم بستری کے وقت، جب موت کے آثار ظاہر ہوں، کھانا کھانے سے پہلے، سفر کا ارادہ کرتے وقت، وتروں کے بعد۔ (حاشیہ ترغیب، ج ا ص ۱۶۵)

فائدہ: اسی لئے امام ابوحنیفہ نے مسواک کو وضو کے ساتھ مخصوص نہیں فرمایا بلکہ سنت دین قرار دیا ہے، لہٰذا ہر مناسب موقعہ پر مسواک کی جاسکتی ہے۔ (شامی، ص ۸۴)

مسئلہ: اگر کسی کی مسواک گم ہو جائے یا منہ میں دانت نہ ہوں یا منہ میں تکلیف ہو کہ جس کی وجہ سے مسواک نہیں ہو سکتی تو یہ شخص انگلی یا موٹے کپڑے سے مسواک کی نیت سے دانت صاف کرے تو سنت ادا ہو جائے گی، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انگوٹھا اور اس کے ساتھ والی انگلی سے دانتوں کو ملنا بھی ایک طرح کی مسواک ہے، انگوٹھے سے منہ کا دائیں طرف اور انگلی سے بائیں طرف صاف کرے۔ (طحطاوی علی الدر، ج ا ص ۷۰)

مسئلہ: مسواک نرم اور سیدھی ہو درمیان میں گرہ نہ ہو۔ (شامی، ج ا ص ۸۵)

مسئلہ: مسواک چھوٹی انگلی کے برابر موٹی اور ایک بالشت لمبی ہو۔

(شامی، ج ا ص ۸۵)

مسئلہ: مسواک اتنی نرم نہ ہو جو دانتوں کی میل کو زائل نہ کر سکے اور نہ ہی اتنی سخت ہو کہ مسوڑھوں کو زخمی کرنے لگے۔ (شامی، ج ا ص ۸۵)

مسئلہ: مسواک دانتوں کی چوڑائی اور زبان کی لمبائی میں کریں، بعض حضرات فرماتے ہیں کہ دانتوں کی چوڑائی اور لمبائی دونوں طرح درست ہے۔

(شامی، ج ا ص ۸۵)

مسئلہ: مسواک کرنے کے بعد اس کو نیچے نہ رکھے بلکہ اس کو دیوار وغیرہ کے ساتھ کھڑا رکھے۔ (شامی، ج ا ص ۸۵)

مسئلہ: سب سے اچھی مسواک زیتون کی اور پھر پیلو کی لکڑی کی ہے۔ (طحطاوی علی الدر، ج ا ص ۷۰) اور بعض حضرات نے سب سے اچھی مسواک پیلو کی لکڑی کی بتائی ہے۔

مسئلہ: مضر لکڑی کی مسواک کرنا ممنوع ہے جیسا کہ حضور ﷺ نے انار کی مسواک سے منع فرمایا ہے۔ (شامی، ج ا ص ۸۵)

مسئلہ: جس وضو میں مسواک کی جائے پھر اس وضو سے جتنی نمازیں پڑھی جائیں ان سب میں ثواب ستر گنا یا ایک روایت کے مطابق ننانوے گنا یا ایک روایت کے مطابق چار سو گنا ملے گا۔ (طحطاوی علی المراقی، ص ۳۸)

مسئلہ: دوسرے شخص کی مسواک اس کی رضا مندی سے استعمال کرنا جائز ہے۔ (ابوداؤد)

مسئلہ: روزہ کی حالت میں صبح وشام مسواک کرنا جائز ہے خواہ تازہ لکڑی کا ہو یا پرانی کا۔ (شامی، ج ا ص ۸۴)

مسئلہ: مسواک کرنے کے بعد اس کو چوسنا نہیں چاہئے۔ (شامی، ج ا ص ۸۵)

مسئلہ: لیٹ کر مسواک نہ کرے کیونکہ اس سے تلی بڑھتی ہے۔ (شامی، ج ا ص ۸۵)

مسئلہ: خلاف سنت طریقے سے مسواک کو نہ پکڑے کیونکہ اس سے بواسیر کے مرض کے لاحق ہونے کا خطرہ ہے۔ (شامی، ج ا ص ۸۵)

مسئلہ: مسواک ایک بالشت سے بڑی نہ ہونی چاہئے ورنہ اس پر شیطان سوار ہو جاتا ہے۔ (شامی، ج ا ص ۸۵)

مسئلہ: دانتوں کے کناروں پر بھی مسواک کرنا مستحب ہے۔
(حاشیہ ترغیب، ج ا ص ۱۶۴)

مسئلہ: اور تالو پر بھی نرمی سے مسواک کرنا مستحب ہے۔ (حاشیہ ترغیب، ج ا ص ۱۶۴)

مسئلہ: مسواک کی ابتداء دائیں جانب سے کرنا مستحب ہے۔

(حاشیہ ترغیب، ج۱ص۱۶۴)

مسئلہ: مسواک پہلے اوپر والے دانتوں کی دائیں جانب پر اور پھر بائیں جانب پر کرے اور پھر اسی ترتیب سے نچلے دانتوں پر کرے۔ (البحر الرائق، ج۱ص۲۱)

مسئلہ: ملکڑ (جو ایک قسم کی گوند ہے دانتوں اور مسوڑھوں کی مضبوطی کے لئے چبائی جاتی ہے) اس کو چبانا عورت کے لئے مسواک کے قائم مقام ہو جائے گا۔ (بحر، ج۱ص۲۱)

فائدہ: دنداسہ جو اخروٹ کے چھلکے کا ہوتا ہے یہ بھی عورت کے لئے مسواک کے قائم مقام ہو جائے گا۔

مسئلہ: انار اور نرکل کی مسواک نہ کرے۔ (طحطاوی علی الدر، ج۱ص۷۰)

مسئلہ: صلوٰۃ اللیل کی ہر دو رکعت کے بعد مسواک کرنا مستحب ہے۔

(عینی، ج۶ص۱۸۶)

مسئلہ: جمعہ کے دن خصوصی طور پر مسواک کرنا مستحب ہے۔ (عینی، ج۶ص۱۸۶)

مسئلہ: وضو کے پانی میں مسواک داخل کرنا اگر اس میں میل کچیل ہو مکروہ ہے۔

مسئلہ: بیت الخلاء میں مسواک کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: مسواک دونوں طرف سے نہ کی جائے۔ (فضائل مسواک، ص۲۸)

مسئلہ: کسی کو مسواک سے مارنا درست ہے۔ (زواجر)

مسئلہ: بلا اجازت کسی کی مسواک استعمال کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں بھی مسواک کرنا جائز ہے۔ (کتاب الآثار)

مسئلہ: اگر مسواک کرنے سے خون وغیرہ نکلنے لگے یا اور کوئی مرض پیدا ہو جائے تو ایسی صورت میں مسواک کرنا مستحب نہیں ہے۔

مسئلہ: نابالغ بچوں کو بھی اس کا استعمال کرانا چاہئے، تاکہ ان کو بھی عادت ہو

جائے۔(نووی)

مسئلہ: غسل میں بھی مسواک کرنا مسنون ہے۔(شامی)

مسئلہ: مسواک جب استعمال کے قابل نہ رہے تو اسے دفن کر دیں یا کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیں کہ کسی ناپاک جگہ پر نہ گرے اس لئے وہ آلہ سنت ہے، اس کی تعظیم ضروری ہے۔

کتابیات

بخاری شریف
مسلم شریف
ترمذی شریف
ابوداؤد شریف
ابن ماجہ شریف
مؤطا امام مالک
مؤطا امام محمد
بذل المجہود
انوار الباری
بحر الرائق
عمدۃ القاری
اوجز المسالک
طبقات ابن سعد
شرح احیاء
الواقح الانوار
شرح العنایہ علی الہدایہ
الفتح الربانی للامام احمد
ارشاد الفحول
سنن کبریٰ
کنز العمال
فتح الباری
عمدۃ القاری
الترغیب والترہیب
مرقاۃ المفاتیح
شرح معانی الآثار
ابن ابی شیبہ
درس ترمذی
اشعۃ اللمعات
ردّ المحتار
مراقی الفلاح
الشرح الصغیر
السعایہ
نیل الاوطار للشوکانی
المستدرک
مجمع الزوائد
سنن نسائی
المبسوط
المحلی
زاد المعاد فی ہدی خیر العباد
تفسیر قرطبی
تفسیر مظہری
فتاویٰ دار العلوم کراچی
فتاویٰ رحیمیہ
بستان العارفین
فتاویٰ شامی